گلشنِ خطیب ایک باغ ادب کا ہے
سامانِ اِس میں ذوقِ طلب کا ہے

گُلشنِ خطیب

حافظ محمد ظفر اقبال چشتی عفی عنہ

گلشنِ خطیب ایک باغ ادب کا ہے
سامان اس میں ذوقِ طلب کا ہے

گلشنِ خطیب

حافظ محمد ظفر اقبال چشتی عفی عنہ

شبیر برادرز
۴۰۔ اردو بازار لاہور فون:
042-37246006

Marfat.com

گلشنِ خطیب

باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	اکتوبر 2013ء / ذی الحج 1434ھ
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	ورڈز میکر
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزرز 0322-7202212
قیمت	روپے

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

Marfat.com

الانتساب

اس ہستی کے نام

جن کی صبح وشام احیائے اسلام کی خدمت میں گزرتے تھے
جن کی گفتگو عشق رسول (ﷺ) سے لبریز ہوتی تھی
جن کو مکین گنبد خضریٰ سے وہ نسبت نصیب ہے جو لاکھوں
میں سے کسی ایک خوش قسمت کا مقدر ہوتی ہے

میری مراد

سیدی وسندی ...... مرشدی ومربی ...... استاذی واستاذ العلماء ......
فخر الاتقیاء خلیفہ حضور ضیاء الامت، محسن ملت، پیر طریقت رہبر شریعت
حضور پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب (رحمتہ اللہ علیہ)
بانی دار العلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ آستانہ عالیہ کھروٹہ سیداں شریف

غبارِ راہِ طیبہ
حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی عفی عنہ
بانی وخادم: جامعہ گلشن اسلام آڈھا سیالکوٹ
08/07/2013

Marfat.com

الاہداء

اپنے انتہائی قابل قدر وقابل عزت اساتذہ کرام کی
خدمت بابرکت میں
جن کی

بارگاہ سے ہزاروں علماء وفضلاء زیورِ تعلیم سے آراستہ وپیراستہ ہوئے جنہوں نے بے شمار لوگوں کے سروں پر علم وعمل، خلوص اور عشق رسول ﷺ کے تاج سجائے۔

میرے گرامی قدر جو اساتذہ کرام وصال فرما گئے ہیں اللہ کریم جل مجدہٗ غنچہ ہائے بہشت میں ان کے درجات بلند فرمائے۔

جو میرے محسن ومربی اساتذہ کرام خدمت دین سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پہ تادیر قائم ودائم رکھے۔

(آمین بحبیبك الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

غبارِ راہِ طیبہ
حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی عفی عنہ
08/07/2013

❁❁❁❁❁

Marfat.com
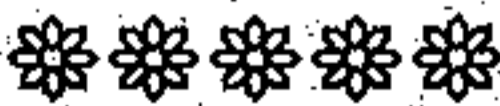
لطف وکرم کی دولت

ازقلم: مؤلف

گلشن خطیب ایک باغ ادب کا ہے
سامان اس میں ذوقِ طلب کا ہے
نظر عنایت اور فضل اس پر رب کا ہے
لطف وکرم اس پر شاہِ عرب کا ہے

تو علم کا مخزن ہے تیری عظمت کو سلام کہوں
تجھے ہدایت کا نور کہوں، اللہ کا انعام کہوں

وابستہ جو تجھ سے ہوا گہر بار ہوا
کلی سے پھول بنا اور پھر گلزار ہوا
عظیم خطیب بنا اور خطابت کا شاہکار ہوا
ہوا سینہ روشن، اور اُجلا کردار ہوا

تو علم کا چشمہ ہے، دریا ہے سمندر ہے
ہے قاری جو تیرا، وہ مقدر کا سکندر ہے

خوش بخت ہوں میرا حبیب، حبیب لبیب ہے
مصروفِ ثنائے رسول ہوں یہ میرا نصیب ہے
کیوں مریض رہوں، میرا طبیب بوصیری کا طبیب ہے
بارگاہِ رسول میں ادنیٰ کاوش گلشن خطیب ہے

مدینے کے گداؤں میں ظفر کا بھی نام رہے
عشق رسول سرمایہ حیات ہے، خدمت دین کام رہے

Marfat.com

فہرست عناوین

❀❀❀❀❀

Marfat.com

فہرست مضامین

Marfat.com

Marfat.com

عنوان	صفحہ

بے نمازی کے لئے خسارہ و ذلت

شبِ نجات

Marfat.com

Marfat.com

عنوان	صفحہ

Marfat.com

عنوان	صفحہ

| **اعجازِ مصطفی ﷺ** | |

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

عرضِ مؤلف

اللہ کریم جل جلالہ کی حمد وثناء اور حضور پر نور ﷺ کی خدمت اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد، مجھے اس حقیقت سے انکار نہیں کہ بندۂ ناچیز میں مصنفین/ مؤلفین جیسی صفات وقابلیت نہیں۔ میدانِ عمل میں کمزور ہوں۔ دولت علم سے بھی ابھی تک جھولی نہیں بھر سکا۔ مصنفین ومؤلفین کی صف میں کھڑا ہونا مقصود نہیں۔ صرف اپنی بخشش کا سامان اکٹھا کرنا مطلوب ہے۔

کئی دوستوں، اساتذہ کرام اور جامعہ گلشن اسلام کی طالبات کا اصرار تھا کہ خطابات کے لئے کوئی کتاب لکھی جائے۔ میں نے اللہ کریم پر توکل کرتے ہوئے اور محبوب دو عالم ﷺ کی نظر رحمت کا سہارا لیتے ہوئے کام شروع کیا۔ اللہ کریم اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔ محسن دین وملت، کثیر کتب کے مصنف، فاضل جلیل صدیقی المکرم واخی المحترم حضرت علامہ مولانا محمد اقبال عطاری صاحب کا جن کی تحریک وتعاون سے برابر مجھے حوصلہ ملتا رہا۔ اللہ کریم آپ کے خلوص ومحبت میں برکتیں عطا فرمائے۔ بڑی برق رفتاری سے آپ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ جل مجدہ آپ کو شجر ثواب کی ٹھنڈی چھاؤں اور آخرت میں سرکار کے سائبان کرم کا سایہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

قارئین سے التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی خوبی وحسن دیکھیں تو

Marfat.com

اسے میرے اساتذہ کرام کی جانب منسوب فرمائیں۔ اگر کوئی خامی دیکھیں تو میری کمزوری سمجھیں اور مجھے مطلع فرمائیں۔ اللہ کریم میری، قارئین ومعاونین کی اور ناشر کی مغفرت فرمائے۔ ہم سب کا دنیا وآخرت میں حامی وناصر ہو۔

آمین بجاہِ سیدّ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

غبارِ راہِ طیبہ
حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی عفی عنہ
بانی جامعہ گلشن اسلام آڈھا (سیالکوٹ)
رابطہ نمبر: 0300-7153363

❁❁❁❁❁
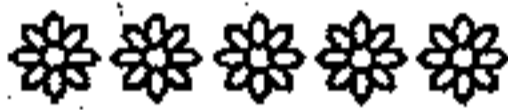
اظہارِ تشکر

میں انتہائی ممنون ہوں اپنی بیٹی بنت محمد مشتاق کا جنہوں نے تھکاوٹ، وقت کی کثرت وقلت اور گرمی وسردی کی شدت کا احساس کئے بغیر میری معاونت کی۔ اس مین جو خلوص ولگن، وفا داری، جذبہ قربانی اور رنگ ثبات ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

جو بیک وقت تدریس، تقریر، تعلیم، تبلیغ، تحریر، اخلاق کی تعمیر، ہر چیز کی تنظیم اور کردار کی تطہیر میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ کریم اس کو عدیم النظیر مسرتون سے مالا مال فرمائے۔ ہر کام میں توفیق الٰہی اس کی دستگیری فرمائے۔ دنیا میں اللہ کریم کے لطف وعنایت کی آغوش میں رہے اور آخرت میں جنت کی حوریں اس کے لئے چشم براہ ہوں۔

ملے دل کی روشنی عطا ہو اسے گھر کی روشنی
فروزاں ہو اس کی حیات کے سفر کی روشنی
خادمہ رہے تیرے دین کی اس گلستانِ حیات میں
ڈال دے اس کے قلم میں ساری عمر کی روشنی

(آمین ثم آمین)

غبارِ راہِ طیبہ
حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی عفی عنہ

Marfat.com

آغازِ سخن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔
اَمَّا بَعْدُ!

اللہ عزوجل قادر مطلق ہے۔ اس نے کائنات کو اپنی قدرت کاملہ سے سجایا پھر اس میں انسانوں کو بسایا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاء ورسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ وہ اگر چاہے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اصلاح کر سکتا ہے لیکن اس کی مشیت یہ ہے کہ میرے بندے دوسروں تک میرا پیغام پہنچائیں۔ میری راہ میں مشقتیں جھیلیں اور میری بارگاہِ مقدسہ میں بلندیٔ درجات سے فیض یاب ہوں۔ چنانچہ انبیاء ورسل کے ذریعے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا پیغام لوگوں تک پہنچتا رہا۔ آخر میں اللہ کریم کے آخری نبی، سردارِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ پھر یہ عظیم الشان منصب اللہ کے حبیب، حبیب لبیب ﷺ کی امت کے سپرد کیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ۝

وہ (پہلے) لوگ اللہ کے پیغامات پہنچاتے تھے اور اس کا خوف رکھتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے، اور اللہ حساب لینے والا

Marfat.com

کافی ہے۔(پ۲۲،الاحزاب:۳۹)

امت محمدیہ نے جب اللہ کا پیغام دوسروں تک پہنچانا شروع کیا تو کفار دولت اسلام سے مشرف ہو گئے ...... مسلمانوں کے دل خوفِ خدا سے لبریز اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہو گئے ...... ایمان کو تازگی مل گئی ...... اسلام کی محبت میں ترقی آ گئی ...... نیکیوں کا جذبہ ملتا گیا ...... گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی گئی ...... گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا گیا ...... دین سیکھنے، سکھانے کے لئے راہِ خدا عزوجل کا جذبہ ملتا گیا۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً○

پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: العلم،۱/۵۹،الرقم:۱۹۸)

دنیائے اسلام میں بڑے بڑے عظیم البیان مقررین وواعظین اور خطباء نے اپنی فصاحت وبلاغت اور خدا داد تاثیر سے یگانوں اور بیگانوں کو اس انداز سے متاثر کیا کہ وہ اسلام اور بانئ اسلام ﷺ کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیدائی وفدائی بنے۔ جنہیں تاریخ نے خوب خوب پذیرائی بخشی اور صفحاتِ دہر پہ ان کا نام زندہ وپائندہ ہو گیا۔ مگر لسانی مواعظ وتبلیغ کا دائرہ، واعظ وخطیب اور مقرر ومبلغ کی حیات ظاہری تک محدود رہتا ہے۔ جب آنکھ بند ہوئی ان کے پند ونصائح کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس کے برعکس ان مبلغین وواعظین، خطباء اور مقررین کے کارنامے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مواعظِ حسنہ کے لئے قلم کو وسیلہ بنایا اور اس سلسلہ میں نہایت نکتہ رس، ایمان افروز، روح پرور اور دلکش خطبات ومواعظ کو کتابوں کی صورت دی۔ تصانیف کو منصہ شہود پر جلوہ گر کیا اور نہ

Marfat.com

صرف ان کی حسین حیات سے لوگوں نے استفادہ کیا بلکہ صدیاں گزر گئیں، زمانے بیت گئے، مگر ان کی قلمی تبلیغ سے اہل علم وعمل، خاص وعام مستفید ہوتے رہے ہیں۔

دوسروں تک پیغام پہنچانے کی جو ذمہ داری امت محمدیہ پر ہے اس ذمہ داری میں میری ادنیٰ سی کاوش ''گلشنِ خطیب'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں جن موضوعات پر بحث کی گئی ہے ان کو قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ میں نے اندازِ بیاں سادہ رکھا اور سلیس الفاظ کو استعمال کیا ہے۔ ہر چیز باحوالہ بیان کی گئی ہے۔ عربی، اردو اور پنجابی اشعار کو وقتاً فوقتاً شامل کیا گیا ہے تاکہ قارئین اور سامعین کے ذوق کو راحت ملے اور موضوع کے مطابق رقت طلب کیفیت بھی پیدا ہو سکے۔ اس ادنیٰ کاوش کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرمائے اور مجھے دین مبین کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے لئے، میرے والدین کے لئے قارئین اور پوری امت مسلمہ کے لئے رحمت ومغفرت کا وسیلہ بنائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

غبارِ راہِ طیبہ

حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی عفی عنہ

خادم وبانی جامعہ گلشن اسلام آڈھا

(سیالکوٹ)

❀❀❀❀❀

Marfat.com
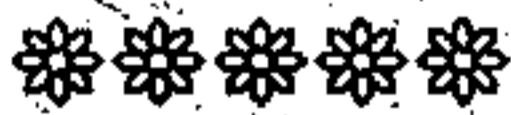
منظوم تقریظ

ازقلم: بنت محمد مشتاق
سینئر مدرسہ جامعہ گلشن اسلام (للبنات) آڈھا (سیالکوٹ)

اللہ کا کرم ہے اور نظر عنایت حبیب ﷺ
ہو مبارک ہمارے لئے ہے تحفہ گلشن خطیب
یہ کتاب ہے میرے محسن و مربی کا کام
ان پہ ہے لطف وکرم اور خدا کا انعام
مسلمان ہیں ہم اور یہ تہذیب و تعلیم
اندازِ مسلمانی سکھاتی ہے یہ گلشن خطیب
میں نہیں کہتی، کہتے ہیں علمائے کرام
اندازِ بیان ہے شیریں، عمدہ ہے اس کا کلام
سچا ہے یہ دین اور امت کی ہے عظمت
بتاتی ہے یہ سب کچھ ہمیں گلشن خطیب
گر چاہتے ہو دین کا جذبہ اور جنت کی نوید
ہاتھوں میں سدا رکھو گلشن خطیب

خادمہ دین وملت
بنت محمد مشتاق عفی عنہا
08/07/2013

Marfat.com

تقریظ جلیل

از قلم

استاذ العلماء والحفاظ حضرت علامہ مولانا حافظ نیاز احمد الازہری
فاضل بھیرہ شریف، شیخ الجامعہ تاجدارِ مدینہ سیالکوٹ
نائب امیر جماعت اہل سنت گوجرانوالہ ڈویژن

☆☆☆

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۔ اَمَّا بَعْدُ!

میں نے حافظ القاری محمد ظفر اقبال چشتی نظامی صاحب کی کتاب ''گلشن خطیب'' کا چند ایک مقامات سے مطالعہ کیا ہے جس طرح سے آپ نے بیان کی ترتیب سیٹ کی ہے۔ الفاظ وانداز کی ترکیب دیکھ کر دل ودماغ روشن ہو جاتے ہیں کہ اگر گلشن خطیب ہاتھ میں ہو تو علمی وادبی دنیا کو اپنے ہاتھوں میں محسوس کیا جاسکتا ہے۔ ہر موضوع کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے اور جو فصاحت وبلاغت کے جواہرات بکھیرے گئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ سب سے اہم بات جو میں نے اس کتاب میں دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ ہر بات بحوالہ کی گئی ہے۔ موقع محل اور موضوع کے مطابق پنجابی، عربی اور اردو اشعار زینت کتاب ہیں۔

استاذ الحفاظ حافظ القاری محمد ظفر اقبال چشتی نظامی صاحب، احباب علم ودانش کے حلقہ میں ایک باعمل خادمِ دین، خوش اخلاق بلند شعار، نفیس طبع، خوش گفتار، خوش لباس کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ دین کی خدمت کے لئے

Marfat.com

آپ کا جذبہ دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو اپنے دین کے لئے چن لیتا ہے پھر اور کوئی لگن ان کو نہیں دی جاتی۔ آپ کی شفقت اپنے شاگردوں پر اس قدر ہے کہ ان میں خود بخود دینی وانتظامی امور کے لئے جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

تصنیف وتالیف کی صف میں قدم رکھ کر حافظ محمد ظفر اقبال صاحب نے جو عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے اس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ خواص وعام کے لئے جامع اور باحوالہ خطاب مہیا کرنا بہت محنت اور بڑی سعادت کا کام ہے۔

کارسازِ حقیقی، قادرِ مطلق، مالک رحمت، اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ اللہ کریم اس کتاب کو بقائے دوام عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حافظ نیاز احمد الازہری
پرنسپل دارالعلوم تاجدارِ مدینہ سیالکوٹ

08/07/2013

❀❀❀❀❀

Marfat.com
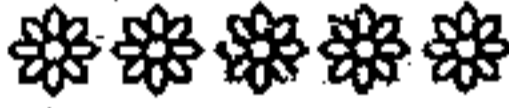
کلماتِ تبریک

از قلم: خطیب نکتہ داں، فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی، فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

☆☆☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔اَمَّا بَعْدُ!

فاضل جلیل عالم باعمل حضرت علامہ مولانا ظفر اقبال چشتی نظامی صاحب کی تالیف ''گلشن خطیب'' کو بغور اکثر مقامات سے دیکھا۔ کافی حد تک فقیر شبیر احمد رضوی مطمئن ہوا وہ اس لئے کہ حضرت علامہ صاحب کی یہ پہلی کوشش ہونے کے باوجود کافی ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو خطابت کا ذوق وشوق اور فن رکھتے ہیں۔ جب فقیر نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اس کو ایک خوشگوار حیرت ہوئی کہ پہلی تالیف ہونے کے باوجود پختہ مؤلفین کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ ایک مرتبہ فقیر نے حضرت علامہ تنویر احمد وٹالوی صاحب کی کتاب پر تقریظ لکھی تھی۔ اس وقت بھی فقیر کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی کہ پہلی تالیف ہونے کے باوجود انتہائی اچھا لہجہ وطرز تحریر اور پختہ اندازِ تالیف ہے اور ایک آج خوشگوار حیرت ہوئی کہ پہلی کوشش کے باوجود انتہائی اچھا لہجہ وطرز تحریر ہے اور پختہ اندازِ تالیف ہے۔

کاش باقی نوجوان علماء بھی تحریر کی طرف توجہ فرمائیں کیونکہ اس کی اشد ضرورت ہے اور دیر تک مؤلف ومصنف ومحرر کو زندہ رکھنے والی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کو مزید تحریری کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)۔ ان کے طفیل مجھے دین متین کی خدمت کی توفیق دے تنظیم ادارہ فیضان القرآن کے تحت ہونے والے دروس قرآن کو قبول فرمائے اور مزید تنظیم ادارہ فیضان القرآن کو برکتیں عطا فرمائے۔ علامہ ظفر اقبال صاحب کی تالیف کو قبول فرمائے اور نافع عام وخاص بنائے۔ (آمین ثم آمین)

شبیر احمد رضوی
خادم: ادارہ فیضان القرآن وفاضل
جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ
05/07/2013

❀❀❀❀❀

Marfat.com

کچھ مؤلف کے بارے میں

حافظ ظفر اقبال صاحب سے میری رفاقت مدتوں سے ہے۔ ان کی زندگی اور حاصل زندگی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ کی دین کے ساتھ محبت، محنت شاقہ اور تندہی کا عینی شاہد ہوں۔ قادر مطلق نے ان میں عظیم صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں۔ ایک تعمیری مزاج، صاحب تدبر، پیکر حرکت و عمل شخصیت ہیں۔ میرے تابع فرمان شاگردوں میں سے ہیں۔ ان کی محنت و لگن دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر ان کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔

پیدائش:

ضلع منڈی بہاء الدین کے ایک گاؤں ٹھکر میانہ میں ہوئی۔

نام:

محمد ظفر اقبال بن میاں محمد نذیر

خاندان:

آپ کے والد ماجد میاں محمد نذیر نہایت متقی، پرہیز گار، باشرع اور تہجد گزار ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ بھی نہایت شریف الطبع، نرم مزاج اور نمازی ہیں۔ آپ چار بھائی ہیں اور الحمد للہ سارے کے سارے حافظ قرآن باشرع اور پانچ وقت کے نمازی ہیں۔

Marfat.com

آپ نے اپنی شادی کے بعد اپنی زوجہ کو عالمہ، قاریہ بنایا۔ اب وہ بھی دین متین کی خدمت میں کمربستہ ہیں۔ دین اسلام کی تبلیغ وخدمت ان کی زندگی کا نصب العین بن چکا ہے۔

آباؤ اجداد:

آپ کا سلسلہ نسب ایک ایسی ہستی تک جاتا ہے جو ایک ولی کامل تھے ان کا اسم گرامی میاں محمد حسین رحمتہ اللہ علیہ ہے۔ ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ انہوں نے کچی دیوار کو چلایا تھا۔ آپ کے خاندان سے تعلق رکھنے والی ایک اور شخصیت حضرت علامہ مولانا مولوی محمد عظیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ہے جو اعلیٰ پایہ کے عالم، کامل ولی اور عظیم مبلغ اسلام تھے۔

تعلیم:

دینی ودنیوی علوم سے آراستہ وپیراستہ ہیں۔

دنیوی تعلیم میں میٹرک، ایف اے، بی اے، بی ایڈ کر رکھا ہے۔

دینی تعلیم میں: حفظ القرآن ...... اپنے گاؤں میں استاذ الحفاظ، مردِ کامل قبلہ حافظ شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (جو نہایت عبادت گزار، فنا فی اللہ اور عاشق رسول ﷺ تھے) کے پاس کیا۔ ادیب عربی تک جامعہ حسینیہ فخریہ پنڈی راواں ضلع منڈی بہاء الدین میں اور عالم عربی تک دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (ضلع سرگودھا) میں تعلیم حاصل کی جبکہ بقیہ تعلیم فخر سادات، ولی کامل، عاشق رسول الحاج، پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے زیر سایہ جامعہ محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ میں مکمل کی۔ تجوید وقرأت کا کورس تنظیم المدارس لاہور بورڈ سے نمایاں پوزیشن سے پاس کیا۔ (الحمد للہ)

Marfat.com

اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی:

اگر کسی کی وسعت علمی کا اندازہ لگانا ہو تو اس کے اساتذہ کی تعداد سے لگایا جاسکتا ہے۔ ماشاء اللہ حافظ صاحب کثیر الاساتذہ عالم دین ہیں۔

آپ کے اساتذہ کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

جگر گوشہ حضور ضیاء الامت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

استاذ العلماء کنز العلماء پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) شیخ الحدیث محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

استاذ الحفاظ حافظ شیر محمد صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) ٹھکر میانہ (منڈی بہاء الدین)

استاذ الحفاظ حافظ محمد حیات صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) پنڈی راواں (منڈی بہاء الدین)

استاذ القراء والحفاظ حافظ نذیر احمد نقشبندی صاحب (سیالکوٹ)

استاذ العلماء علامہ محمد اکرم طاہر صاحب فاضل بھیرہ شریف (سرگودھا)

استاذ العلماء علامہ قاضی محمد ایوب صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) شیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

استاذ العلماء علامہ محمد خان نوری صاحب شیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

استاذ العلماء پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

استاذ العلماء ملک محمد بوستان صاحب مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

استاذ العلماء عبد الرزاق صاحب مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

استاذ العلماء عبد المجید ارشد صاحب مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

استاذ العلماء محمد انور حبیب صاحب مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

استاذ العلماء نور الحسن تنویر صاحب شیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ ہندل (سیالکوٹ)

Marfat.com

استاذ العلماء ظہور احمد بروہی صاحب مدرس محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

استاذ العلماء پیر محمد جمیل صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) مدرس محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

استاذ العلماء محمد خالد صاحب مدرس محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

شرفِ بیعت:

مفسر قرآن، غزالیٔ زماں، حضور ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز زبدۃ العلماء، عمدۃ الاذکیاء، پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل ہے۔

خدمات

خدمت دین:

خدمت کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ میرے نزدیک سب سے اہم خدمت، خدمت دین ہے۔ حضرت علامہ حافظ صاحب کا دل دین مبین کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہے۔ اللہ کریم جل مجدہ نے آپ کو جس خلوص اور ہمت ولگن کی دولت سے مالا مال کیا ہے وہ لائق تحسین اور مستحق تبریک ہے۔

عظیم دینی ادارہ...... جامعہ گلشن اسلام:

جامعہ گلشن اسلام آپ کی خدمت دین کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جب سے آپ نے خیابانِ علم میں قدم رکھا تو بہار آ گئی۔...... ادارے کو ترقیات سے ہمکنار کر دیا۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

Marfat.com

ایک مرتبہ جب آپ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں پڑھتے تھے۔ حضور ضیاء الامت (رحمتہ اللہ علیہ) کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی حضور! دعا فرمایئے، ''ہم دلجمعی کے ساتھ پڑھیں'' تو آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا ''صرف آپ نے پڑھنا ہی نہیں ...... پڑھ کر اپنے علاقے میں دین کا کام کرنا ہے۔ آپ کے یہی کلمات حافظ ظفر اقبال کے صحرائے زیست کو گلستان بنا گئے۔

اور حافظ ظفر اقبال کا کہنا ہے کہ

''مجھ جیسے گنہگار کے ذریعے دین کا کام قبلہ پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زندہ کرامت ہے اور میرے لئے یہ کلمات گراں قدر سرمایہ ہیں۔

جامعہ گلشن اسلام کا آغاز:

2008ء میں جامعہ گلشن اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ ایک کمرے میں ایک کلاس سے آغاز ہوا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے پھول کھلتے گئے ......خوشبو پھیلتی گئی ...... آج الحمدللہ گلشن اسلام، واقعی اسم بہ مسمہ بن چکا ہے۔ اگر کسی نے جنگل میں منگل والی مثال کا پریکٹیکل دیکھنا ہو تو وہ جامعہ گلشن اسلام کا دورہ کرے ...... تقریباً 150 ...... کے قریب طالبات مختلف کورسز کر چکی ہیں اور ...... 80 ...... کے قریب طالبات زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں۔ الحمدللہ ادارہ ہٰذا میں حفظ، ناظرہ، تجوید وقرأت، درس نظامی، علم شریعت کورس، فہم دین کورس، میٹرک اور ایف اے کی کلاسز جاری ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کمپیوٹر کورسز اور بی اے کی کلاسز شروع کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

اللہ کریم حافظ صاحب کا حامی وناصر ہو۔

Marfat.com

درس وتدریس:

درس وتدریس آپ کا محبوب مشغلہ ہے۔ نمازِ فجر سے لے کر نمازِ عشاء تک درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آپ ایک شفیق، محنتی اور تجربہ کار مدرس ہیں۔ تشنگانِ علم کی ایک کثیر تعداد آپ سے علم وحکمت کے موتی حاصل کر چکی ہے ......اور مختلف کلاسز کی ایک کثیر تعداد علم وعمل کے حسین زیور سے آراستہ ہو رہی ہے۔ اللہ رب العزت آپ کے خلوص اور فن تدریس میں اور برکتیں فرمائے۔ (آمین)

امامت وخطابت:

آپ ایک دل پذیر خطیب ہیں۔ تقریباً 15/16 سال سے جامعہ مسجد حنفیہ غوثیہ چھبیل پور سیالکوٹ میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کا خطاب بڑا جامع اور اصلاحی ہوتا ہے۔ شان مصطفیٰ ﷺ پر بولنا آپ کو بہت پسند ہے۔ آپ کے خطاب سے لوگ بہت محظوظ ہوتے ہیں۔ دور دراز سے لوگ خطاب سننے کے لئے آتے ہیں۔ الحمد للہ علاقہ ہذا میں جمعہ شریف میں سب سے بڑا اجتماع اسی مسجد میں ہوتا ہے۔

تصنیف وتالیف:

زبان وقلم کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ خدمت دین کا ذریعہ بنے۔ آپ نے بیک وقت دو کتابیں "گلشن قرآن فی متشابہات القرآن" اور "گلشن خطیب" تالیف کی ہیں۔ گلشن قرآن تو حفاظ کے لئے ہے لیکن گلشن خطیب ہر خاص وعام کے لئے مفید ہے۔ اس میں فضائل، عقائد اور نصائح کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اجتماعی توبہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ معاشرتی برائیوں کا ذکر کر کے

Marfat.com

ان سے بچنے کی تلقین بڑے احسن انداز میں کی گئی ہے۔ موزوں مواد، امتیازی انداز تحریر اور ہر بات باحوالہ اس کتاب کا خاصہ ہے۔

سچ پوچھیں تو حضرت علامہ ظفر اقبال کا اسلوب نگارش، اندازِ فکر، دینی رجحان اور ذوق انتخاب ہی ان کا حسین تعارف ہے۔

مالک کائنات ان کے قلم کی طہارت، فکر کی پاکیزگی، دل کے سوز اور دینی شغف کو مزید طاقت وقوت بخشے۔ (آمین ثم آمین)

مزید کچھ کرنے کا ارادہ:

آپ خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہیں اور مزید بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ گلشن خطیب کی مزید چار جلدیں' اسلام اور گلشن اسلام، والدین کی عظمت، فقہی مسائل، عربی گرائمر، تجوید قرأت اور گلشن قرآن فی مضامین قرآن جیسے عنوانات پہ لکھنے کے لئے آپ کا قلم بے تاب ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ان اندھیروں سے کہہ دو کنارہ کرلیں
ہم نئے عزم سے بنیاد سحر رکھتے ہیں

آپ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر بہت زور دے رہے ہیں۔ آپ کی دو بیٹیاں 9/10 سال کی عمر میں تقریری مقابلوں میں (اول، دوم) کئی انعامات جیت چکی ہیں۔ آپ اپنے تمام بچوں کو دین کی اعلیٰ تعلیم دلا کر اعلیٰ پایہ کے مصنف، مدرس، مقرر اور مبلغ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اللہ کریم اپنی رحمت ان کے شامل حال فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

Marfat.com

سیرت وکردار

تعظیم اساتذہ:

یہ بات طے شدہ ہے کہ کردار سازی میں معلم کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ معلم، ایک مصلح، مربی اور راہنما ہوتا ہے۔ اسلام نے معلم کو نہایت ہی پاکیزہ، قابل احترام ہستی اور روحانی باپ قرار دیا ہے۔ استاد صاحب ایک سیڑھی کی مانند ہوتے ہیں جو انسان کو بلندیوں تک لے جاتی ہے۔ عزیزم حافظ صاحب کہتے ہیں کہ "میں جو کچھ ہوں اپنے اساتذہ کے صدقے سے ہوں۔" آپ اپنے اساتذہ کی انتہائی تعظیم کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں اگر دن کے وقت میرے استاد صاحب کہیں کہ رات ہے تو میں خاموش رہنا بہتر سمجھوں گا، دن کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کروں گا۔

اپنے اساتذہ کی نظر میں:

آپ کے تمام اساتذہ کرام آپ پر بہت خوش ہیں۔ انتہائی شفقت فرماتے ہیں۔ ڈھیروں دعاؤں سے آپ کو نوازتے رہتے ہیں۔ میرے نزدیک حافظ صاحب میں اپنے اساتذہ کے لئے خلوص اور محبت کا جذبہ اس قدر ہے کہ اگر اساتذہ کرام ان کو کوئی (قابل عمل) کام کہیں تو ہر حال میں وہ کام کرتے ہیں چاہے اس میں ان کا کتنا ہی وقت صرف ہو اور آپ دل سے اساتذہ کی قدر کرتے ہیں۔ اپنی کامیابی کا ضامن اپنے اساتذہ کو سمجھتے ہیں۔

شاگردوں کی نظر میں:

انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ جس طرح آپ اپنے استادوں کی قدر کرتے ہیں اور محبت وخلوص کے جذبات رکھتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے شاگرد

Marfat.com

بھی آپ سے وہی محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کے زیر سایہ دین کا کام کرنے کا شوق اور جذبہ رکھتے ہیں۔ آپ کی ہر (قابل عمل) بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اچھے الفاظ میں آپ کو یاد کرتے اور آپ کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔

اہل علاقہ اور اعزہ واقرباء کی نظر میں:

حضرت علامہ حافظ ظفر اقبال صاحب علاقے میں دوست واحباب، اعزہ واقرباء کی نظر میں، کلاس فیلوز میں، اساتذہ اور طلبہ وطالبات کی مجلس میں بہن بھائیوں اور والدین کے ہاں بھی عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔

پسندیدہ الفاظ

(الف) غبارِ راہِ طیبہ:

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ

ہمیں جان ودل سے ہے پیارا مدینہ

شہر رسول، منبع برکات، جانور جس کی قدر کریں ...... ملائکہ جس پہ رشک کریں جس کا غبار، بیماروں کے لئے شفاء ہے...... اس مقدس شہر سے نسبت کرنا کوئی چھوٹی سعادت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے نام سے پہلے غبارِ راہِ طیبہ لکھتے ہیں اور اپنی عقیدتوں کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

؎ پھولوں سے عزیز تر ہیں ہمیں طیبہ کے خار بھی

مدینہ کے ذرّوں پر فدا ہیں گل بھی گلزار بھی

سکونِ قلب جو طیبہ میں ہے وہ اس گھر میں کہاں؟

گنبد خضریٰ کی زیارت سے شفاء پاتے ہیں بیمار بھی

Marfat.com

یارسول اللہ! جس کو چاہتے ہو بلا لیتے ہو درِ دولت پر
مدتوں سے دُعا گو ہے یہ راہِ طیبہ کا غبار بھی

(ب) علم، عمل، اخلاص:

علم وعمل اور اخلاص بھی آپ کے محبوب ترین الفاظ ہیں۔ جامعہ گلشن اسلام کی طالبات کے لئے آپ نے ایک مدنی تربیتی نصاب ترتیب دے رکھا ہے۔ جس میں تعلیم وتربیت، اخلاق کی پاکیزگی، کردار کی طہارت وغیرہ کے بارے میں روزانہ کے سوالات وجوابات شامل ہیں۔ اس کارڈ کے مونوگرام میں یہ الفاظ پرنٹ کروائے گئے ہیں۔

توکل علی اللہ:

اللہ کریم توکل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ ان سعید روحوں اور سعادت مند انسانوں کی مالک ومولا مدد بھی فرماتا ہے۔ اس کا ایک ذاتی مشاہدہ پیش خدمت ہے۔ جامعہ گلشن اسلام کے سامنے ایک چھ مرلے کا پلاٹ تھا۔ جس کی قیمت تقریباً آٹھ لاکھ پچیس ہزار (8,25,000) تھی۔ حافظ صاحب کی شدید خواہش تھی کہ یہ پلاٹ مدرسے کے لئے خریدنا ہے تاکہ وسیع پیمانے پر دین کا کام ہو سکے لیکن آپ کے پاس پیسے بالکل نہیں تھے۔ کچھ دن آپ شدید پریشان رہے۔ ہم مل کر دعائیں مانگتے رہے۔ میں نے آپ کو دلاسہ دیا کہ اللہ آپ کی مدد ضرور فرمائے گا۔ پھر اللہ کریم نے مدد فرما دی۔ دوست واحباب کے تعاون سے چند دنوں میں وہ پلاٹ جامعہ کے لئے خرید لیا گیا۔ اب الحمد للہ ایک کنال سے زیادہ جگہ جامعہ گلشن اسلام کے نام ہے۔ وہ جگہ جہاں جامعہ گلشن اسلام کا آغاز ہونے سے پہلے کانٹوں والی بوٹی ہوا کرتی تھی اور رات کو وہاں سے گزرتے ہوئے ڈر لگتا تھا۔ اب الحمد للہ وہاں سے قرآن کریم اور نعت رسول

Marfat.com

مقبول ﷺ کی دل نواز صدائیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔

ہمت وحوصلہ:

آپ کی زندگی میں کئی کٹھن مراحل بھی آئے۔ کڑی آزمائشوں کا سامنا بھی ہوا، لیکن ان کڑی آزمائشوں سے آپ کے عزم وہمت میں کوئی فرق نہ آیا بلکہ زندگی میں اور نکھار پیدا ہوا۔ زمانہ طالب علمی میں بھی اور عملی زندگی میں بھی آپ کو کئی بار بڑی مشکلات پیش آئیں لیکن یہ ہمت کا دھنی اور محنت کا متوالا، بار گراں کے ساتھ اپنے نصب العین کی چوٹیوں کی طرف جذبہ شوق کے ساتھ رواں دواں رہا۔

یہ سچ ہے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں یقین جن کا محکم ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

ذوق مطالعہ:

مطالعہ انسان کو عظیم سے عظیم تر بناتا ہے۔ حضرت علامہ حافظ صاحب کو اچھی کتب بالخصوص دینی کتب کے مطالعے کا بہت شوق ہے۔ کئی مرتبہ آپ راستے میں چلتے پھرتے اور گاڑی میں سفر کے دوران بھی مطالعہ میں مگن رہتے ہیں۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ آپ کھانے پینے کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ کھانے پینے کی گرم اشیاء ٹھنڈی جبکہ ٹھنڈی اشیاء گرم ہو جاتی ہیں۔ رات کا کافی سارا حصہ مطالعہ میں گزارنا آپ کی فطرت وعادت بن چکی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ حضور ضیاء الامت کئی مرتبہ سحری تک مطالعہ فرماتے تھے۔ ہمارے ایک استاذ محترم استاذ العلماء والفضلاء حضرت علامہ مولانا حافظ محمد خان نوری ابدالوی دامت برکاتہم العالیہ فرمایا کرتے تھے کہ "صرف ونحو کی کتابیں میری اپنی لکھی ہوئی ہیں اس کے باوجود

Marfat.com

میں رات کو ان کتابوں کا مطالعہ کر کے سوتا ہوں' ان ہستیوں کے اس ذوقِ مطالعہ نے حافظ صاحب کے ذہن میں انمٹ نقوش ثبت کر دیئے ہیں۔ میں نے جب بھی آپ کی نشست و برخاست کو دیکھا ہے وہاں دینی کتب کے انبار ہی لگے ہوتے ہیں۔

محبت کتب:

کتاب ایک عظیم اور وفادار ساتھی ہے ...... ایک اچھی کتاب انسان کے لئے اچھی راہیں متعین کرتی ہے اور پھر اسے منزل مقصود تک بھی پہنچاتی ہے۔ دینی کتب کی محبت حافظ صاحب کے دل میں گھر کئے ہوئے ہے۔

آپ اپنے طلبہ و طالبات کو بھی اچھی کتب خریدتے رہنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ خود بھی دینی کتب پڑھنے، دیکھنے اور خریدنے کے انتہائی شوقین ہیں۔ آپ اگر لاہور جائیں تو آپ کا سب سے اہم مقصد کتب خانوں کی زیارت کرنا اور مارکیٹ میں نئی آنے والی کتابوں کو خریدنا ہوتا ہے۔

آپ نے اپنی مسجد میں ایک بہت بڑی لائبریری قائم کر رکھی ہے اور مدرسہ جامعہ گلشن اسلام میں ایک عظیم لائبریری بنا رکھی ہے۔ ان لائبریریوں کو دیکھ کر دل انتہائی خوش ہوتا ہے۔ اور آپ کی محبت کتب کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

شعر و ادب:

آپ باقاعدہ شاعر تو نہیں ہیں لیکن ذوقِ شعر آپ میں کافی حد تک پایا جاتا ہے۔ آپ کو اچھے اشعار کا ذخیرہ کرنے کا بہت شوق ہے۔ کئی کتب خرید رکھی ہیں اور مختلف کتب و رسائل اور اخبارات سے اشعار لکھ کر بہت بڑا ذخیرہ جمع کر رکھا ہے۔ حمد و نعت، شانِ اولیاء، شانِ اسلام، شانِ قرآن، شانِ مدینہ میں کہے گئے اشعار آپ کے لئے تسکینِ جان کا درجہ رکھتے ہیں۔ کبھی کبھی ضرورت پڑنے پر یا

Marfat.com

راحت قلب کے لئے آپ خود بھی اشعار لکھتے ہیں۔ ذوق کے لئے آپ کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

پاکیزگیٔ قلب ونظر اور کردار وعمل کی خوبی
میرے مولا عزوجل مجھ کو یہ عطیہ عطا کر

رکھے ہیں لؤلؤ الحروف اور حسین جذبے بچا کر
بارگاہِ رسول میں پیش کروں گا، گنبد خضریٰ پہ جا کر

اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں، ان کی تدریس وتالیف میں زیادہ سے زیادہ برکتیں عطا فرمائے اور دنیا کے ہر غم، فکر اور مصائب اور پریشانیوں اور امراض سے محفوظ اور مامون فرمائے۔ ان کو خوشحالی اور شادمانی عطا فرمائے اور آخرت میں انہیں ہر قسم کے عذاب سے محفوظ فرمائے اور جنت الفردوس کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور میرا اور ان کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور نبی کریم ﷺ کی زیارت اور شفاعت سے شاد کام فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

احقر العباد:

قاری نذیر احمد نقشبندی

مدرس: جامعہ گلشن اسلام آڈھا

(سیالکوٹ)

02/07/2013

❀❀❀❀❀
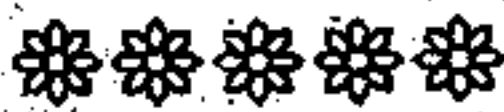
تقدیم

عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد اقبال عطاری

(مصنف کتب کثیرہ) فاضل جامعہ نعمانیہ سیالکوٹ

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ

وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ○ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو کائنات عالم میں معلم کتاب وحکمت بنا کر مبعوث فرمایا اور بے شمار مناقب علیاء مراتب قصوی سے عزت وکرامت بخشی۔ آپ ہادیٔ اعظم اور مبلغ کائنات بھی ہیں جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ○

(ترجمہ) اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو آپ نے اس کا کوئی پیغام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔

حضور کی ذاتِ گرامی اہل عالم کے لئے نمونہ عمل ہے:

آپ کی عظیم شخصیت ہر شخص کے لئے اسوۂ حسن اور نمونہ عمل ہے۔ فرمانِ

Marfat.com

الٰہی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُو اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ

(ترجمہ) بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے۔

امت مسلمہ کو آپ کی اتباع اور پیروی کا حکم ہے جس سے اعراض دنیا و آخرت کا خسران ہے اور آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہدایت ونجات کا اہم ذریعہ اور اصلاح وفلاح کی ضامن ہے۔

حضور سید عالم شارح کلام ربانی ہیں:

ان تمام اوصاف وکمالات کی واقعی حیثیت کے پیش نظر حتمی اور یقینی طور پر کہا جاتا ہے کہ خداوند قدوس نے آپ کو دین اسلام کی تعلیمات کے لئے جہاں قرآن کریم کے ذریعے تبلیغ وہدایت کا فریضہ سونپا وہیں اس کی تشریح وتفسیر، تبین وتوضیح اور بیان بتصریح کے لئے اپنے افعال واقوال اور سیرت وکردار کے ذریعہ عام فرمانے کا حکم بھی فرمایا۔ قرآن کریم میں نماز کا حکم یوں ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ○

(ترجمہ) ''اور نماز قائم کرو''۔

آپ نے اس کی تفسیر اپنے اقوال وافعال سے فرمائی کہ کتنی نمازیں فرض ہیں اور نماز کے فرائض واجبات کی بھی تشریح فرمائی اور یہ بھی بتادیا کہ کس نماز کی کتنی رکعات ہیں کون سی نماز کس وقت پر پڑھی جائے۔ ان کے ساتھ ہی سنن ومستحبات کی نشاندہی بھی کردی۔ ان تمام چیزوں کی تفصیل سے کتابیں مالا مال ہیں اور ان پر عمل کی راہیں ہمارے لئے ہموار ہیں اگر آپ کی ذات اقدس نماز کی

Marfat.com

ادائیگی کے لئے کامل نمونہ نہ ہوتی تو پھر نماز پڑھنا اس اجمالی قرآنی حکم کے تحت ممکن ہی نہ تھا۔

زکوٰۃ، روزہ اور حج وعمرہ ان سب کے لئے بھی حضور کی قولی یا عملی وضاحت ضروری تھی۔ ورنہ ارکان اسلام پر کوئی عمل کر ہی نہ سکتا تھا۔

قرآن عظیم بلاشبہ ہمارے لئے ایک مکمل اور جامع دستورِ حیات ہے لیکن اس کے فرامین اصول وضوابط کے طور پر امت مسلمہ کو عطا ہوئے جن کا اعجاز وایجاز اپنی غایت ونہایت کو پہنچا ہوا ہے۔ ایک ایک آیت ایسی جامعیت رکھتی ہے کہ اس کے نیچے معانی ومفاہیم کا ایک بحر بیکراں ودیعت کر دیا گیا ہے۔ اس کی توضیح وتفسیر کے لئے ہم ہی کیا صحابہ کرام بھی اس سرچشمہ ہدایت کے محتاج نظر آتے ہیں۔ یہ ہی وجہ تھی کہ قرآن اپنی رائے سے نہیں بلکہ تعلیمات رسول سے سمجھا اور سمجھایا گیا اور اسی افہام وتفہیم کا نام سنت رسول اور احادیث مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) ہے۔

لہٰذا زندگی کے ہر موڑ پر آپ کی سنت وسیرت نے لوگوں کے لئے آسانی کی شاہراہیں قائم فرمائیں اور ہر قرن ومدی میں اسلام کی اس عظیم دولت سے لوگ سرفراز رہے۔ رشد وہدایت کے لئے ہر ہر دور میں سنت رسول کی ضرورت کو محسوس کیا گیا اور گمراہی وبے دینی سے نجات حاصل کرنے کے لئے کتاب اللہ کے ساتھ سنت کو خاص اہمیت دی جاتی رہی۔ اسی کو اجاگر کرنے کے ملئے عزیزم حضرت علامہ مولانا حافظ ظفر اقبال چشتی نظامی پرنسپل جامعہ گلشن اسلام آڈھا نے قدم اٹھایا ہے کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کے احکام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے عظیم الشان کتاب ''گلشن خطیب'' تحریر کی جو کہ نہ صرف عامۃ الناس بلکہ خواص الخواص مبلغین ومبلغات کے لئے یہ کتاب بے حد مفید ہے۔

Marfat.com

خطابت کیسا جوہر ہے؟

یہ بات بھی کسی حد تک بیان کر دینا انتہائی ضروری ہے کہ خطابت ایک ایسا جوہر ہے کہ جو اللہ عزوجل کی عطا کردہ بے شمار صلاحیتوں کے صحیح استعمال سے بھی حاصل ہو سکتا ہے اور اس فن کے شہسواروں سے راہنمائی حاصل کر کے بھی اس فن ''فن خطابت'' میں مہارت حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہاں اگر کوئی صرف سیدھے سے الفاظ میں کچھ باتیں کہہ کر یہ کہہ دے کہ یہ خطابت ہے تو میں یہاں اس قاعدے کو جھٹلانا تو نہیں چاہتا مگر یہ عرض ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ صرف بولنا ہی خطابت نہیں ہو سکتا کیونکہ انسان ہزاروں ایسی باتیں خوشی اور غمی کے لمحات میں کہہ دیتا ہے کہ جو خطاب نہیں ہوتا...... خطابت نہیں ہوتیں بلکہ اس کی ذاتی باتیں ہوتی ہیں۔

ہاں خطابت تو ایک ایسا جوہر ہے کہ جس کی قدر و قیمت ایک الفاظ کا حسین سرمایہ رکھنے والا اور باشعور صلاحیتیں رکھنے والا جوہری ہی جانتا ہے کہ خطابت کتنا قیمتی جوہر ہے جس سے خستہ حوصلوں کو بھی حسن پرواز دے کر بلندیوں پر پہنچایا جاتا ہے اور دینی راہنمائی کی متلاشی قوموں کو راہِ حق کی پہچان اور راہنمائی دی جاتی ہے...... ایک ایسا قیمتی اور حسین جوہر خطابت جس کے ذریعے سے اچھے اخلاق کی تعمیر ہوتی ہے۔ اسلام نے جو انسان کو زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے ہیں۔ ان سے آگاہی بصورتِ پیغام دی جاتی ہے...... اور خطابت ہی ایک ایسا حسین جوہر ہے کہ جس سے خطباء نے الفاظ کے موتیوں سے زندگی کے تعارف سے مایوس اور ناآشنا لوگوں کو متعارف کروا کر زندگی گزارنے کے نظم وضبط اور حسین اصولوں پر کاربند فرمایا...... اور اس جوہر کی حسین کرنوں سے

Marfat.com

متزلزل لوگوں کو صحیح حسین عقیدہ اوراس پر استقامت کا عظیم سرمایہ عطا کیا گیا...... خطابت کو اس کا حسین حسن دے کر منتشر ذہنوں کو ایک نصب العین اور ایک بامقصد زندگی پر اکٹھا کیا جاتا رہا ہے اور یہی خطابت کا ایسا انمول اور قیمتی جوہر تھا کہ جس نے اپنی ضیا باریاں بکھیرتے ہوئے قوموں کو ایک خدمت دین کے حسین روشن فریضے سے متعارف کروایا...... یہی بولنے اور بامقصد گفتگو کو سننے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے شعورِ حسین نے ہی انسان کو دوسری تمام مخلوقات میں عزت اور اہمیت کا حامل اور فضیلت وفوقیت والا بنا دیا......تمام مخلوقات میں سے اس انسان کو ہی یہ شرف اور منصب تبلیغ دین حاصل ہے کہ یہ اچھے اور نکھرتے ہوئے مذہبی بیان سننے والوں کے سامنے پیش کر کے خوش اسلوبی اور گفتگو کی خوبی سے اپنا اظہار مافی الضمیر کرسکتا ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل حضرت علامہ مولانا حافظ ظفر اقبال چشتی نظامی صاحب کے علم وعمل اور سوز وگداز میں برکتیں عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

عاجز:

محمد اقبال عطاری

خادم: جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات

پکی کوٹلی ڈسکہ روڈ سیالکوٹ

0300-7159620

0301-6300026

❁❁❁❁❁

Marfat.com
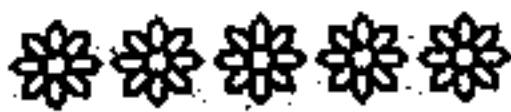
نمازی کے لئے تاجِ عظمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ○

بَلَغَ الْعُلٰی بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

Marfat.com

ہے ذکر ترا گلشن گلشن ...... سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروف ثنا ہیں سرو و سمن ...... سبحان اللہ سبحان اللہ

غنچوں کی چٹک شبنم کی ضیاء پھولوں کی مہک بلبل کی نوا
قائم ہے تجھی سے حسن چمن ...... سبحان اللہ سبحان اللہ

کیا دیکھے کوئی وسعت تیری، ہو کیسے بیاں عظمت تیری
عاجز ہے نظر قاصر ہے دہن ...... سبحان اللہ سبحان اللہ

مطلوب بھی تو مقصود بھی تو، مسجود بھی تو معبود بھی تو
تو روحِ صبا تو جانِ چمن ...... سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر نقش تری قدرت کا نشاں، ہر نقش کے لب پر تیرا بیاں
ہر بزم میں تو موضوعِ سخن ...... سبحان اللہ سبحان اللہ

مٹی کو زباں دے کر اس کو اعجازِ بیان دینے والے
اعظم کو بھی دے توفیق سخن ...... سبحان اللہ سبحان اللہ

....

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل و بصیرت سے نوازا ہے ...... یہ آفتاب سے زیادہ روشن ایک حقیقت ہے کہ آج مسلمان تعلیم، صنعت و حرفت، تجارت و سیاست، معیشت، تہذیب و معاشرت اور اخلاق میں پسماندہ (Backward) ہیں ...... ہر طرح کی ذلت و خواری میں مبتلا ہیں ...... ان کے قوائے عملی و فکری پر جمود و تعطل کی اوس پڑی ہوئی ہے...... قوم پر ذہنی غلامی کی سوچ مسلط ہے...... نہ ان کے پاس اخلاق و روحانیت کی طاقت ہے، نہ عزت و شوکت ...... نہ ان کی زندگی کا کوئی بلند معیار ہے، نہ ان کے سامنے کوئی نصب العین (Ideal) ...... ان میں اتحاد و تنظیم کی روح ختم ہوتی جا رہی ہے ...... ہر جگہ اور ہر مقام میں تنزل

Marfat.com

وادبار کے ہاتھوں برباد ہیں ...... اور انہیں ہر طرف سے مایوسیوں وناکامیوں نے گھیر رکھا ہے ...... اس کا واحد سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا چھوڑ دی ہے۔

ان کے زوال وادبار کا بڑا سبب فرائض دینیہ سے غفلت اور زندگی کی سرگرمیوں سے محرومی اور بے عملی ہے۔ ان کے تنزل وادبار کا ذمہ دار مذہب نہیں بلکہ خود وہ ہیں ان میں وہ صلاحیت اور روح ہی باقی نہیں رہی جس کی وجہ سے وہ دین ودنیا میں ترقی وکامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور جس کو حاصل کر کے انہوں نے دنیا میں عروج وارتقاء کی منزلیں طے کی تھیں۔ ان کے اندر وہ صلاحیت ہی باقی نہیں رہی جس کے بعد وہ زمین کی وراثت کے مستحق (Deserving) بنتے تھے۔

اب اس کا کیا علاج ہے؟ صرف یہ کہ ان میں ایمان وعمل کی حقیقی روح پھونکی جائے۔ ان کو اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا سکھایا جائے۔ فرائض حیات اور فرائض دینیہ کی بجا آوری کی ترغیب وتحریص دلائی جائے اور ان کو حقیقی معنوں میں مسلمان بنایا جائے۔ یہی وہ رازِ ترقی ہے جس پر عمل پیرا ہو کر مسلمانوں کو مسلمان بنایا جا سکتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جس زمانہ میں مسلمانوں نے نماز کو نماز سمجھ کر پڑھا اور اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ کو پیدا کیا، تو انہوں نے اخلاق وروحانیت میں وہ بلند مرتبہ حاصل کیا جس پر فرشتوں کو بھی رشک تھا ...... اخلاقی اور روحانی اعتبار سے وہ دنیا کی تمام قوموں میں سربلند تھے ...... حکومت ان کے قدم چومتی تھی ...... دولت ان کی ادنیٰ لونڈی تھی ...... فتح ونصرت ان کے آگے آگے چلتی تھی ...... اور ان کی طاقت واقتدار (Power and Authority) سے دنیا کی تمام طاقتیں لرزہ

Marfat.com

برانداز تھیں...... نماز نے ان کو نفس اور نفسانی خواہشات پر غالب کر دیا تھا...... اور وہ نجات وفلاح کے صحیح معنوں میں مستحق ہو گئے تھے۔

وہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو تسبیح وتہلیل اور ذکر وعبادت میں مشغول رہتے تھے...... نماز نے ان کے اندر ہم آہنگی، یک رنگی، اتحاد، اتفاق، تنظیم، روا داری، انصاف پسندی، رعایا پروری، ایفائے عہد، رحم دلی، راست بازی اور ربط ونظم کی اعلیٰ صفات اور خوبیاں پیدا کر دی تھیں۔

لیکن جب سے ہماری نمازیں محض رسمی نمازیں بن گئی ہیں، ان کی روح وحقیقت جاتی رہی ہے اور مسلمان نماز محض اس لئے پڑھتے ہیں کہ اس کی عادت پڑ گئی ہے۔ اس وقت سے نماز کے ان مادی وروحانی فوائد کا حصول وظہور بھی زائل ہوتا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ زمانہ سلف کے مسلمانوں نے جو ملکی فتوحات کیں، وہ ان خصائص کی بناء پر وقوع پذیر ہوئیں۔ جن کا میں نے ذکر کیا اور یہ خصائص ان کے اندر نماز نے پیدا کئے تھے مگر اب ایسے نمازی مسلمان کہاں جن کے اندر یہ خصائص ہوں۔

❁❁❁❁❁

Marfat.com
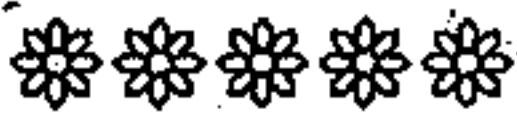
نماز کی فرضیت

نماز کی فرضیت اس قدر قوی اور ہمہ گیر ہے کہ اس عبادت کی فرضیت کسی وقت بھی ساقط نہیں ہوتی، عابد و معبود کا یہ تعلق کسی حالت میں بھی منقطع (Disconnect) نہیں ہوتا اور ہو بھی کیونکر۔ بندہ ہونے کا تعلق تو جان نکلنے پر بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ نماز ہر ایک پر فرض ہے۔ صحت کی حالت میں بھی اور بیماری کی حالت میں بھی۔ اگر کسی وجہ سے کوئی آدمی ارکانِ مقررہ کی ادائیگی سے معذور ہے تو ان کے بغیر ہی نماز ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ بیٹھ نہیں سکتا تو لیٹے لیٹے ادا کر سکتا ہے اور اگر زبان بھی ساتھ نہیں دیتی تو اس کی ادائیگی صرف اشارہ سے کافی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت نماز میں جو تعلق (Relationship) بندہ کو خدا کے ساتھ حاصل ہوتا ہے وہ کسی صورت اور کسی حالت میں بھی نہیں ٹوٹتا۔

ارشاداتِ باری تعالیٰ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(ترجمہ) اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہو اور رسول

Marfat.com

(ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجالاؤ تا کہ تم پر رحم فرمایا جائے۔

(پ ۱۸۔النور:۵۶)

دوسرے مقام پر فرمایا

وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوْہُ ط وَھُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ o

(ترجمہ) اور یہ کہ تم نماز قائم کرو اور اس (اللہ) سے ڈرتے رہو اور وہی اللہ ہے جس کی طرف تم (سب) جمع کئے جاؤ گے۔

(پ ۷، الانعام:۷۲)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ ط ھُوَ مَوْلٰکُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ o

(ترجمہ) پس تم نماز قائم کیا کرو اور زکوۃ ادا کیا کرو اور اللہ (کے دامن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہی تمہارا مددگار ہے۔ پس وہ کتنا اچھا کارساز (ہے) اور کتنا اچھا مددگار ہے۔ (پ ۱۷، الحج:۷۸)

اہمیت نماز......نظر انبیاء میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ

(ترجمہ) اے میرے رب مجھ کو اور میری اولاد کو نماز پڑھنے والا بنادے۔

(پ ۱۳، ابراہیم:۴۰)

حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے گھر والوں کو جو نماز کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اس کی گواہی قرآن یوں دیتا ہے۔

کَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ

Marfat.com

وہ اپنے اہل وعیال کونماز کا حکم دیتے تھے۔(پ۱۶،مریم:۵۵)

حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کونماز پڑھنے کی تلقین فرماتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

(ترجمہ)اے میرے بیٹے نماز قائم رکھ۔ (پ۲۱،لقمان:۱۷)

دعوتِ فکر:

انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے بزرگانِ دین اپنی اولاد کو

راہِ خدا پر چلاتے رہے — نمازیں پڑھواتے رہے
دین کی ہر بات سکھاتے رہے — گناہوں سے بچاتے رہے
جنت کی رغبت دلاتے رہے — دوزخ سے انہیں ڈراتے رہے
اپنے رب کو مناتے رہے — نیکیوں کا ذخیرہ بناتے رہے

اور حکم بھی یہی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ○

(ترجمہ)اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔(پ۲۸،التحریم:۶)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو جب

Marfat.com

وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز کا حکم کیا کرو اور جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو نماز کی پابندی نہ کرنے پر انہیں مارا کرو اور ان کے سونے کی جگہ الگ الگ کر دو۔

(سنن ترمذی، کتاب: الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۲۵۹، الرقم: ۴۰۷ سنن ابوداؤد، کتاب: الصلاۃ، ۱/۱۳۳، الرقم: ۴۹۴، ۴۹۵ مسند احمد بن حنبل، ۲/۱۸۷)

سرکارِ دوجہاں ﷺ کو حکم ہوا۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط

(ترجمہ) اور حکم دیجئے اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی پابند رہیے اس پر۔ (پ ۱۶، طہٰ: ۱۳۲)

یہاں اہل سے مراد حضور ﷺ کے سارے غلام، حضور ﷺ کی ساری اُمت ہے۔ خاندان رسالت بطریق اولیٰ اس حکم میں شامل ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خاتونِ جنت اور شیر خدا رضی اللہ عنہما کو نماز صبح کے لئے خود بیدار کرتے تھے۔ (ضیاء القرآن، ۳/۱۴۶)

کتنی سخت تاکید ہے نماز کے بارے میں لیکن ہم ہیں کہ اپنے بچوں کو

ڈاکٹر بنا دیتے ہیں نمازی نہیں

انجینئر بنا دیتے ہیں نمازی نہیں

سائنس دان بنا دیتے ہیں نمازی نہیں

ٹیچر بنا دیتے ہیں نمازی نہیں

مینجر بنا دیتے ہیں نمازی نہیں

سمریاں یاد کروا دیتے ہیں نماز نہیں

Poems یاد کروا دیتے ہیں نماز نہیں

Marfat.com

سٹوریز یاد کروادیتے ہیں نماز نہیں
فلمیں، ڈرامے یاد کروادیتے ہیں نماز نہیں
میتھ کے کلیے یاد کروادیتے ہیں نماز نہیں
انگلش کے ٹینسز یاد کروادیتے ہیں نماز نہیں
کاروبار کے گر سکھادیتے ہیں نماز نہیں
روزی کمانے کے ہنر سکھادیتے ہیں نماز نہیں
چیزوں میں ملاوٹ کرنا سکھادیتے ہیں نماز نہیں

ایسا کرنے پر افسوس! صد افسوس! کاش! ہم اپنے بچوں کو ذہن نشین کروا دیں کہ

ہے تجھ پہ نماز فرض ...... یہ حکم خدا ہے
تو اتار اپنا قرض ...... یہ حکم خدا ہے
وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی پڑھ
ہے منافقوں میں یہ مرض ...... یہ حکم خدا ہے
فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ○ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ
مومن! اللہ کا فرمان پڑھ اور لرز ...... یہ حکم خدا ہے
ظفر تو ناصح تھا ...... نصیحت اس نے کر دی
عمل کرنا تیرا ہے فرض ...... یہ حکم خدا ہے

نماز کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے، احسان ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا اور ہم اس کے حبیب لبیب ﷺ کی امت ہیں لیکن افسوس کہ ہم نماز کی ذرا بھی حفاظت نہیں کرتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ہمیں جگہ جگہ نماز کی

Marfat.com

حفاظت ونگہداشت کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہم دنیا کے کاموں میں تو ہر وقت سرگرم ومصروف رہتے ہیں اور ذرا ذرا سا کام بڑی توجہ سے کرتے ہیں۔ ہر ایک چیز کی دیکھ بھال رکھتے ہیں۔

اولاد کی حفاظت ہم کرتے ہیں ۔۔۔ نماز کی نہیں
جائیداد کی حفاظت ہم کرتے ہیں ۔۔۔ نماز کی نہیں
کاروبار کی حفاظت ہم کرتے ہیں ۔۔۔ نماز کی نہیں
عزت کی حفاظت ہم کرتے ہیں ۔۔۔ نماز کی نہیں
صحت کی حفاظت ہم کرتے ہیں ۔۔۔ نماز کی نہیں
مال ودولت کی حفاظت ہم کرتے ہیں ۔۔۔ نماز کی نہیں

؎ آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں
حِفظِ نماز کا تصور ہی مٹا جاتا ہے
یاد رکھو! وہی بے عقل ہے احمق ہے جو
کثرتِ مال کی چاہت میں مرا جاتا ہے

حفاظت نماز کی تاکید پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۝

(ترجمہ) سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب ونیاز بن کر قیام کیا کرو۔

(پ۲، البقرہ: ۲۳۸)

نماز کی محافظت کیا ہے؟

نماز کی محافظت یہ ہے کہ اسے

Marfat.com

(1) وقت مقررہ پر ادا کیا جائے۔

(2) ادائیگی میں نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کی پابندی کی جائے۔

(3) نماز کو توڑنے والی اور ناقص کرنے والی چیزوں سے بچایا جائے۔

(4) ہمیشہ ادا کیا جائے۔

(5) اس کے ظاہری و باطنی آداب یعنی خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ پڑھی جائے۔

(6) انسان نماز کی حفاظت کرے اسے ضائع نہ کرے۔

نماز کی محافظت کی برکات

نماز نمازی کی حفاظت کرتی ہے گناہوں سے

نماز نمازی کی حفاظت کرتی ہے بلاو مصیبت سے

نماز نمازی کی حفاظت کرتی ہے عذابِ آخرت سے

نماز کی حفاظت کرنے والوں کی تعریف سے قرآن وحدیث بھرے پڑے ہیں اور نماز پر جو اجر وثواب ملنے کا خدائے کریم نے وعدہ کیا ہے ان کا جگہ بجگہ ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ○

(ترجمہ) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور نماز کو پابندی کے ساتھ پڑھتے رہے اور زکوۃ دیتے رہے ان کا اجر وثواب

Marfat.com

اللہ کے پاس جمع رہے گا اور نہ انہیں کوئی رنج وغم ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (پ۳، البقرہ:۲۷۷)

اللہ اللہ!..... نماز کا کتنا بڑا اجر وثواب ہے اور کتنی اعلیٰ ترغیب ہے۔ نمازی سے زیادہ کس کی زندگی کامیاب (Successful) اور ہشاش بشاش ہو سکتی ہے۔ ان کے لئے نہ کوئی رنج ہے نہ فکر۔ مسرت واطمینان انہی کا حصہ ہے۔ دین ودنیا کے سارے عیش انہی کے لئے ہیں اور ان کے لئے دین ودنیا میں انعام واکرام کی بشارت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بندہ نوازی کا لطف انہی کو حاصل ہوتا ہے جو نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنی عبدیت کا عظیم الشان مظاہرہ کرتے ہیں۔

بندہ..... اللہ کے حفظ وامان میں:

جب انسان رب کے مقرر کردہ فرض، نماز کی حفاظت کرے۔ رب تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ

(ترجمہ) تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ۲، البقرہ:۱۵۲)

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید الشافعین رحمتہ اللعالمین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا:

اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ

اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کر، تو (ہمیشہ) اسے سامنے پائے گا۔

(احکام القرآن، ۱/۱۲۲، بحوالہ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی، ۶/ ۱۵۷، الجامع لاحکام القرآن، ۳/۲۰۸)

Marfat.com

نماز کی برکات ...... نمایاں اعزازات:

محبوبِ ربّ العزت، محسن انسانیت عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:
جب بندہ اوّل وقت میں نماز ادا کرتا ہے تو وہ آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے اور عرش تک اس کے ساتھ ساتھ ایک نور ہوتا ہے پھر وہ قیامت تک اس نمازی کے لئے استغفار کرتی رہتی ہے اور اس سے کہتی ہے: اللہ عزوجل تیری اسی طرح حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت فرمائی اور جب بندہ وقت گزار کر نماز پڑھتا ہے تو وہ تاریکی میں ڈوب کر آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے پھر جب وہ آسمان پر پہنچ جاتی ہے تو بوسیدہ کپڑے میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ص: ۲۴۳، بحوالہ کنز العمال، کتاب: الصلوٰۃ، ۷/ ۱۲۷، الرقم: ۱۹۲۶۳)

جنت میں عزت افزائی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ○

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنتوں میں معزز و مکرم ہوں گے۔ (پ ۲۹، المعارج: ۳۴۔۳۵)

سبحان اللہ! جنت بھی ملے اور عزت بھی

جنت میں کیا کچھ نہیں!

عزت ہے	تو	جنت میں
رفعت ہے	تو	جنت میں

راحت ہے	تو	جنت میں
نعمت ہے	تو	جنت میں
انعام ہے	تو	جنت میں
سلام ہے	تو	جنت میں
قرار ہے	تو	جنت میں
پیار ہے	تو	جنت میں

نمازی بنئے......اور جنت پانے کی کوشش کیجئے۔

جنت میں	غلمان ہیں
جنت میں	رب کے مہمان ہیں
جنت میں	انبیاء ہیں
جنت میں	صلحاء ہیں
جنت میں	اولیاء ہیں
جنت میں	خدا کا دیدار ہے
جنت میں	مصطفیٰ کا پیار ہے

نماز کی اہمیت

کلمہ طیبہ کے بعد سب سے پہلا حق جو مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے وہ پانچ وقت کی نماز ہے۔حالت نماز میں نمازی

☆ دونوں ہاتھ باندھ کر اللہ کی عظمت کا اظہار کرتا ہے ☆ پھر جھک جاتا ہے

☆ اپنا سر زمین پر رکھ دیتا ہے ☆ اس کی کبریائی کا اقرار کرتا ہے

☆ تسبیحات پڑھتا ہے ☆ قرآن کی تلاوت کرتا ہے

Marfat.com

☆ امت مسلمہ کیلئے خیر و برکت کی دعائیں مانگتا ہے
☆ اللہ کے منع کردہ احکامات سے رُکا رہتا ہے
☆ مسجد میں حاضر ہو کر اعتکاف کی سعادت حاصل کرتا ہے
☆ کعبہ کی طرف منہ کر کے حج کی یاد تازہ کرتا ہے
☆ دورانِ نماز کھانے پینے سے رُک کر روزے کی چاشنی حاصل کرتا ہے
☆ ظاہری و باطنی طہارت سے اللہ کے حضور حاضر ہوتا ہے
☆ نماز میں اپنی خدا خوفی کا اظہار کرتا ہے ☆ نتیجتاً اللہ اس سے پیار کرتا ہے

قرآن کریم نے عبدیت کی تکمیل و ترفیع کے لئے مختلف احکامات و ہدایات دی ہیں اور عبادات کے مختلف مدارج و اصول بیان کئے ہیں جو اپنی اپنی جگہ نہایت مہتم بالشان اور اہم ہیں لیکن ان سب سے مقدم و اہم اور ان سب کی روحِ رواں نماز ہے۔

جو سب ارکان کی ہے روحِ رواں ...... وہ نماز ہے
ہے جس میں حیاتِ جاوداں ...... وہ نماز ہے
جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ......فرمانِ رسول ہے
چشمانِ رسول کی ہے ٹھنڈک جہاں ...... وہ نماز ہے

سٹیج کی بلندی......انعام کی عظمت:

باقی سارے احکام و فرائض بذریعہ وحی آسمان سے زمین پر اتارے گئے خواہ وہ حج ہو، زکوۃ ہو یا روزہ ...... مگر جب نماز کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو سرِ عرش بلایا اور حظیرۃ القدس کی بلندیوں میں نماز کو بطور تحفہ عطا کیا۔

حکومت کسی شخص کو کوئی تمغہ یا ایوارڈ دے تو جتنا اہم انعام (Reward) ہو اس کے لئے اتنی بلند سٹیج قائم کی جاتی ہے۔ عام سا تحفہ ہو تو محلے کی سطح پر سٹیج سجائی

Marfat.com

جاتی ہے اور وہاں تمغہ (Medal) دیا جاتا ہے۔ اس سے اہم بات ہو تو شہر کی سطح پر اہتمام ہوتا ہے۔ سارے شہر کے لوگ بلائے جاتے ہیں اور اس سے بھی اہم تر انعام ہو تو پورے ملک کے اہم ترین مقام پر سٹیج سجتی ہے اور وہاں بلا کر انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ نے نماز کا تحفہ دینا تھا تو اپنے محبوب کو عرش سے بلند تر لامکاں پر بلایا اور عظمت کی انتہا پر پہنچا کر تحفۂ نماز عطا فرمایا۔

علماء فرماتے ہیں: قرآن میں غور کیا جائے تو نماز کے لئے وارد ہونے والے اوامر، نواہی، تحریضات، فضائل اور خود لفظ صلوٰۃ کا ذکر اٹھانوے مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔ یعنی اللہ نے مجموعی طور پر اٹھانوے مرتبہ نماز کی طرف ہمیں رغبت دلائی۔ اتنا زور کسی اور حکم پر نہیں دیا۔

(بینات القرآن، ۱/۲۳۳، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

حکم خدا رسول دا دل تھیں کرو قبول
اللہ اور رسول دا حکم نہ کرو عدول

بیماری تے کمی وقت دی تیرا عذر فضول
کدی نماز قضا نہ کیتی چھالے ہتھاں وچ بتول

نماز کی تاکید اور انبیاء سابقین:

نماز صرف ہم پر ہی فرض نہیں بلکہ اگلی تمام امتوں پر بھی فرض تھی۔ ہاں نماز کی یہ کامل واکمل صورت جو ہماری نمازوں میں ہے ان امتوں میں نہ تھی۔ دنیا میں جس قدر انبیاء و مرسلین علیہم السلام وقتاً فوقتاً مبعوث ہوئے وہ برابر اپنی امتوں میں نماز کی تاکید و ہدایت کرتے رہے اور خود بھی نمازیں پڑھتے رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

Marfat.com

(ترجمہ) میری یاد کے لئے نماز پڑھو۔ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا۝

اور میں جب تک بھی زندہ ہوں اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے۔
(پ۱۶، مریم:۳۱)

بنی اسرائیل کو حکم ہوا:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۝

(ترجمہ) اور صحیح ادا کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ (پ۱، البقرہ:۴۳)

اسلام کا قصرِ رفیع اور نماز:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلَاۃَ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۝

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور محمد کے اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہونے کی گواہی دینا۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الوضوء، ۴/۱۶۴۱، الرقم: ۴۲۴۳، صحیح مسلم، کتاب: الایمان ۱/۴۵، الرقم: ۱۶)

Marfat.com

توجہ فرمائیے:

عمارت چاہے جس شان وشوکت کی ہو اس کا انحصار اس کی بنیاد پر ہے۔ اگر بنیاد کمزور ہو جائے تو عمارت کا قائم ودائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اسلام کا قصر رفیع جن ستونوں پر کھڑا ہے ان میں سے ایک صلاۃ ہے تو جس نے صلاۃ کو ضائع کر دیا گویا اس نے اپنے اسلام کو ضائع کر دیا اور جس نے اس صلاۃ کو قائم رکھا اس نے اپنے دین وایمان کو قائم رکھا۔

یہ پانچوں چیزیں ایمان کے بڑے اصول اور اہم ارکان (Important Pillars) ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث پاک میں بطور مثال کے اسلام کو ایک خیمہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہوتا ہے۔ پس کلمہ شہادت خیمہ کی درمیانی لکڑی کی طرح ہے اور بقیہ چاروں ارکان بمنزلہ ان چار ستونوں کے ہیں جو چاروں کونوں پر ہوں۔ اگر درمیانی لکڑی نہ ہو تو خیمہ کھڑا ہو ہی نہیں سکتا اور اگر یہ لکڑی موجود ہو اور چاروں طرف کے کونوں میں کوئی سی لکڑی نہ ہو تو خیمہ قائم تو ہو جائے گا لیکن جس کونے کی لکڑی نہیں ہوگی وہ جانب ناقص اور گری ہوئی ہوگی۔

اس پاک ارشاد کے بعد اب ہم لوگوں کو اپنی حالت پر خود ہی غور کر لینا چاہیئے کہ اسلام کے اس خیمہ (Pavilion) کو ہم نے کس درجہ تک قائم کر رکھا ہے اور اسلام کا کون سا رکن ایسا ہے جس کو ہم نے پورے طور پر سنبھال رکھا ہے۔ اسلام کے یہ پانچوں ارکان نہایت اہم ہیں حتیٰ کہ اسلام کی بنیاد انہی کو قرار دیا گیا ہے اور ایک مسلمان کے لئے بحیثیت مسلمان ان سب کا اہتمام نہایت ضروری ہے مگر ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے۔

Marfat.com

خوشبوئے نماز:

☆ نماز ایک ایسا گلشن ہے جس کے سارے پھل میٹھے ہیں۔
☆ نماز ایک ایسا پھول ہے جو آنکھوں کو تازگی بخشتا ہے......
☆ نماز ایک ایسی خوشبو ہے جو ایمان کو معطر کرتی ہے۔
☆ اللہ کی رضا کا سبب نماز ہے ☆ فرشتوں کی محبوب چیز نماز ہے
☆ ایک مقبول دعا نماز ہے ☆ ایمان کی جڑ نماز ہے
☆ دشمن کے لئے ہتھیار نماز ہے ☆ نمازی کے لئے سفارشی نماز ہے
☆ منکر نکیر کے سوال کا جواب نماز ہے ☆ جہنم کی آگ کیلئے آڑ نماز ہے
☆ پل صراط پر معاون نماز ہے ☆ چشمانِ رسول کی ٹھنڈک نماز ہے
☆ نماز کی عظمتیں اور برکتیں کون بیان کر سکتا ہے؟
☆ نماز انبیاء کی سنت ہے ☆ نماز سے رزق میں برکت ہے
☆ نماز معرفت کا نور ہے ☆ نماز بدن کی راحت ہے
☆ نماز قبر میں چراغ ہے ☆ نماز اندھیرے میں روشنی ہے
☆ نماز قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے ☆ نماز اعمال کے ترازو کا بوجھ ہے
☆ نماز جنت کی کنجی ہے ☆ نماز بخشش کا وسیلہ ہے

باکمال لوگ...... بے مثال سوچیں

جنت چھوڑ دوں...... تیری رضا کی خاطر:

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے جنت کے جانے میں اور دو رکعت نماز پڑھنے میں اختیار دے دیا جائے تو میں دو رکعت ہی کو اختیار کروں گا۔ اس لئے کہ جنت میں جانا میری اپنی خوشی کے واسطے ہے اور دو رکعت

نماز میں میرے مالک کی رضا ہے۔

سبحان اللہ! ایسی سوچ والی ہستیوں پہ لاکھوں سلام۔

(حکایاتِ صحابہ، باب: فضائل نماز، ص:۳۲۹)

سحابِ رحمت کے......حیات بخش قطرے:

اللہ تعالیٰ کا دریائے جودوکرم جب جوش میں آتا ہے تو اس کی لہریں تاحد نگاہ پھیل جاتی ہیں۔ اس وقت جو بھی ان لہروں سے اپنی پیاس بجھانا چاہے یہ اس کے لئے سنہری موقع ہوا کرتا ہے۔

انسان جب اللہ کی بارگاہِ ذوالجلال میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا سحاب رحمت کھل کر برستا ہے تو اس کے حیات بخش قطرے انسان کی جملہ کوتاہیوں کو دھوڈالتے ہیں اور اس کی لوحِ دل سے گناہوں کی سیاہی مٹا دیتے ہیں بلکہ کراماً کاتبین کے دفتر سے ظلمات کے داغ ختم کر دیئے جاتے ہیں۔

(تعلیماتِ نبویہ، ۲/۵۱۱، مطبوعہ مکتبہ صبح نور فیصل آباد)

نماز کی جامعیت

نماز اسلام کی تمام عبادات کی جامع ہے...... نماز میں توحید ورسالت کی گواہی ہے...... راہِ خدا میں مال خرچ کرنا ہے...... قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے...... دورانِ نماز کھانے پینے کو ترک کرنا ہے...... نفسانی خواہشوں سے باز رہنا ہے ...... اوران امور میں زکوٰۃ، حج اور روزہ کی طرف اشارہ ہے...... قرآن کریم کی تلاوت ہے...... اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کی تعظیم ہے...... رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام اور آپ کی تکریم ہے...... آخر میں سلام کے ذریعے مسلمانوں کی خیر خواہی ہے...... اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے دعا ہے...... اخلاص ہے

Marfat.com

......خوفِ خدا ہے......تمام برے کاموں سے بچنا ہے......شیطان سے، نفس کی خواہشوں سے اور اپنے بدن سے جہاد ہے...... اعتکاف ہے...... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان ہے......اپنے گناہوں کا اعتراف اور استغفار ہے......اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے......مراقبہ ہے......مجاہدہ ہے......مشاہدہ ہے......اور مومن کی معراج ہے......ذریعۂ محبتِ ربِّ اکبر نماز ہے......تمام عبادتوں سے اعلیٰ و برتر نماز ہے۔

دلبر کے لئے ادائے نماز اچھی ہے
عاشق کے لئے رسم نیاز اچھی ہے
موقع ہے یہی تو اک قدم لینے کا
ہر ایک عبادت سے نماز اچھی ہے

نماز کی فضیلت

مسلمان کا ہر عمل، جو شریعت کے مطابق ہو، اللہ کی عبادت ہے......حتیٰ کہ اس کا کھانا، پینا، سونا، تجارت کرنا، اہل وعیال کے لئے روزی تلاش کرنا، دوست واحباب سے ملنا جلنا، کسی بھوکے، پیاسے جانور تک کو کھانا کھلا دینا، پانی پلا دینا، سب عبادت ہے...... انسان عبد ہے جب وہ ایمان کے ساتھ عبدیت کا اظہار کرتا ہے تو اس کا ہر عمل معبود کے یہاں عبادت بن جاتا ہے......اور اس کا اجر وثواب دیا جاتا ہے......اس عبدیت کا عادی بنانے کے لئے اللہ نے کچھ ایسے مخصوص طریقے (Special Methods) مقرر فرمائے ہیں جن میں عبد مصروف ہوتا ہے، معبود کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا نظر آتا ہے......روزہ، حج، زکوٰۃ، عبادت کے ظاہری طریقے ہیں......ان میں افضل ترین طریقہ نماز ہے جو

Marfat.com

ایسا پیارا طریقہ ہے کہ اس کے معنوی اثرات کا احساس تو صرف نمازی ہی کو ہوتا ہے لیکن اس کی ظاہری شکل وہیئت دیکھ کر غیروں کو بھی رشک آتا ہے کہ کس طرح بندہ عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنے رب کے دربار میں حاضر ہے۔

عنایاتِ کریمانہ کا دریا اور نمازی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْأَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا (اس کے بدن پر) کچھ میل باقی رہ جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسی حالت میں اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی، اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: مواقیت الصلوۃ، ۱/۱۹۶، الرقم: ۵۲۸، صحیح مسلم، ص: ۳۳۶، الرقم: ۲۸۳، مشکوۃ المصابیح، ۱/۱۲۲، الرقم: ۵۶۴)۔

نماز ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے۔ رحمت الٰہی کا پانی اس خوش نصیب کے قلب سے تمام کدورتیں دھو دیتا ہے۔ جب صلاۃ ادا کرنے والا روزانہ پانچ مرتبہ اس رحیم وکریم اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے تو وہ پانچ مرتبہ اللہ کی عنایات کریمانہ کے دریا میں غسل کرتا ہے۔

Marfat.com

رحمت الٰہی اس کے دل سے تمام ظلمتیں ختم کر دیتی ہے اور تمام گناہوں کے داغ دھو دیتی ہے۔

اب غور فرمائیے! اس آدمی کا دل کتنا مجلّٰی و مُصفّٰی ہوگا جو ہمہ وقت اللہ کی بندگی میں مشغول رہتا ہے۔ اس کی پیشانی ہر لمحہ اس کی ذات کے آگے جھکنے کے لئے بے قرار رہتی ہے۔

بندے کے گناہ......اور رحمت الٰہی کی ہوا:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَقَالَ: یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلَاۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللہِ فَتَھَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا یَتَھَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں اس وقت باہر نکلے جب درختوں کے پتے گرتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹہنیوں کو پکڑا تو ان ٹہنیوں کے پتے گرنے شروع ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا: بندۂ مسلم جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ یوں گرتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گرتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل، ۵/۱۷۹، الرقم: ۲۱۵۹۶، الترغیب والترہیب: ۱/۱۵۱، الرقم: ۵۶۰، مسند امام احمد، ۱۶/۲۱، الرقم: ۲۱۴۴۸)

Marfat.com

نمازی کے لئے نوید بشارت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ اس سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ گویا وہ یہ عرض کر کے گناہ کے کفارہ کے بارے میں استفسار کر رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل فرمایا:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ○ (پ۱۲، ھود ۱۱۴)

(ترجمہ) دن کے دونوں اطراف میں صلاۃ پورے حقوق سے ادا کرو اور رات کے حصوں میں بھی بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

اس آدمی نے عرض کی:

کیا یہ نوید صرف میرے لئے ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا:

بلکہ یہ میرے ہر اس امتی کے لئے ہے جو اس پر عمل کرتا ہے۔

(صحیح بخاری، ۱/۱۷۸، الرقم: ۵۲۶، صحیح مسلم، ۵/۲۹۵، الرقم: ۲۷۶۳، سنن ابن ماجہ، ۲/۵۳۷، الرقم: ۴۲۵۴)

گناہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں۔ آج ہم گناہ صغیرہ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے بلکہ بے دریغ کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ جانتے بھی ہیں لَا صَغِيْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ جو گناہ بار بار کیا جائے وہ چاہے نفس الامر میں صغیرہ ہی کیوں نہ ہو بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہے۔

اللہ ہم سب کو گناہوں کی ظلمت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

Marfat.com

لَا تَنْظُرُوْا اِلٰی صِغَرِ الذُّنُوْبِ وَ حَقَارَتِهَا وَلٰکِنِ انْظُرُوْا اِلٰی مَنِ اجْتَرَأْتُمْ ○

گناہ کے چھوٹے اور حقیر ہونے کی طرف نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو تم کس کی نافرمانی کی جرأت کر رہے ہو۔

گناہ گناہ ہے چاہے جیسا بھی ہو یہ اللہ اکبر کی نافرمانی ہے۔ اللہ کی نافرمانی چھوٹی نہیں ہوا کرتی وہ کسی بھی نافرمانی سے ناراض ہوسکتا ہے اگر وہ ناراض ہو گیا تو اے انسان! بتا تیرا کہاں ٹھکانہ ہوگا؟

(تعلیمات نبویہ، ۲/۲/۵، مطبوعہ مکتبہ صبح نور فیصل آباد)

نمازیوں کے لئے اجر عظیم کی نوید:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا○

(ترجمہ) لیکن ان میں سے پختہ علم والے اور مومن لوگ اس (وحی) پر جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اور اس (وحی) پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی (برابر) ایمان لاتے ہیں اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والے (ہیں) ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔ (پ۶، النساء:۱۶۲)

Marfat.com

نورِ صلوٰۃ......اور محشر کا میدان:

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ (اَوْتَمْلَأُ) مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَ الصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْعَلَیْكَ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو ایمان کا حصہ ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں زمین وآسمان کے مابین کو بھر دیتے ہیں۔ صلاۃ (نماز) نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن کریم (اگر اس پر عمل کرو تو) تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے (اگر تو اس کی مخالفت کرے تو) خلاف حجت ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ۱/۱۶۶، الرقم: ۲۸۰، سنن ترمذی، ۵/۵۳۵، الرقم: ۳۵۱۷)

صلاۃ نور ہے...... جو فرزند آدم صلاۃ سے محبت رکھتا ہے...... اس پر محافظت کرتا ہے...... اس کے ظاہری وباطنی حقوق کا خیال رکھتا ہے تو یہ نور اس کی روح میں سرایت کر جاتا ہے پھر اس کے قلب سے انوار کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

نور خود روشن ہوتا ہے اور جس پر پڑے، اسے بھی روشن کر دیتا ہے۔ صلاۃ کا نور بڑا بابرکت نور ہے۔ جسے یہ نصیب ہو جائے یہ جہاں تو یہ جہاں رہا اس کی قبر بھی منور ہو جاتی ہے۔ قبر تو قبر یہ نور میدان حشر میں بھی اس کے کام آ رہا ہو گا۔

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ (جنت کی کنجی):

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا "مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ" جنت کی کنجی نماز ہے۔(الترغیب والترہیب مترجم، ۱/۰۷، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

یہ عالم رنگ وبو......اور جنت کی خوشبو:

قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ يَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ يُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيْلَ لَهٗ اُدْخُلْ بِسَلَامٍ

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ جب پانچ نمازیں ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، ساتوں کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسے کہا جاتا ہے سلامتی سے (جنت میں) داخل ہو جاؤ۔

(سنن نسائی، ۹/۵، الرقم: ۲۴۳۴، المستدرک للحاکم، ۲/۶۱۸، الرقم: ۲۹۹۷، الترغیب والترہیب، ۱/۳۱۲، الرقم: ۵۲۶)

جنت میں داخلہ قیامت کے بعد ہوگا اور یہ داخلہ کئی مراحل سے گزر کر ہوگا۔ اللہ کی بارگاہ میں پیشی ہوگی۔ میزان پر اعمال تولے جائیں گے۔ جہنم سے گزرنا ہوگا پھر اگر قسمت نے یاوری کی تو جنت میں داخلہ ہوگا۔

لیکن کریم اللہ کی کرم نوازی ملاحظہ ہو جو صلاۃ ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ دیگر فرائض بھی بجالاتا ہے اس کے لئے ابھی جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور نور بھری صدا آتی ہے۔ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

صلاۃ سے محبت کرنے والے کی روح لطیف سے لطیف تر ہوتی ہے۔ محبت الٰہی سے سرشار یہ روح ارجمند . کے دیدار کی تمنا میں محو پرواز ہوتی ہے۔ جونہی

Marfat.com

یہ پر کشا ہوتی ہے اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ندا آتی ہے اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔

جسم تو وعدہ الٰہی کے مطابق قیامت کے بعد جنت میں داخل ہو گا لیکن روح اسی کی کرم نوازیوں سے اس عالم رنگ و بو میں ہوتے ہوئے اس جہاں سے نکل کر جنت میں داخل ہو جاتی ہے اور جلوۂ الٰہی سے شاد کام ہوتی ہے۔ ایسے خوش قسمت افراد کی آنکھیں جلوۂ الٰہی کے خمار سے مست ہوتی ہیں اور زبانِ حال سے کسی اور جہاں کی بات کر رہی ہوتی ہیں۔

(تعلیمات نبویہ، ۲/۵۴۰_۵۳۹)

نماز کے فوائد و برکات

نماز کو عموماً ایک بوجھ سمجھ کر اور محض رسمی طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ س طرح نماز کی پابندی کرنے والے نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ اس غنی وحمید اور غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ خدائے کریم کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا تسبیح وتہلیل اور عبادت وریاضت میں مصروف ہو یا نہ ہو، اس کو انسان کی عبادت کے متعلق ضرورت نہیں وہ تو بے نیاز ہے اگر اس نے ہمیں عبادت کا تاکیدی اور بار بار حکم دیا ہے تو اس میں سراسر انسان ہی کا فائدہ مدنظر ہے۔ وہ صحیح معنوں میں عبادت کر کے متقی، سچا اور کامل مومن بن جاتا ہے اور یہ تھوڑا فائدہ (Advantage) ہے کہ انسان عبادت کر کے عبد کامل اور سچا مؤمن بن جائے؟ جو عبد کامل مومن بن گیا وہ دارین میں فائز المرام وشادکام بن گیا۔

نماز سر کا تاج ہے:

نماز اللہ عزوجل کی رضا کا ذریعہ ہے...... ملائکہ کی محبت کا باعث ہے......

Marfat.com

انبیاء علیہم السلام کا محبوب عمل ہے...... معرفت کا نور ہے...... ایمان کی اصل ہے ...... دعا کی قبولیت کا سامان ہے ...... دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے...... شیطان کی ناراضگی کا سامان ہے...... اعمال کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے...... رزق میں برکت کا ذریعہ ہے...... جسم کی راحت کا سبب ہے...... نمازی اور ملک الموت کے درمیان سفارشی ہے...... قبر کا چراغ ہے...... قبر کے اندر بچھونا ہے...... منکر نکیر کے لئے جواب ہے...... قیامت تک کے لئے قبر میں نمازی کی مونس وغم خوار ہے...... جب قیامت ہو گی تو یہی نماز اس کے اوپر سائبان کی طرح ہو گی ...... اس کے سر کا تاج اور بدن کا لباس ہو گی...... اس کے اور دوزخ کے درمیان حائل ہو گی...... اللہ عزوجل کے حضور مومنین کے لئے حجت اور دلیل بنے گی...... میزانِ عمل میں انتہائی وزنی ہو گی...... پل صراط پر سے گزرنے کا ذریعہ ہو گی...... اور جنت کی کنجی ہو گی ...... اس لئے کہ نماز اللہ کی پاکیزگی اور حمد وثناء، عظمت وکبریائی کے بیان پر قرأت اور دعا پر مشتمل ہے اور اسے وقت پر ادا کرنا ہی تمام اعمال سے افضل عمل ہے۔

جنت کی کنجیں:

اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا اِذَا اَمَرَكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ وقت کی صلاۃ جو تم پر فرض ہے ادا کرو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو،

Marfat.com

اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور جب وہ تمہیں حکم دے اس کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(سنن ترمذی، ۲/ ۵۱۶، الرقم: ۶۱۶، مسند الامام احمد، ۱۹/ ۲۲۲، الرقم: ۲۲۰۶۱، المستدرک للحاکم، ۲/ ۷، الرقم: ۱۴۷۶)

قابل توجہ نکتہ:

جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے، دائمی انعامات کی جگہ ہے۔ یہ وہ عزت والا مقام ہے جہاں تمام روئے زمین کے اولین و آخرین نیک لوگ جمع ہوں گے اور ابد الآباد تک وہیں قیام کریں گے۔ اس اعلیٰ وارفع مقام کو اللہ کے احکامات پر عمل کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے تو جن اعمال سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کر نور بھری سعادت عطا کرتا ہے ان اعمال میں سرفہرست نماز ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہلِ ایمان کو نماز کی بروقت ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی شانِ رحیمی......اور قربت کی منزلیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اَلصَّلاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِیَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقٌ رَقَبَتَهٗ وَ مُوْبِقُهَا

- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! صلاۃ قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ دو طرح کے لوگ صبح اپنے نفسوں کا سودا کرتے ہیں۔

Marfat.com

ایک اطاعت الٰہی کر کے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرالیتا ہے۔ دوسرا اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

(تعلیمات نبویہ، ٢/٥٤١، بحوالہ المستدرک، ٤/٦٠٦، الرقم: ٦٠٨٣، مسند الامام احمد، ١١/ ٤٤٩، الرقم: ١٤٣٧٨، مسند ابویعلیٰ الموصلی، ٣/٤٧٦، الرقم: ١٩٩٩)

توجہ فرمایئے:

اس حدیث پاک میں نماز کو قربِ الٰہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس فرزند آدم کے بخت قابل رشک ہیں جو ہر روز قربِ الٰہی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔ ادھر وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اللہ اکبر کہتا ہے اور ادھر اللہ کی شانِ رحیمی اسے قرب کی مزید منزلوں سے سرفراز کرتی جاتی ہے اور جو نماز کی لذت سے مالا مال ہے وہ یقیناً قربِ الٰہی کی چاشنی سے بہرہ ور ہے۔

حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ

''بندہ نوافل ادا کرتے کرتے میرا قرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔''

قابلِ غور نکتہ:

اس حدیث پاک میں غور کیجئے نفل ادا کرتے اللہ کا قرب ملتا ہے۔ اللہ کی محبت ملتی ہے۔ اللہ کی بے پناہ عنایات ملتی ہیں۔ نفل تو پھر نفل ہے جو خلوص دل سے فرائض ادا کرتا ہو اور ان کی حلاوت میں یوں مکیف ہو جائے کہ دنیا کے کیف اس کے سامنے بے معنی ہو جائیں۔ ایسے خوش نصیب کے قربِ الٰہی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے ہیں کہ زندگی بھر صلاۃ قضا نہ ہوئی اور ہمیشہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ صلاۃ ادا کرتے رہے۔ اگر ایسے نور بھرے افراد کو قربِ الٰہی

Marfat.com

کی دولت مل جائے تو تعجب نہیں۔ (تعلیماتِ نبویہ، ۲/ ۵۴۳، مطبوعہ مکتبہ صبح نور فیصل آباد)

اسرارِ عبودیت کا مظہر نماز ہے
آئینہ اسلام کا جوہر نماز ہے
اسلام ہے گر لفظ تو معنی نماز ہے
ہاں قربت مولا کا وسیلہ نماز ہے

نماز سے استعانت

جب تک انسان اس دنیا میں ہے رنج وغم اور مصیبت والم سے اسے کم وبیش دو چار ہونا ہی پڑتا ہے۔ قرآن نے اپنے ماننے والوں کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونے دیا کہ اسلام کے دامن میں پناہ لینے سے وہ اب ہر طرح کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچ گئے۔ البتہ قرآن نے مسلمانوں کو صبر کی ایک ڈھال (Shield) دے دی جس سے وہ مصائب وحوادثات کے بے رحم حملوں سے اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں۔ انہیں ایک ایسا عقیدہ دے دیا جو ان کے سکون وقرار کو نازک ترین لمحوں میں بھی سلامت رکھ سکتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ جس کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ گیا۔ اس میں مقابلہ کی ہمت ختم ہو جاتی ہے اور مصیبتیں اسے خس وخاشاک کی طرح بہا لے جاتی ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ پر توکل (Trust) کرتے ہوئے مصائب کے سامنے ڈٹا رہے تو یہ کالے بادل خود بخود چھٹ جاتے ہیں۔

صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہو۔ مشکلات سے گھبراؤ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت پر بھروسہ کر کے قدم بڑھاتے چلو اور نماز سے اپنی بندگی کے تعلق کو پختہ (Strong) بناتے رہو۔ یقیناً کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ اگر انسان اپنے اندر یہ قوت پیدا کر لے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ نماز کے ذریعے اپنا رشتہ عبدیت اپنے ربِ حقیقی سے محکم کر لے تو پھر کوئی مشکل اس کا راستہ نہیں

Marfat.com

روک سکتی۔ حضور نبی کریم، رءوفٌ رّحیم ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی مشکل کام آپڑتا تو فوراً نماز پڑھنے لگتے۔

نماز میں انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے بلکہ نماز خود بہت بڑا ذکر اللہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے: وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○ ''اس نے اپنے رب کے نام کا ذکر کیا تو نماز پڑھی'' (پ۳۰، الاعلیٰ: ۱۵) اور اللہ کے ذکر میں سکونِ قلب ہے لہٰذا نماز پڑھنے سے مصیبت کا دکھ کم ہو جاتا ہے۔ سکون وقرار مل جاتا ہے۔ اسی لئے نمازِ جنازہ جاری کی گئی ہے کہ لوگ اپنے پیاروں کے مرنے پر شدید پریشان ہوتے ہیں مگر نماز میں کھڑے ہونے سے انہیں سکون مل جاتا ہے اور یہ مشاہدہ ہے۔

ہر دکھ کا علاج نماز ہے:

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جملہ ضروریات طلب کرنے کے لئے نماز جیسا کوئی نسخہ نہیں۔

اگلے لوگ ہر دکھ درد کے وقت نماز پڑھتے تو ان کے تمام دکھ درد ٹل جاتے، ان کی عادت تھی کہ کوئی تکلیف جب بھی پہنچتی تو نماز پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے قصے میں فرمایا:

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ (پ۲۳ الصافات ۱۴۳)

اس میں اَلْمُسَبِّحِیْنَ سے اَلْمُصَلِّیْنَ مراد ہے یعنی اگر وہ نماز پڑھنے والوں میں سے نہ ہوتے تو وہ قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ٹھہرے رہتے۔

(فیوض الرحمٰن ترجمہ تفسیر روح البیان: ۶/۸۸۲)

نماز کی حیرت انگیز مدد:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ میری آنکھیں ٹھیک کر دے۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اس کام کو مؤخر کر دوں اور یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم چاہو تو (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے کہا آپ دعا کر دیجئے، آپ نے فرمایا تم اچھی طرح وضو کرو، دو رکعت نماز پڑھو اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔

(ترجمہ) "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد ﷺ! میں آپ کے وسیلے سے اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو، اے اللہ! نبی ﷺ کو میرے لئے شفاعت کرنے والا بنا دے۔"

(سنن ابن ماجہ، ص:۹۹، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، جامع ترمذی، ص: ۵۱۵، ایضاً، مسند احمد، ۴/۱۳۸)

اور امام بیہقی نے اس حدیث کو مسند کے علاوہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے۔

"حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا بہ خدا ابھی ہم اس مجلس سے اٹھے نہیں تھے اور نہ ابھی سلسلہ گفتگو دراز ہوا تھا کہ وہ (نابینا) شخص اس حال میں داخل ہوا کہ اس کی آنکھ میں کوئی تکلیف نہ تھی۔

(تبیان القرآن، ۱/۱۹۲، بحوالہ دلائل النبوۃ، ۶/ ۱۶۷ مطبوعہ دار الکتاب العلمیہ بیروت، عمل الیوم واللیلۃ، ص۲۰۲، مطبوعہ مجلس الدائرۃ المعارف، دکن)

کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے کار ساز کا

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃ ہے فرمانِ خدا
مشکل جب پڑے، لو سہارا نماز کا

Marfat.com

ثابت ہوا کہ

ہر دکھ کا علاج	نماز ہے
ہر غم کا علاج	نماز ہے
ہر پریشانی کا علاج	نماز ہے
ہر بیماری کا علاج	نماز ہے
ہر فکر کا علاج	نماز ہے

برائیوں سے حفاظت

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ ہر عمل (خواہ اچھا ہو یا برا) کی کوئی نہ کوئی تاثیر اور خاصیت ضرور ہوتی ہے، نماز کی خاصیت یہ ہے کہ بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف وخشیت پیدا کرتی ہے اور گناہوں سے روکتی ہے جبکہ عمداً نماز ترک کرنا دل سے خوفِ خدا نکال دیتا ہے اور معاصی پر ابھارتا ہے، بندہ گناہ کرنے پر دلیر ہو جاتا ہے۔

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
مغلوب شہا! نفس بدکار نہیں ہوتا

گو لاکھ کروں کوشش اصلاح نہیں ہوتی
پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
اے دل کیوں مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا

نماز برائیوں سے روکتی ہے:

نماز ہر بری بات سے روکتی ہے — نماز بدکلامی سے روکتی ہے

Marfat.com

نماز گالی سے روکتی ہے — نماز بدخلقی سے روکتی ہے
نماز بخل سے روکتی ہے — نماز بے حیائی سے روکتی ہے
نماز حد سے بڑھنے سے روکتی ہے — نماز زنا سے روکتی ہے
نماز فحش قول و فعل سے روکتی ہے — نماز غیر پسندیدہ امور سے روکتی ہے
نماز خلافِ شرع باتوں سے روکتی ہے — نماز ہر قبیح فعل سے روکتی ہے

چور چوری سے رُک گیا:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرِقَ قَالَ اِنَّہٗ سَیَنْھَاہُ مَا تَقُوْلُ

ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ فلاں آدمی آدھی رات کو نماز بھی پڑھتا ہے اور صبح کو چوری بھی کرتا ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا: عنقریب اس کی نماز اسے چوری سے روک دے گی۔

(احکام القرآن، ۷/۵۰۴،۵۰۳، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، بحوالہ تفسیر ابن کثیر، ۳/۴۱۵، تفسیر روح البیان ۷/۴۷۵ مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، تفسیر مظہری، ۷/۲۰۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

سوال: ”نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، اس پر کئی صاحبان یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نے کئی نمازیوں کو دیکھا ہے کہ ساری عمر نماز پڑھتے پڑھتے گزر گئی لیکن وہ جھوٹ بولتے ہیں، چور بازاری سے وہ باز نہیں آتے، کم تولنے اور کم ماپنے سے انہیں احتراز نہیں کرتے۔“

جواب: قرآن کریم نے نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا بلکہ نماز قائم کرنے کا حکم

Marfat.com

دیا ہے جس کا معنیٰ ومفہوم ہے، نماز کو اس کے تمام ظاہری اور باطنی حقوق کے ساتھ ادا کرو...... نماز کے ظاہری حقوق تو یہ ہیں کہ سنت نبوی کے مطابق تمام ارکان بجالائے جائیں اور باطنی حقوق یہ ہیں کہ تو سراپا عجز ونیاز بنا ہوا ہو...... احسان کی کیفیت تجھ پر طاری ہو...... یعنی تو محسوس کر رہا ہو کہ ''کَاَنَّکَ تَرَاہُ'' گویا تو اپنے رب کریم کو دیکھ رہا ہے ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ ''فَاِنَّہٗ یَرَاکَ'' تیرا ربّ کریم تجھے دیکھ رہا ہے۔

پرتو شمس میں ہے نورِ قمر میں تو ہے
دل میں غنچہ کے ہے، بوئے گل تر میں تو ہے

پھر بھی ہیں شعبدے یہ ارض وسماء کے جلوے
تیری نظر میں میں ہوں، میری نظر میں تو ہے

اس ذوق وشوق اور خضوع وخشوع سے ادا کی ہوئی نماز ہی وہ نماز ہے جو دین کا ستون اور مومن کی معراج ہے...... یہی وہ نماز ہے جو گناہوں کے قریب نہیں جانے دیتی اور بے حیائیوں اور بدکاریوں سے روکتی ہی نہیں بلکہ متنفر کر دیتی ہے...... مومن کی ساری خوشیاں اور مسرتیں انہیں چند لمحوں میں سمٹ کر رہ جاتی ہیں...... جب وہ سراپا نیاز بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے...... اور دل وزبان سے اس کی تعریف وثناء کرتا ہے...... وہ عذاب سے ڈر کر وہاں حاضری لگوانے نہیں جاتا بلکہ اس کا قلب ناصبور اس کی روحِ بیتاب کشاں کشاں اسے کوئے محبوب کی طرف لے جاتی ہے۔

ذرا سوچیئے: جس نماز کا آغاز بھی غفلت سے ہو اور جس کی انتہا بھی غفلت سے ہو اور ان کے مابین بھی بے خبری کی حالت طاری رہی ہو اسے پتہ ہی نہ ہو کہ وہ کہاں ہے اور کس کے آگے کھڑا ہے تو اس نے نماز پڑھی سہی لیکن اس نے

Marfat.com

نماز قائم تو نہ کی جس کا اسے حکم دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود یہ نماز پڑھنا بھی اسے کبھی نہ کبھی اس کیف و مستی سے سرشار کر دے گا جو نماز قائم کرنے والوں کے لئے مخصوص ہے۔ (ضیاء القرآن، ۳/۵۳۶)

- دوسرا جواب:

نماز تو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، تاہم اگر کوئی شخص نمازی ہونے کے باوجود معاصی میں مبتلا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز نے اسے روکا نہیں، نماز ہر فحش اور منکر سے روکتی ہے۔ اب ان امور سے رُکنا یا نہ رکنا یہ بندے کا فعل ہے۔ نماز کے روکنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بندہ ان گناہوں سے رُک بھی جائے، جیسے اللہ تعالیٰ خود بندے کو برائی اور بے حیائی سے روکتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

(ترجمہ) بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے، تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔ (پ ۱۴، النحل: ۹۰)

مگر اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود بعض لوگ ان قباحتوں میں مبتلا ہیں اور برائیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے برائیوں سے نہ رکنے کی وجہ سے نہ تو نماز کی تاثیر میں کمی لازم آتی ہے اور نہ ہی حکم الٰہی میں کوئی نقص لازم آتا ہے بلکہ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بندہ سرکش ہے جو روکنے کے باوجود بے حیائی کو ترک نہیں کرتا۔

(احکام القرآن، ۵۰۵/۷، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، بحوالہ الجامع القرآن، ۳۰۸/۱۴، مطبوعہ بیروت، تفسیر روح المعانی، ۱۶۳/۱۸، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

Marfat.com

اسی لئے نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَّمْ تَنْهَهُ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ لَمْ يَزْدَدْ بِهَا مِنَ اللهِ إِلَّا بُعْدًا

جس شخص کو اس کی نماز نے بے حیائی اور برائی کے کاموں سے نہیں روکا۔ اس نماز سے اسے صرف اللہ سے دوری حاصل ہو گی۔

(احکام القرآن، ۷/ ۵۰۵، بحوالہ تفسیر ابن کثیر، ۳/۴۱۴، تفسیر خازن، ۳/۴۵۲)

تو آخر کیا وجہ ہے کہ

ہم لوگ نماز پڑھنے کے باوجود حرام و گناہ اور ممنوعاتِ شرعی سے نہیں بچتے
ہم لوگ نماز پڑھنے کے باوجود ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں
ہم نماز پڑھنے کے باوجود بے پردگی اور عریانی کا مظاہرہ کرتے ہیں
ہم نماز پڑھنے کے باوجود فلمیں اور ڈرامے دیکھتے ہیں
ہم نماز پڑھنے کے باوجود موسیقی اور فلمی گانے سنتے ہیں
ہم نماز بھی پڑھتے ہیں گالی گلوچ بھی کرتے ہیں
ہم نماز بھی پڑھتے ہیں غیبت، چغلی بھی کرتے ہیں
ہم نماز بھی پڑھتے ہیں دل آزاری بھی کرتے ہیں
ہم نماز بھی پڑھتے ہیں لوگوں کی حق تلفی بھی کرتے ہیں
ہم نماز بھی پڑھتے ہیں سود اور رشوت کا لین دین بھی کرتے ہیں

آج کل ہماری نمازوں سے وہ فوائد و نتائج کیوں مرتب نہیں ہوتے جو خیر القرون میں ہوتے تھے؟ یہ نماز کا قصور نہیں بلکہ خود ہمارا قصور ہے۔ بے شک نماز دل و دماغ کو روشن کرتی ہے مگر ان کے جو اس حقیقت کو سمجھیں اور نماز کو نماز سمجھ کر پڑھیں اور نماز بلاشبہ بے حیائی سے روکتی ہے۔ بشرطیکہ اسے حقیقی معنوں میں ادا

Marfat.com

کیا جائے۔ اور خشوع وخضوع کا پورا خیال رکھا جائے۔

اللہ کریم نے بھی ان نمازیوں کو کامیاب قرار دیا ہے۔ جو نماز میں خشوع وخضوع کا پورا خیال رکھتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ○

(ترجمہ) بے شک دونوں جہانوں میں بامراد ہوں گے ایمان والے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں عجز ونیاز کرتے ہیں۔

(پ ۸، المومنون:۲:۱)

جو شخص بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو تو ادب ونیاز کا پیکر بن جائے...... اپنے مال اور اخلاق کے تزکیہ میں ہر وقت مشغول ہو...... جو اپنی نفسانی اور شہوانی خواہشات کی تکمیل میں بے راہ روی کا شکار نہ ہو...... امانت کی حفاظت کرنے والا ہو...... جو عہد وپیمان کو پورا کرنے والا ہو اس کے سر پر اگر فلاح دارین کا تاج نہیں رکھا جائے گا تو کس کے سر پر رکھا جائے گا۔ فردوس بریں کی بہاریں اگر اس کے لئے چشم براہ نہ ہوں گی تو اور کس کے لئے ہوں گی۔ (ضیاء القرآن، ۳/۲۴۳)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا کہ گویا ایک ستون کھڑا ہے۔ سجدہ کرتے اور طویل سجدہ کرتے حتیٰ چڑیاں دیوار سمجھ کر آپ کی پشت پر بیٹھ جاتیں۔ آپ ہمیشہ شب بیداری فرماتے کسی رات کو صبح تک قیام میں کسی رات کو رکوع میں اور کسی رات کو سجدہ میں بسر کرتے اور آپ کو مسجد کا کبوتر کہا جاتا تھا۔

(ہدایۃ الامۃ علی منہاج القرآن والسنۃ ۱/۲۷۷، بحوالہ، الشعرانی فی طبقات الکبریٰ:۱:۴۱)

Marfat.com

نماز کی بروقت ادائیگی

نماز کی بروقت ادائیگی لازم ہے کہ اسلام کا بنیادی ستون ہے اور فرائض میں شامل ہے۔ اس کے لئے کسی طرح کے میڈیکل اور سائنسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہر حال میں فرض ہے کہ رب ذوالجلال کا واضح حکم ہے۔

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝

(ترجمہ) تو ادا کرو نماز بے شک نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔ اپنے اپنے مقررہ وقت پر۔ (پ۵، النساء:۱۰۳)

اس آیت کریمانہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نماز کے متعلق دو خصوصیات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ کِتٰبًا اور مَوْقُوْتًا، ''کتاب'' کا مطلب تو یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی تم پر فرض ہے تمہاری مرضی پر اس کا انحصار نہیں کہ موج میں آئے تو ادا کر لی اور موج میں نہ ہوئے تو چھوڑ دی بلکہ مالک الملک شہنشاہِ دو جہاں کا تاکیدی حکم ہے اور اس کی ادائیگی تم پر فرض ہے ''مَوْقُوْتًا'' کا معنی ہے کہ اس کی ادائیگی کے لئے اوقات مقرر ہیں۔ اس لئے ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ جب جی چاہا اٹھ کھڑے ہوئے اور دو تین ایک ساتھ پڑھ ڈالیں، اتنے اہم فریضہ کی ادائیگی میں اپنی مرضی اور منشاء سے کام لینا روزِ قیامت پشیمانی کا باعث ہوگا۔ (ضیاء القرآن، ۱/۳۸۴)

اللہ کی محبت جیتنے والا خوش نصیب:

اَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ

Marfat.com

اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا

ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں ہمیں اس گھر کے مالک نے حدیث پاک بیان کی۔ اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اللہ کے ہاں کون سا عمل سب سے محبوب ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر صلاۃ ادا کرنا۔

(صحیح بخاری، ۱/ ۱۹۷، الرقم: ۵۲۷، صحیح مسلم، ۱/ ۱۲۵، الرقم: ۸۵، مسند امام احمد، ۴/ ۱۰۴، الرقم: ۳۹۷۳)

وہ انسان بڑے بختوں والا ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت جیت لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کا کرم اس کے غضب سے زیادہ ہے۔ بندہ جب بھی اس کی طرف مائل ہوتا ہے اللہ کا لطف و کرم فوراً اسے اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس رمز سے آشنا تھے۔ ان کی ہمیشہ یہی خواہش رہی تھی کہ ان سے ان کا کریم خالق و مالک راضی رہے تو اسی جذبے کے پیش نظر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر صلاۃ ادا کرنا۔ اگر بندہ واقعی اپنے اس قول میں سچا ہے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنی چاہیے تو اس پر لازم ہے کہ صلاۃ کو اپنے وقت پر ادا کرے جیسے ہی صلاۃ کا وقت ہو وہ فوراً نماز کی طرف رُخ کرلے اور اسے اس وقت تک چین نہ آئے جب تک وہ اپنے کریم اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو جائے۔ (تعلیمات نبویہ ۲/ ۵۱۸ تا ۵۲۰)

نماز کی دعائیں ...... یا ...... بددعائیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا: جس نے نمازیں ٹھیک وقت پر ادا کیں ان کے لئے وضو اچھی طرح کیا اور ان کے قیام، خشوع، رکوع اور سجود کو پورا کیا تو یہ نماز (اللہ کی طرف) اس حال میں جاتی ہے کہ روشن اور چمک دار ہوتی ہے۔ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے جیسے تو نے میری حفاظت کی ہے اور جو شخص ان نمازوں کو وقتوں پر ادا نہیں کرتا۔ نہ ان کے لئے وضو درست کرتا ہے اور نہ ہی ان کے خشوع، رکوع، سجود کو مکمل ادا کرتا ہے تو اس حال میں نماز جاتی ہے کہ تاریک وسیاہ ہوتی ہے۔ اور کہتی ہے "ضَیَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ" جا اللہ تجھے ایسے ہی ضائع کرے جیسے تو نے مجھے ضائع کیا۔ حتیٰ کہ اس حال میں ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ چاہے۔ "لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِمَا وَجْهُهٗ" تو اسے لپیٹا جاتا ہے جیسے کسی پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے پھر اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

(الترغیب والترہیب، مترجم، ۱/۱۷۹، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

دوسری حدیث پاک میں محبوب رب العزت، محسن انسانیت ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔ جب بندہ اول وقت میں نماز ادا کرتا ہے تو وہ آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے اور عرش تک اس کے ساتھ ایک نور ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت تک اس نمازی کے لئے استغفار کرتی رہتی ہے اور اس سے کہتی ہے: "اللہ عزوجل تیری اسی طرح حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت فرمائی" اور جب بندہ وقت گزار کر نماز پڑھتا ہے تو وہ تاریکی میں ڈوب کر آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے پھر جب وہ آسمان پر پہنچ جاتی ہے تو بوسیدہ کپڑے میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، بحوالہ: کنز العمال، کتاب: الصلاۃ، ۷/ ۱۳۷، الرقم: ۱۹۲۶۳)

❁❁❁❁❁

Marfat.com

بے نمازی کے لئے خسارہ وذلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الرَّحْمَۃِ وَالْغُفْرَانِ ○ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○ فَاتِحِ بَابِ الرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ ○ یُنَوِّرُ الْقَلْبَ بِنُوْرِ الْعِرْفَانِ ○ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ○

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

چھوڑ کے تیرا باب رحمت مولا! ہم سے بھول ہوئی
گر گیا سر سے تاج عظمت مولا! ہم سے بھول ہوئی

Marfat.com

کرم ہے تیرا بحر فراواں تیری عطا ہے ابر بہاراں
محروم رہیں ہم، ہے کتنی حیرت؟ مولا! ہم سے بھول ہوئی
گناہوں کی ہے کتنی کثرت کام ہمارا سود و رشوت
روٹھ گئی ہم سے ساری برکت مولا! ہم سے بھول ہوئی
جب سے نماز کو ہم نے چھوڑا رحیم و کریم سے ناطہ توڑا
ہو گیا ہم پہ قہر مسلط مولا! ہم سے بھول ہوئی
صلوٰۃ کی برکت جو نہ مانے اس کی عظمت جو نہ مانے
بند ہے اس پہ بابِ جنت مولا! ہم سے بھول ہوئی
ظفر ہے مولا تیرہ بندہ بیشک ہے یہ گندا مندہ
ہے کرتا اظہارِ ندامت مولا! ہم سے بھول ہوئی

....

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو پہلا فرض عطا فرمایا ہے وہ نماز ہے۔ نماز اسلام کا ایک ایسا اہم اور اٹل فریضہ ہے کہ جب تک ایک مسلمان کے جسم میں جان باقی ہے اس وقت تک (سوائے شرعی عذرات کے) کسی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہو سکتی۔ کوئی عذر اور مجبوری ایسی نہیں، مسلمان اس فرضِ اتم سے چھٹکارا (Release) حاصل کر سکے۔ مگر اس کا کیا علاج ہے کہ نفس پرست مسلمان عبادت کرنا ہی نہیں چاہتے ذرا آپ بے نمازیوں کو نماز کی ہدایت کر کے دیکھیں نئے نئے عذرات اور عجیب عجیب مجبوریاں پیش کریں گے اور ہر طرح اپنی بے دینی کا ثبوت دیں گے۔ حالانکہ وہ حکم جو تلوار کے سائے میں بھی نہ ٹل سکے۔ اس کے متعلق کوئی عذر اور مجبوری بھی قابل سماعت نہیں۔

ذرا بے نمازیوں کی ڈھٹائی، گستاخی، نافرمانی اور بے پرواہی تو دیکھئے کہ

Marfat.com

اول نماز کے نزدیک نہیں جاتے۔ اگر کوئی اللہ کا بندہ ان کو نماز کی تاکید (Insist) کرے تو نمازیوں میں کیڑے نکالے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ نمازیوں کی حالت (Situation) بھی ہماری ہی جیسی ہے۔ یہ بہت ہی بڑی گستاخی ہے کہ اول تو جرم کریں اور پھر طرح طرح کے عذر، حیلے، بہانے اور توجیہیں کرتے پھریں اور اپنے معاصی وجرائم پر اظہارِ ندامت کی جگہ الٹا ناصح کے منہ آئیں یہ قلوب کج اور ذہنیتیں تاریک ہو جانے کی علامت اور بربادی کی دلیل ہے۔

آج مسلمانوں کی اکثریت اسلام سے بے تعلقی پر استوار ہے۔ اس کی عملی حالت نہایت سقیم وزار ہے، غفلت ومعصیت کے نشہ میں سرشار ہے۔ مسلمان ہو کر اور کہلا کر اپنی مسلمانی کی رسوائی کا باعث بن رہے ہیں۔ بے نمازیوں کو ذرہ برابر شرم محسوس نہیں ہوتی کہ ان کے اس فعل سے اسلام اور دین الٰہی کی عظمت وجلالت پر کیا اثر پڑ رہا ہے اور وہ کیونکر مغضوبِ الٰہی بن رہے ہیں۔

مسلمانوں کی اکثریت اس اہم ترین فریضہ اسلام سے غفلت برت کر دنیا جہاں کی نحوستوں اور بربادیوں کا شکار ہے۔ اللہ ہدایت عطا فرمائے ...... آمین

☆ ☆ ☆ ☆

نماز میں سستی کرنا منافقوں کی نشانی ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى

(ترجمہ) اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ (پ۵، النساء:۱۴۲)

آگ کی آنکھیں ...... اور لوہے کے ناخن:

جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سزائیں دیتا ہے، پانچ

Marfat.com

دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں، تین قبر سے نکلتے وقت۔

دنیا میں ملنے والی سزائیں

(1) اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی

(2) اس کے چہرے سے نیک لوگوں کی علامت مٹادی جاتی ہے

(3) اسے اللہ تعالیٰ کسی عمل کا اجر نہیں دیتا

(4) اس کی دعا آسمان کی طرف اٹھائی نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی)

(5) اسے نیک لوگوں کی دعا سے حصہ نہیں ملتا

موت کے وقت پہنچنے والی سزائیں

(1) وہ ذلیل ہو کر مرتا ہے

(2) بھوک کی حالت میں مرتا ہے

(3) پیاسا مرتا ہے اگر چہ دنیا کے تمام سمندروں کا پانی اسے پلایا جائے، اس کی پیاس نہیں بجھتی۔

قبر میں پہنچنے والی سزائیں

(1) اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں آپس میں مل جاتی ہیں

(2) اس کی قبر میں آگ جلائی جاتی ہے وہ صبح وشام انگاروں میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے

(3) اس کی قبر پر ایک اژدھا مقرر کیا جاتا ہے جس کا نام ''شجاع اقرع'' ہے، اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہیں۔ ہر ناخن ایک دن کی مسافت کے برابر لمبا ہے۔ وہ میت کو ڈستا ہے اور کہتا ہے میں ''شجاع اقرع''

Marfat.com

ہوں۔ اس کی آواز سخت آواز والی گرج کی طرح ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے اس بات پر ماروں کہ تو نے صبح کی نماز طلوع آفتاب تک نہ پڑھی اور اس بات پر ماروں کہ تو نے ظہر کی نماز عصر تک مؤخر کی اور اس بات پر ماروں کہ تو نے عصر کی نماز مغرب تک نہ پڑھی اور اس بات پر ماروں کہ تو نے مغرب کی نماز عشاء تک نہ پڑھی اور تجھے اس بات پر ماروں کہ تو نے عشاء کی نماز کو صبح تک مؤخر کیا۔

وہ جب بھی اسے کوئی ضرب مارتا ہے تو وہ زمین میں ستر گز تک دھنس جاتا ہے۔ پس وہ قیامت تک زمین میں عذاب پائے گا۔

میدانِ محشر میں عذاب

(1) حساب کی سختی

(2) رب تعالیٰ کی ناراضگی

(3) جہنم میں داخلہ

(امام محمد بن احمد ذہبی، کتاب الکبائر مترجم، ۴۱ تا ۴۳، مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور، الزواجر عن اقتراف الکبائر مترجم، ۴۴۳ تا ۴۴۵ مطبوعہ: مکتبہ المدینہ کراچی)

ذلت کی سزا...... بندہ رسوا:

حضور سید المبلغین، رحمتہ للعالمین ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔ بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی اگر اس کی نماز درست ہوئی تو وہ نجات، وفلاح پا جائے گا اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ شخص رسوا و برباد ہو جائے گا۔

(جامع ترمذی، باب: الصلوۃ، ص: ۱۶۸۳، الرقم: ۴۱۳)

Marfat.com

درسِ عبرت:

جہنم اللہ عزوجل کے قہر وغضب کا مظہر ہے جس طرح اللہ عزوجل کی رحمتوں اور نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں اور انسانی عقل جس کا اندازہ نہیں لگا سکتی اسی طرح اللہ عزوجل کے قہر وغضب کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف دہ چیز جس کا تصور کیا جائے مثلاً کسی آلے سے زندہ انسان کے ناخن کھینچ لینا...... کسی پر چھریوں، لاٹھیوں سے ضربیں لگانا...... کسی کے اوپر وزن دار گاڑی چلا کر اس کی ہڈیاں چکنا چور کر دینا...... اعضاء کاٹ کر نمک مرچ چھڑکنا...... کسی کے سر کے بال پکڑ کر اس کے کھلے منہ میں بندوق کی گولی چلا دینا...... زندہ کھال ادھیڑنا...... بغیر بے ہوش کیے آپریشن کرنا...... مختلف بیماریوں کی تکالیف مثلاً سر درد، بخار، پیٹ کا درد یا خطرناک بیماریاں مثلاً دل کا درد (ہارٹ اٹیک) سرطان (کینسر)، گردے کی پتھری کا درد، خارش، شدید گھبراہٹ وغیرہ وغیرہ جو بھی امراض یا مصائب وآلام دنیوی جن کا تصور ممکن ہے وہ جہنم کی تکلیفوں کا نہایت ہی معمولی حصہ ہیں۔ الغرض دنیا کی ساری بیماریاں اور مصیبتیں کسی ایک شخص پر جمع ہو جائیں پھر بھی جہنم کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

نماز میں سستی کرنے والوں کی مذمت:

آج مسلمان فرائض دینیہ سے غافل اور لاپرواہ ہو چکے ہیں...... وہ صبح سے لے کر شام تک بازاروں میں کاروبار کریں گے...... کھیتوں میں مشقت کریں گے...... چودہ چودہ گھنٹے سر پر ٹوکری اٹھائیں گے اور کوئی تھکن محسوس نہ کریں گے لیکن اگر اسی اثناء میں نماز کا وقت آ جائے اور اللہ تعالیٰ کا منادی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہہ کر پکارے تو فوراً اعضاء شکنی شروع ہو جائے گی...... تھکاوٹ سے چور چور ہو جائیں گے...... ہم نے اپنے خاکروبوں کو عین جاڑے کے موسم میں

Marfat.com

سحری کے وقت گلی کوچوں میں پابندی سے جھاڑو دیتے دیکھا ہے نہ اس وقت انہیں نیند ستاتی ہے اور نہ سردی راستہ روک کر کھڑی ہوتی ہے لیکن یہ توفیق کہ قبولیت کی ان سہانی گھڑیوں میں وضو کر کے اپنے رب کی جناب میں سجدہ کرلیں توبہ توبہ! یہ ان سے نہیں ہو سکے گا۔ یہ زحمت وہ گوارا نہیں کر سکیں گے۔ (الا ماشاء اللہ) اس کی یہی اور صرف یہی وجہ ہے کہ مسلمان نماز کو ایک بوجھ سمجھتے ہیں۔ اگر وہ اس حقیقت کو ذہن نشین کرلیں کہ نماز سے رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں...... ابر کرم برستا ہے...... مصیبتوں کے سیلاب کے سامنے بند بندھ جاتا ہے تو یقیناً وہ ایسا نہ کریں جو کرتے ہیں۔

(ضیاء القرآن، ۳/ ۱۴۷)

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۝

(ترجمہ) تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (پ۳۰، الماعون: ۵۔۴)

حضور نبی کریم رءوف رحیم ﷺ نے اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہوں گے جو نمازوں کو ان کا وقت گزار کر پڑھا کرتے ہوں گے۔''

(کتاب الکبائر (اردو) ص:۱۹۰ مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور)

ویل کیا ہے؟

ویل سے مراد عذاب کی شدت ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ جہنم میں

Marfat.com

ایک وادی ہے اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈال دیئے جائیں تو اس کی گرمی کی شدت سے پگھل جائیں، یہ ان لوگوں کا ٹھکانا ہوگی جو نماز کو ہلکا جانتے ہیں یا وقت گزار کر پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر لیں اور اپنی کوتاہیوں پر نادم ہوں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر (مترجم) ص: ۴۳۶، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

ترکِ نماز کا وبال

یاد رکھو! نماز گر چھوڑی
قبر میں پاؤ گے سزا اٹھو!

بے نمازی پھنسے گا محشر میں
ہو گا ناراض کبریا اٹھو!

وادیِ غی میں جانا پڑے گا
وبال ہے ترکِ نماز کا بڑا اٹھو!

....

جس طرح نماز انسان کو نیکی وسعادت کی انتہائی بلندیوں پر پہنچاتی ہے۔ اسی طرح اس کا ترک بھی انتہائی پستی وذلت میں لے جاتا ہے۔ جو مسلمان، مسلمان ہو کر نماز نہیں پڑھتا وہ خدا کا باغی اور نفس وشیطان کا دوست ہے۔ اگر سچ پوچھو تو تارکِ صلوٰۃ کا خدا تعالیٰ پر صحیح ایمان نہیں ہے ورنہ یہ ناممکن ہے کہ ایک مسلمان خدا پر ایمان لائے اور پھر اس کے حکم کی تعمیل سے انحراف کر لے۔

الغرض مسلمان، مسلمان ہو کر اور بندہ، بندہ ہو کر نماز اور بندگی کے متعلق کوئی عذر اور مجبوری (Subjection) پیش نہیں کر سکتا۔ اس کا کوئی عذر ہرگز قابل سماعت نہیں جو مسلمان نماز نہیں پڑھتا وہ خدا کا بہت بڑا نافرمان ہے۔

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے قلب تاریک ہو گئے ہیں۔ ان میں احساسِ فرض باقی نہیں رہا۔ خوفِ خدا ان میں ذرا بھی نہیں رہا۔ ہم نے اپنی زندگی کو خود وبال جان بنا رکھا ہے۔ ہم ذلیل و پسماندہ ہیں۔ مفلس و قلاش ہیں۔ منتشر اور متفرق ہیں اور دنیا کی دوسری قوموں کے سامنے عاجزانہ گھٹنے ٹیکے ہوئے ہیں۔ اس کا واحد سبب یہ ہے کہ ہم اسلامی فرائض کی بجا آوری سے آزاد ہیں۔ ہم نے خدا کو اور اس کی عبادت کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اس کے سامنے سر جھکانا ترک کر دیا ہے پھر ہم دین و دنیا میں کیونکر فلاح یاب ہو سکتے ہیں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۝

(ترجمہ) تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

(پ ۱۶، مریم: ۵۹)

عرفِ عام میں نماز کے ضائع کرنے کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ نماز کا انکار، نماز کو اپنے وقت مقررہ سے مؤخر کر دینا، نماز کے حقوق وارکان پورے طور پر ادا نہ کرنا، نماز ادا کرنے کے بعد غیبت، جھوٹ، چغلی وغیرہ سے اس کا ثواب ضائع کر دینا۔

(احکام القرآن، ۶/۵۳ بحوالہ الجامع لاحکام القرآن، ۱۱/۱۱۲، تفسیر کبیر، ۲۱/۲۳۵)

غی دوزخ کی گرم ترین وادی ہے۔ یہ وادی جہنم کے نچلے طبقے میں ہوگی۔ جہنم کی آگ اگر ٹھنڈی پڑنے لگے تو یہ وادی اس کو دوبارہ گرم کر دے گی۔

Marfat.com

کافر اور نافرمان اس وادی میں گرائے جائیں گے۔

(احکام القرآن، ۶/ ۵۳ بحوالہ الجامع لاحکام، ۱۱/ ۱۲۶، تفسیر جلالین، ۳/ ۴۲)

آیت کریمہ کا مفہوم:

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد ان کی امتوں سے ناخلف ان کے جانشین ہوئے۔ انہوں نے اپنے انبیاء کرام کا راستہ چھوڑ دیا۔ نمازوں کو ضائع کرنے لگے اور بری خواہشات میں منہمک ہو گئے۔ اسی طرح امت مرحومہ میں قرب قیامت وہ لوگ کثرت سے ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کر دیں گے اور بری خواہشات میں مشغول ہوں گے۔ ان سب کا ٹھکانہ دوزخ کا سب سے گرم ترین اور گہرا ترین جنگل (وادی) ہو گا۔ ان برے اعمال سے بندۂ مومن کا بچنا فرض ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام جو ہر لحظہ جلال خداوندی سے ترساں اور لرزاں رہتے اور آنکھیں اشک افشاں رہتیں لیکن ان کے بعد بعض جانشین ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے اسلاف کرام کے طریقہ کو بالکل فراموش کر دیا۔ مستحبات و مندوبات کی پابندی تو کجا نماز وزکوٰۃ جیسے فرائض کو بھی انہوں نے پس پشت ڈال دیا۔ یا تو سرے سے ان کی فرضیت کے ہی قائل نہ رہے، یا فرضیت کا اقرار تو کیا لیکن انہیں ادا کرنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ یا انہیں ادا تو کیا لیکن ان کے آداب وشرائط کو نظر انداز کر دیا اور ارشادات الٰہی کی بجا آوری کی جگہ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی میں لگ گئے۔ وہ یاد رکھیں انہیں اپنے کیے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

ان لوگوں کو جانے دیجیے جو گزر گئے اور جن کے اعمال کے متعلق ہم سے محاسبہ نہیں ہو گا۔ ذرا اپنے اردگرد نگاہ ڈالئے بڑے بڑے اولیاء کاملین کی اولاد

Marfat.com

دین سے کس قدر دور اور احکامِ شریعت کی پابندی سے کس طرح آزاد ہے۔ یہ روح فرسا منظر دیکھ کر حساس دل تڑپ اٹھتا ہے اور آنکھیں خون کے آنسو بہاتی ہیں۔ جن کے آباؤ اجداد کی ساری عمریں اطاعت خدا اور اطاعت رسول میں گزریں جن کی راتیں جلال خداوندی سے کانپتے ہوئے گزری تھیں، جن کا ایک قدم بھی جادۂ شریعت سے ہٹا ہوا نہ تھا۔ جن کا علم، جن کا عرفان، جن کا اثر ورسوخ اور جن کی دولت محض احیائے دین حنیف کے لئے وقف تھی۔ جن کی کتاب زندگی کا ہر ورق روحانیت کے انوار سے منور تھا۔ ان کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرنے والے فسق وفجور کی رنگینیوں میں کھو کر رہ گئے ہیں۔ اطاعت وانقیاد کی راہ چھوڑ کر انہوں نے سرکشی اور نافرمانی کا راستہ کیوں اختیار کر لیا ہے۔ وہ اس آیت طیبہ میں غور کیوں نہیں کرتے؟

(ضیاء القرآن، ۳/۹۰)

سلف صالحین اور ہم:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

کہاں ہیں رب کے منکر؟ کہاں جو بے نمازی تھے
مٹ گئے سارے عبرت کا نشان ہو کر

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ
تو کیوں ہے غافل؟ حضرت انسان ہو کر

نماز نور ہے اس نور سے کر روشن جبیں اپنی
پھر اس جہاں میں تو چمکے گا مثلِ شمسِ جہاں ہو کر

....

Marfat.com

وہ دن کو روزہ رکھتے تھے ہم کھاتے پیتے رہتے ہیں
وہ راتوں کو سجدہ کرتے رہتے تھے ہم فلمیں دیکھتے رہتے ہیں
وہ راتوں کو تسبیح وتہلیل کرتے رہتے تھے ہم رب کو بھلا کر اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہیں
ان کا دل رب کو منانے میں لگتا تھا ہمارا دل گانا گانے میں لگتا ہے
ان میں ایک دوسرے کے لئے محبت تھی ہمارے اندر ایک دوسرے لئے نفرت ہے۔

کیا یہ حقیقت نہیں؟

جو خلوص ان میں تھا وہ ہم میں نہیں
جو یک رنگی ان میں تھی وہ ہم میں نہیں
جو رواداری ان میں تھی وہ ہم میں نہیں
جو انصاف پسندی ان میں تھی وہ ہم میں نہیں
جو رعایا پروری ان میں تھی وہ ہم میں نہیں
جو ایفائے عہد ان میں تھا وہ ہم میں نہیں
جو رحم دلی ان میں تھی وہ ہم میں نہیں
جو راست بازی ان میں تھی وہ ہم میں نہیں
نماز سے جو محبت ان میں تھی وہ ہم میں نہیں

وہ اذان سن کر کاروبار چھوڑ دیتے تھے...... دنیا سے منہ موڑ لیتے تھے...... دنیاوی مشاغل سے تعلق توڑ لیتے تھے...... اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑ لیتے تھے۔ اگر کوئی پیشے کے لحاظ سے لوہاروں کا کام کرتا ہے...... ہتھوڑا اس نے اٹھایا ہوا ہے۔ اذان ہو گئی تو ضرب لگانے کی بجائے ہتھوڑے کو وہیں چھوڑ دیتا ہے۔

Marfat.com

اگر کوئی کسان ہے تو — کھیتی باڑی وہیں چھوڑ دیتا ہے
اگر کوئی دکاندار ہے تو — دکانداری وہیں چھوڑ دیتا ہے
اگر کوئی تاجر ہے تو — تجارت کو وہیں چھوڑ دیتا ہے
اگر کوئی درزی ہے تو — کپڑے کو وہیں چھوڑ دیتا ہے
اگر کوئی پڑھتا ہے تو — پڑھائی کو وہیں چھوڑ دیتا ہے
اگر کوئی مزدور ہے تو — مزدوری کو وہیں چھوڑ دیتا ہے
اگر کوئی معمار ہے تو — اینٹ کو وہیں چھوڑ دیتا ہے

سنیں اور یاد رکھیں

حرکت ہے تو — بزرگوں کے طریقے میں
برکت ہے تو — بزرگوں کے طریقے میں
چین ہے تو — بزرگوں کے طریقے میں
خدا کی عبادت ہے تو — بزرگوں کے طریقے میں
بندوں سے محبت ہے تو — بزرگوں کے طریقے میں
کامیابی کی ضمانت ہے تو — بزرگوں کے طریقے میں

نماز ضائع کرنے کے ناقابل تلافی نقصانات

بنی اسرائیل کو ہفتے والے دن کاروبار چھوڑ کر عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے عبادت والا دن کاروبار میں لگا دیا۔ تب ان پر عذاب آیا۔ امت محمدیہ میں اللہ نے کسی دن کو عبادت کے لئے مخصوص کرنے کی بجائے روزانہ دن میں پانچ مرتبہ اپنے کاروبار میں سے وقت نکال کر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ بنی اسرائیل سے کہا گیا چھ دن تمہارے ایک دن ہمارا ہم سے کہا گیا چوبیس گھنٹوں میں سے چند منٹ

Marfat.com

ہمارے باقی سارا وقت تمہارا۔

افسوس! کہ آج ہم مسلمانوں کی غالب اکثریت اسرائیلی راستے پر گامزن ہے۔ہم نے بھی عبادت سے منہ موڑ کر چوبیس گھنٹے اپنی دنیا میں ڈبو دیئے یقیناً ہماری حرکت بھی ان کی طرح عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ہمیں خدا کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

؎ عمر را ضائع مکن در گفتگو
یادِ او کن یاد او کن یاد او

نماز ضائع کرنا دین کو گرانے کے مترادف ہے:

اللہ کے پیارے حبیب، حبیب لبیب ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے:

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

نماز دین کا ستون ہے

فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ

پس جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو گرا دیا۔

(لباب الاحیاء، ص:۵۹، مطبوعہ مکتبہ المدینہ بحوالہ، شعب الایمان، باب: فی الصلوٰت، ۳/۳۹، الرقم: ۲۸۰۷)

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَا اِسْلَامَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کا کوئی اسلام نہیں جو نمازی نہیں۔

(ہدایۃ الامۃ علی منہاج القرآن والسنۃ، ۱/۴۳۳، بحوالہ ابن سعد فی طبقات الکبریٰ، ۶/۱۵۷، المروزی فی تعظیم قدر الصلاۃ ۲/۸۹۷، الرقم: ۹۳۰، ۹۳۱)

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَہُ اللّٰہُ، فَاِذَا ذَھَبَتْ صَلَاۃُ الْمَرْءِ ذَھَبَ دِیْنُہٗ

Marfat.com

امام احمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب انسان کی نماز جاتی رہی تو اس کا دین جاتا رہا۔

(ہدایۃ الامۃ علی منہاج القرآن والسنۃ، ۱/۴۱۳، بحوالہ المروزی ابن القیم فی الصلاۃ: ۳۹)

دنیا میں سجدہ نہ کرنے والے قیامت کو سجدہ نہ کر سکیں گے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝

(ترجمہ) جس دن پردہ اٹھایا جائے گا ایک ساق سے تو ان (نابکاروں) کو سجدہ کی دعوت دی جائے گی۔ تو اس وقت وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں ندامت سے جھکی ہوں گی۔ ان پر ذلت ورسوائی چھا رہی ہوگی حالانکہ انہیں (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا جبکہ وہ صحیح سلامت تھے (اور وہ سجدہ نہ کرتے تھے) (پ۲۹، القلم: ۴۲،۴۳)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

روزِ قیامت جب حالات بڑے تکلیف دہ اور ہولناک ہو جائیں گے...... اور ہر شخص جلالِ خداوندی سے لرزہ براندام ہوگا...... چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی...... دل خوف سے دھڑک رہے ہوں گے...... اس وقت لوگوں کے ایمان یا کفر، خلوص یا نفاق کو آشکارا کرنے کے لئے انہیں حکم دیا جائے گا کہ آؤ سب اپنے رب کو سجدہ کرو جن کے دلوں میں ایمان اور اخلاص ہوگا وہ تو فوراً سر بسجود ہو جائیں گے۔ لیکن کافر اور منافق بہت زور لگائیں گے کہ سجدہ کریں اور

Marfat.com

خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں، لیکن ان کی کمر اکڑ جائے گی...... بڑی کوشش کے باوجود سجدہ نہ کرسکیں گے......اس رسوائی پر آنکھیں جھک جائیں گی۔ سب کے سامنے ان کا کفر ونفاق ظاہر کر دیا جائے گا۔

آج وہ سجدہ سے کیوں محروم ہیں؟ اس کی وجہ بتا دی کہ جب دنیا میں صحیح وسالم تھے۔ انہیں کہا گیا کہ سجدہ کرو لیکن سجدہ کی توفیق نہ ہوئی، اس حکم عدولی کی پاداش میں آج ان سے سجدہ کرنے کی قوت سلب کر لی گئی ہے۔

(تفسیر ضیاء القرآن، ۵/۳۴۰)

بے نمازی کی سزائیں

بے نمازی تیری شامت آئے گی
قبر کی دیوار بس مل جائے گی
توڑ دے گی قبر تیری پسلیاں
دونوں ہاتھوں کی ملیں جو انگلیاں
عمر میں چھوٹی ہے اگر کوئی نماز
جلد ادا کر لے تو آ غفلت سے باز
کر لے توبہ رب عزوجل کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

روزِ قیامت قارون اور ہامان وغیرہ کا ساتھ:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا

Marfat.com

ـم تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً، وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ: جو شخص نماز کی پابندی کر لے گا تو نماز اس کے لئے نور کا سبب ہوگی۔ کمالِ ایمان کی دلیل ہو گی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا۔ اس کے لئے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمالِ ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔

(انوار الحدیث ص ۱۵۹ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی بحوالہ سنن دارمی کتاب الرقائق ۲/۳۹۰، الرقم: ۲۷۲۱، مشکوۃ المصابیح، ۱/۱۲۴، الرقم: ۵۷۸)

"بعض علماء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا: بے نمازی کا حشر ان لوگوں کے ساتھ اس لئے ہوگا کہ اگر اسے اس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارون کے مشابہ ہے لہٰذا اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اگر اس کی حکومت نے اسے غفلت میں ڈالا تو وہ فرعون کے مشابہ ہے لہٰذا اس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا یا اس کی غفلت کا سبب اس کی وزارت ہوگی تو وہ ہامان کے مشابہ ہوا۔ لہٰذا اس کے ساتھ ہوگا یا پھر اس کی تجارت اسے غفلت میں ڈالے گی لہٰذا وہ مکہ کے کافر ابی بن خلف کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔"

(کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعہ فی ترک الصلوۃ، ص ۲۱)

افسوس پہ افسوس کر ضائع گنوائی سب عمر
آخر پڑے اندر سقر اے مومن غافل نہ ہو

Marfat.com

اب تو جھک گئی تیری کمر ضعیف ہو گئی تیری نظر
ہوا نہ تجھ پہ اثر اے مومن غافل نہ ہو

مَا اَدْرٰكَ مَا سَقَرُ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ
لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ اے مومن غافل نہ ہو

قرآن ہے ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ ہیں مُحَمَّدٌ نَذِیْرٌ لِّلْبَشَرِ
ڈر، نصیحت قبول کر اے مومن غافل نہ ہو

ہوش کر اے بے خبر کتنا باقی ہے تیرا سفر
منزل ہے تیری قبر اے مومن غافل نہ ہو

قُمْ، اے ظفر وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اے مومن غافل نہ ہو

یہ بیماریاں اور جھگڑے:

آج ہمارے گھروں میں جھگڑے، بیماریاں نہ جانے کیا کیا الجھنیں ہیں۔ یقین کیجئے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ گھر والے بے نمازی ہیں۔ بے نمازی مسلمان نہایت ہی بدنصیب اور قابل نفرت ہے۔ اس میں اور کافر میں نشانِ امتیاز باقی نہیں رہا جس کو شیطان نے بے نمازی بنا دیا وہ شیطان کی سازشوں کا پوری طرح شکار ہو جاتا ہے۔ اس طرح کہ اسے ہر برے کام میں مزا آنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے برائی کا احساس تک نہیں ہوتا اور اس کی انتہا یہ ہے کہ وہ برائی کو اچھائی یا اپنا کمال سمجھنے لگتا ہے۔

سر کچلنے کی سزا:

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بخاری شریف میں طویل حدیث مروی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے

Marfat.com

بعد فرمایا آج رات میں نے خواب دیکھا (اور نبی کا خواب حق ہے) کہ میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے ارضِ مقدس کی طرف لے گئے۔ ہم نے دورانِ سفر دیکھا کہ ایک آدمی زمین پر لیٹا ہے اور دوسرا آدمی اس کے سر پر ایک بڑا پتھر لئے کھڑا ہے اور اس کے سر پر پتھر دے مارتا ہے اور سر کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور پتھر دور جا گرتا ہے۔ وہ جا کر وہاں سے پتھر واپس لاتا ہے مگر اس کے آنے تک اس آدمی کا سر ٹھیک ہو جاتا ہے وہ دوبارہ پتھر سے اس کا سر توڑ دیتا ہے۔ (اسی طرح اس کا سر بار بار جوڑا اور توڑا جاتا ہے) نبی ﷺ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا یہ آدمی کون ہے تو میرے ساتھیوں نے بتلایا، یہ صبح کی نماز کے لئے نہیں اٹھتا تھا، اسے قیامت تک یہی سزا دی جائے گی۔

(تفسیر بینات القرآن، ۱/۲۳۶ بحوالہ صحیح بخاری، ۱/۱۸۵)

سانپوں کی وادی میں:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے لملم کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اونٹ جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر ۷۰ سال تک اس کے جسم میں جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت گل کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر (مترجم) ص: ۴۴۵، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ کراچی، بحوالہ المرجع السابق ص ۲۶، کتاب الکبائر (مترجم) ص ۴۳، مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور)

کہیں آسمان سے آگ نازل نہ ہو جائے:

دو جہان کے تاجور، سلطانِ بحر و بر ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بنی اسرائیل کی

Marfat.com

ایک عورت نے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''اے اللہ عزوجل کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ بھی کر چکی ہوں، آپ علیہ الصلاۃ والسلام اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ وہ میرا گناہ معاف فرما کر میری توبہ قبول فرما لے۔'' حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس سے دریافت فرمایا: ''تیرا گناہ کیا ہے؟'' تو وہ بولی: ''میں نے زنا کیا ہے پھر اس سے جو بچہ ہوا میں نے اسے قتل کر دیا۔'' اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ''اے بدکار عورت! یہاں سے چلی جا، کہیں آسمان سے آگ نازل نہ ہو جائے اور تیری بدعملی کے سبب ہم بھی اس کی لپیٹ میں نہ آ جائیں۔ وہ عورت شکستہ دل لئے وہاں سے جانے لگی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کی: ''اے موسیٰ علیہ السلام آپ کا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ ''آپ نے اس توبہ کرنے والی عورت کو واپس کیوں لوٹا دیا؟'' کیا آپ نے اس سے بدتر کسی کو نہ پایا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے جبرائیل! اس سے بدتر کون ہوگا؟'' تو انہوں نے عرض کی: ''جو جان بوجھ کر نماز کو ترک کرے۔''

(الزواجر عن اقتراف الکبائر مترجم، ص: ۴۴۵ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی کتاب الکبائر مترجم، ص ۴۴ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

امی! میں نے بھڑکتی آگ دیکھی ہے:

سلف صالحین میں سے کسی بزرگ رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ان کی بہن کا انتقال ہو گیا جب وہ اسے دفنانے لگے تو ان کی پوٹلی جس میں کچھ پونجی جمع تھی قبر میں گر گئی، دفنا کر لوٹنے تک وہ اس سے بے خبر رہے، جب واپس آئے تو انہیں یاد آیا وہ اس کی قبر پر آئے اور لوگوں کے چلے جانے کے بعد اسے کھودنے

Marfat.com

لگے، انہوں نے قبر میں بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو مٹی ڈال کر روتے ہوئے اپنی والدہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی ''اے امی جان! مجھے میری بہن کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا عمل کرتی تھی؟'' والدہ صاحبہ نے کہا! ''تم اس کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''امی جان میں نے اس کی قبر پر دہکتی ہوئی آگ دیکھی ہے۔ یہ سن کر وہ روتے ہوئے بولیں: ''بیٹا! تمہاری بہن نماز میں سستی کرتی تھی اور اسے وقت گزار کر پڑھا کرتی تھی۔''

(محمد بن احمد ذہبی فی کتاب الکبائر (مترجم)، ص: ۴۵/۴۴، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، امام ابن حجر مکی فی الزواجر عن اقتراف الکبائر (مترجم) مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

جو کوئی رب اپنے نوں سجدہ نہ کرے
ڈاہڈا دکھ لعین نوں دوزخ وچ سڑے

جب بے نمازی مان جائیں گے:

جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے، دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو جنتی دوزخیوں سے سوال کریں گے۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ○

(ترجمہ) کس جرم نے تم کو دوزخ میں داخل کیا، وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (پ ۲۹، المدثر: ۴۲۔ ۴۳)

دعوتِ عمل:

صد قابل قدر بھائیو اور بہنو! ذرا سوچیں تو سہی! جب وقت گزار کر پڑھنے کا یہ حال ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔

ابھی سانسوں کی مالا ٹوٹی نہیں کہ واپس آیا نہ جا سکے
ابھی من اتنا آلودہ ہوا نہیں کہ اسے دھویا نہ جا سکے

Marfat.com

ابھی اتنا بڑھاپا آیا نہیں — کہ جھکا نہ جا سکے
ابھی اتنا عذاب آیا نہیں — کہ بچا نہ جا سکے
ابھی رب کریم اتنا ناراض ہوا نہیں — کہ اسے منایا نہ جا سکے
ابھی جنت اتنی دور ہوئی نہیں — کہ اسے پایا نہ جا سکے
ابھی دوزخ میں ہم گرے نہیں — کہ نکالا نہ جا سکے
ابھی گناہوں کے اتنے انبار نہیں — کہ ان کو چھپایا نہ جا سکے

آیئے توبہ کیجئے اور یہ عہد کیجئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عزوجل آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ رب کریم ہمارے گناہوں پر عفو کا قلم پھیر دے گا۔

؎ اک گناہ میرا ماں پیو ویکھے دیوے دیس نکالا
لکھ گناہ میرا مولا ویکھے پردے پاون والا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَاجْعَلْنَا مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۔

❁❁❁❁❁

Marfat.com

شَبِّ نجات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الْمَجْدِ وَالْعُلٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْوَرٰی ۔ شَمْسِ الضُّحٰی ۔ بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی ۔ نُوْرِ الْھُدٰی ۔ کَھْفِ الْوَرٰی ۔ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ ۔ مَنْبَعِ الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ عَالِمِ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

حٰمٓ○ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ○ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

منبع سخاوت، وراہے حدّ تعین سے جس کی برکت
بارونق وبابرکت، بخشش کی وہ رات آئی

Marfat.com

رب تعالیٰ کا جود و عطا، مغفرت اور عفو و کرم
لئے دامن میں رفعت و عظمت، شب برأت آئی

اس رات تجھے مقصود ملے، مطلوب ملے، مسجود ملے
مصروفِ ثناء ہو جا مومن! تیری بخشش کی سوغات آئی

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
ہے یہ جان امانت، کیوں تجھ میں گناہ کی جرأت آئی؟

سب پر رب کا احساں ہوا، قلب ظفرؔ بھی فرحاں ہوا
مخزنِ عنایت، ساتھ نوید مسرت، شب نجات آئی

....

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے...... اس کی مغفرت اور بخشش کے دروازے یوں تو ہر وقت ہر کسی کے لئے کھلے ہوتے ہیں لیکن اس نے اپنے گنہگار بندوں کی لغزشوں اور خطاؤں کی بخشش و مغفرت اور مقربین کو مزید انعامات سے نوازنے کے لئے بہت سے سنہری مواقع (Golden Chances) فراہم فرمائے ہیں ...... جن میں اس کی رحمت و مغفرت اور عطاؤں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا ہے ......اور جن کو وہ قبولیت کی گھڑیوں میں شمار کرتا ہے۔

اللہ کریم کے کرم کا حال یہ ہے کہ جس طرح اس نے سال کے مختلف موسموں کو مختلف فصلوں کے لئے زیادہ کارآمد اور موثر (Effective) بنایا ہے اور ان موسموں میں کاشت کرنے سے فصل تیزی سے اُگتی، لہلہاتی اور بار آور ہوتی ہے...... اسی طرح اس نے بندوں سے اپنے رابطے کے اظہار اور اپنی بے پناہ کرم فرمائی کے لئے ایسے مہینے، ایسے دن اور ایسی راتیں رکھی ہیں جن میں رحمتوں اور برکتوں کا وہ ظہور ہوتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ...... یہ دن اور راتیں سب

Marfat.com

سے زیادہ فضیلت اور برتری والی امت مسلمہ کو عنایت کی گئی ہیں تاکہ بندگانِ خدا ان میں کامل یکسوئی اور توجّہ اِلَی اللّٰہِ سے اپنے اعمال میں اصلاح کرسکیں اور دنیا میں سچے مسلمان کے کردار کی ادائیگی کے لئے تجدید عہد کر کے خدائے تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوسکیں ...... ان راتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی بخشش کے لئے خاص کردیا تاکہ انسان ان اوقات میں اہتمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر توبہ کرسکیں۔

شعبان المعظم کی ۱۵ ویں رات بھی انہی راتوں میں سے ایک رات ہے۔ جسے ''شب برأت'' کہتے ہیں ...... اس رات میں تمام بھلائیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں...... آسمان سے برکتیں اتاری جاتی ہیں ...... گنہگار بخشش پاتے ہیں...... رحیم اللہ اپنے بندوں پر رحمتوں کا نزول فرماتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆
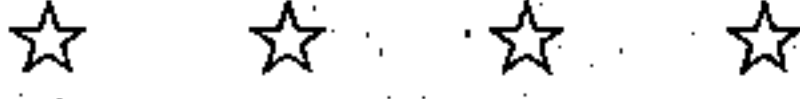
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝

(ترجمہ) حامیم ۝ اس واضح کتاب کی قسم! ۝ بے شک ہم نے اس کتاب کو برکت والی رات میں نازل فرمایا، بے شک ہم عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔ اس رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (پ ۲۵ الدخان: ۱ تا ۴)

بہت ساری چیزیں بابرکت ہیں:

بہت ساری چیزیں بابرکت ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ...... حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا ...... تلاوتِ قرآن کرنا ...... نعت پڑھنا ...... اللہ تعالیٰ کی را

Marfat.com

میں جہاد کرنا ...... صدقہ وخیرات کرنا ...... غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا ...... روزہ افطار کرانا ...... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ...... کسی کی حاجت پوری کرنا ...... خندہ پیشانی سے پیش آنا ...... تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ...... سچ بولنا ...... ایفائے عہد کرنا الغرض بے شمار ایسے امور ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے انسان کو خالق کائنات کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

زیتون کا درخت مبارک ہے:

اللہ تعالیٰ نے زیتون کے درخت کو مبارک قرار دیا ہے،

ارشاد ربانی ہے:

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ

(ترجمہ) زیتون کا مبارک درخت۔ (پ ۱۸، النور: ۳۵)

بارش کا پانی مبارک ہے:

اللہ تعالیٰ نے بارش کے پانی کو بھی مبارک قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

(ترجمہ) اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا۔ (پ ۲۶، ق: ۹)

اللہ کا گھر مبارک ہے:

اللہ رب العزت نے خانہ کعبہ کو برکت والا گھر قرار دیا،

فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ۝

Marfat.com

(ترجمہ) بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے (مرکز) ہدایت ہے۔ (پ۴، آل عمران:۹۶)

قرآنِ کریم مبارک ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی بے شمار صفات اور خوبیاں بیان فرمائی ہیں۔ قرآن کی ایک صفت اس کا مبارک ہونا بھی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ

(ترجمہ) اور یہ (وہ) کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، بابرکت ہے، جو کتابیں اس سے پہلے تھیں ان کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے۔ (پ۸، الانعام:۹۲)

شب برأت مبارک ہے:

جس رات کو اللہ کریم عزوجل نے ''لیلۃ مبارکۃ'' فرمایا اس رات کے متعلق سرکار دو عالم ﷺ کا فرمانِ مقدس ہے۔

''بے شک اللہ عزوجل نصف شعبان کی شب کو آسمان دنیا کی طرف (اپنی شان کے مطابق) نازل ہوتا ہے اور قبیلہ قلب کی بکریوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(سنن ترمذی، الرقم:۷۳۹، مسند احمد، ۶/ ۲۳۸، سنن ابن ماجہ، الرقم:۱۳۸۹)

مبارک نام رکھنے کی وجہ:

شب برأت کا نام مبارک اس واسطے رکھا گیا ہے کہ اس رات میں لوگوں پر

Marfat.com

رحمت، برکت، خیر، درگزر اور بخشش نازل ہوتی ہے۔

(غنیۃ الطالبین (اردو) ص: ۳۷۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

یہ مبارک رات عطا فرمانے میں حکمت:

پروردگار عالم کے کروڑوں احسان کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا امتی اور غلام پیدا فرمایا اور اپنے فضل وکرم سے بے حد برکتوں اور رحمتوں سے نوازا۔

انبیاء سابقین کی تاریخ بتاتی ہے کہ کٹھن (Critical) صبر آزما اور غیر معمولی کام کے پیش نظر انہیں طویل عمریں عطا کی گئیں تا کہ وہ خلوص پیہم، جدوجہد، صبر واستقلال کے ساتھ اپنا مشن (Mission) جاری رکھ سکیں۔ سابقہ امتوں کے مقابلے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کو بہت کم عمریں دی گئیں۔ سرکارِ دو جہاں ﷺ کی امت کی اوسط عمر کم تھی۔ انبیاء کرام والا کام مشکل اور صبر آزما تھا۔ پروردگار عالم اپنے محبوب ﷺ کی امت پر اس قدر مہربان اور شفیق ہے کہ اس نے کم عرصہ میں زیادہ سے زیادہ اجر وثواب دینے کے لئے بعض نادر مواقع، مناسب اوقات اور پسندیدہ شب وروز عطا کر رکھے ہیں جن سے استفادہ کر کے مکی ومدنی آقا ﷺ کے غلام اور بالخصوص گنہگار اس کی بے پایاں رحمتوں، برکتوں اور نوازشوں سے اپنا دامن بھر سکتے ہیں۔ انہی متبرک شب وروز میں سے شعبان کی پندرھویں شب بھی ہے جسے ''شب برأت'' کہتے ہیں۔

اے گنہگارو! یہ رات تمہاری ہے:

بے سہارو تم بھی اٹھو! گنہگارو تم بھی چلو یہ رات تمہاری ہے

ہر رات ہی شب برأت ہے جو یادِ خدا میں گزاری ہے

دنیا تو یہ فانی ہے چند سانسوں کا تو مالک ہے
کس بات پہ تم کو تکبر ہے کس چیز کی تم کو خماری ہے
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ تو بھول گیا
افسوس! کہ عیش وعشرت میں زندگی تو نے اجاڑی ہے

....

ربِ کائنات نے دیکھا کہ کاملین اور واصلین، شب بیدار اولیاء اللہ میدان لے گئے۔ ان عطاؤں اور نوازشوں سے گنہگاروں نے کچھ نہیں لیا۔ وہ مغفرت کی صدائیں دیتا رہا، یہ پڑے سوتے رہے...... وہ ابر کرم برساتا رہا اور یہ محو خواب رہے...... ان پر غفلت حاوی ہے، اس کی رحمت غالب ہے...... تبھی تو غلبہ رحمت نے اس بات کا تقاضا کیا کہ سال کی راتوں میں ایک رات ایسی بھی رکھی جائے جس میں پچھلے پہر کی قید نہ ہو...... غروبِ آفتاب سے لے کر سپیدۂ سحر تک تمام شب...... ربّ کائنات آسمانِ دنیا سے بخشش لٹاتا رہے، تاکہ بندوں پر اس کے کرم کی حجت تمام ہو جائے...... رحمت کی معراج ہو جائے...... اور یہ بتا دیا جائے کہ اے تن آسان، سہل کوش اور غافل بندو!

اگر تم ہمارے لئے انتہائے شب میں نہیں اٹھ سکتے تو نہ سہی ہم تمہارے لئے ابتدائے شب میں آ جاتے ہیں مگر تم ہماری مغفرت کی طرف آؤ تو سہی۔ اے خوابِ غفلت میں پڑے رہنے والے گنہگارو!

تمہیں مبارک ہو، یہ رات تمہاری ہے۔

نیکوکاروں کے لئے تو ہر رات ہی شب برأت ہوتی ہے مگر اے خطا کارو! شعبان کی یہ پندرہویں شب تمہاری رات ہے۔ اٹھو اے غافلو! کہ اس رات میں تمہیں بشارت ہے۔ دوڑو اے عاصیو! کہ آج سرِ شام سے مغفرت کی ندا جاری

Marfat.com

ہے۔ منا لو اپنے رب کو یہ موقع (Chance) ہے، لوٹ لو! اس رات کی عطائیں اور نوازشیں تمہاری ہیں۔

؎ مومنو! آج گنج سخا لوٹ لو لوٹ لو اے مریضو شفا لوٹ لو

عاصیو! رحمت مصطفیٰ ﷺ لوٹ لو باب رحمت کھلا آج کی رات ہے

مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو دردِ دل اور حسن نظر مانگ لو

سبز گنبد کے سائے میں گھر مانگ لو مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

ربِ کائنات کی صدائیں:

عموماً پیاسے چل کر پانی کے پاس پہنچتے ہیں لیکن کبھی پانی موج پر آئے تو وہ خود پیاسوں کے پاس جا پہنچتا ہے۔ اللہ کریم نے ایسا کرم کیا کہ وہ مینائے عفو و کرم لے کر خود تشنگانِ مغفرت کی طرف متوجہ ہوا انہیں بلا کر تکلیف میں نہیں ڈالا۔ ساقی مغفرت نے بخشش کے جام رات کے سناٹوں میں پیش کئے۔ جب تاریکی اور سکوت ہوتا ہے۔ کوئی دوسرا نہیں ہوتا تاکہ جب اس کے شیشہ دل سے گناہوں کی سیاہی دھلنے لگے تو رات کے اندھیروں میں کسی کو نظر نہ آسکے اور اس کی خودی مجروح اور اس کی ذات رسوا نہ ہو۔

گنہگاروں کو بخشنے کے لئے وہ ہر رات آوازیں دیتا ہے۔ هَلْ مِنْ تَآئِبٍ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ ہے کوئی مانگنے والا؟ بدبخت اور غافل لوگ ان آوازوں پر توجہ نہیں دیتے لیکن "اَلَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ" کا لقب پانے والے...... رکوع و سجود میں راتیں گزارنے والے...... ہر رات کو اٹھتے ہیں، مراد پا کر شاد کام ہوتے ہیں...... اور رحمت و مغفرت سے جھولیاں بھر لیتے ہیں۔

؎ رحمت کا ہے دروازہ کھلا مانگ ارے مانگ

دیتا ہے کرم ان کا صدا مانگ ارے مانگ

Marfat.com

بھر جائے گا کشکول مرادوں سے تیرا بھی
بن کر میرے آقا کا گدا مانگ ارے مانگ

فرشتوں کی صدائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماہِ شعبان کی وسط رات میں حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایئے کیونکہ یہ برکت کی رات ہے میں نے پوچھا اس میں کیسی برکت ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس رات اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور ان سب لوگوں کو بخش دیتا ہے جو اس کا شریک نہیں بناتے ہیں مگر درج ذیل لوگوں کو نہیں بخشتا۔

(۱) ساحر

(۲) کاہن

(۳) ہمیشہ شراب پینے والا

(۴) سود خور

(۵) اور زنا پر اصرار کرنے والا۔ جب تک کہ یہ توبہ نہ کریں۔ تب تک ان کی بخشش نہیں ہوتی۔

رات کا چوتھا حصہ گزر گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر بلند کیجئے۔ میں نے سر اوپر اٹھایا جونہی میں نے نگاہ کی، دیکھتا کیا ہوں کہ بہشت کے سب دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

(۱) پہلے دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا یہ پکار رہا ہے کہ

طُوْبیٰ لِمَنْ یَّرْکَعُ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ

[illegible] رات میں [illegible] کرتا ہے اس کو خوشخبری ہو۔

Marfat.com

(2) دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ یہ کہہ رہا ہے کہ
طُوْبٰی لِمَنْ یَّسْجُدُ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ
جو آدمی اس رات میں سجدہ کرتا ہے اس کو خوشخبری ہو۔
(3) تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے کہ
طُوْبٰی لِلذّٰاکِرِیْنَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ
جو لوگ اس رات میں ذکر کرتے ہیں ان کو خوشخبری ہو۔
(4) چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ یہ ندا دے رہا ہے کہ
طُوْبٰی لِمَنْ دَعَا رَبَّهٗ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ
جو آدمی اس رات میں اپنے رب سے دعا کرتا ہے اس کو خوشخبری ہو۔
(5) پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ یہ آواز دے رہا ہے کہ
طُوْبٰی لِمَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ
جو آدمی اس رات خدا کے خوف سے روتا ہے اس کو خوشخبری ہو۔
(6) چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ یہ کہہ رہا ہے کہ
طُوْبٰی لِمَنْ عَمِلَ خَیْرًا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ
جو آدمی اس رات میں نیک عمل کرتا ہے اس کو خوشخبری ہو۔
(7) ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ یہ پکار رہا ہے کہ
طُوْبٰی لِمَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ
جو آدمی اس رات میں قرآن مجید پڑھتا ہے اس کو خوشخبری ہو۔
(8) آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ یہ کہہ رہا ہے کہ
هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَیُعْطٰی سُؤَالَهٗ؟
ہے کوئی سوال کرنے والا؟ (اگر ہے تو وہ سوال کرلے) اس کا سوال

Marfat.com

پورا کیا جائے گا۔

هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهٗ؟

ہے کوئی بخشش کی درخواست کرنے والا؟ (اگر خدا کے ہاں بخشش کی درخواست کرلے) تو وہ بخش دیا جائے گا۔

میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرئیل علیہ السلام یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ پہلی رات سے صبح ہونے تک کھلے رہیں گے اور بعد میں فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہٗ اس رات میں دوزخ کی آگ سے اس قدر اپنے بندوں کو نجات دیتا ہے جس قدر قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔

(غنیۃ الطالبین (اردو) ص: ۳۷۵ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

شب برأت ...... بخشش و مغفرت کی رات:

اس رات میں تجھ کو مقصود ملے، مطلوب ملے مسجود ملے
مصروفِ ثناء ہو جا مومن! تیری بخشش کی سوغات آئی

شب برأت میں اللہ عزوجل بخشش و مغفرت کے دروازے کھول دیتا ہے ...... توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی ہے ...... بخشش طلب کرنے والوں کو بخش دیا جاتا ہے ...... مغفرت طلب کرنے والوں کو معاف کر دیا جاتا ہے ...... رحمت طلب کرنے والوں کو رحمت دی جاتی ہے۔

کثرتِ مغفرت پر آیاتِ قرآنیہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

Marfat.com

الرَّحِیۡمُ ۝

(ترجمہ) آپ کہیے! اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو، بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا، بے شک وہ بہت معاف کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا ہے۔ (پ۲۴، الزمر: ۵۳)

کیسی بندہ پروری ہے! کتنے پیارے اور ایمان افروز انداز سے رحیم و کریم مالک نے اپنے بندوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

اگر تم سے معصیت سرزد ہو گئی ہے یا تم اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے ہو تو یہ ایسا داغ نہیں جو دھویا نہ جا سکے، ایک دو گناہوں کی بات نہیں اگر تم گناہوں کے سمندر بھی لے کر آئے تو وہ معاف کر دے گا۔ کرمِ خداوندی کے بحرِ بے کراں کے سامنے ایک دل کی سیاہی کی کیا حقیقت ہے، پوری کائنات کی سیاہی بھی ہو تو ڈھل جائے گی تم آؤ تو سہی، دیکھو آغوشِ رحمت تمہیں لینے کے لئے کس طرح بے تاب ہے۔

دوسرا ارشادِ ربانی پڑھئے اور اس کے کرم کی خوشبو! اپنے سینے میں بسائیے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ

(ترجمہ) لوگو! دوڑو! اپنے رب کے عفو و کرم کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی پہنائی میں زمین و آسمان سما سکتے ہیں۔

(پ۴، آل عمران: ۱۳۳)

ایک اور جگہ یہ ارشاد فرمایا:

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

(ترجمہ) اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے۔ اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی جزا ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور (نیک) عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا صلہ ہے۔ (پ۴، آل عمران: ۱۳۵-۱۳۶)

امید رحمت سے بخشش ہوگئی:

حضرت سیدنا محمد بن نافع رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''ابونواس علیہ رحمتہ اللہ الرزاق میرے قریبی دوست تھے۔ ہم ایک ہی علاقے میں رہا کرتے تھے۔ پھر وہ دوسرے شہر چلے گئے اور آخری عمر تک ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔ ایک دن اطلاع ملی کہ ابونواس رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ میں بہت زیادہ پریشان ہوگیا۔ اسی حالت میں مجھے اونگھ آگئی۔ میں نے ابونواس رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا تو پکار کر کہا: ''ابونواس؟'' انہوں نے کہا: ''یہاں کنیت نہیں'' میں نے کہا: ''آپ حسن بن ہانی ہیں؟'' کہا: ''ہاں'' میں نے پوچھا: ''ما فعل اللہ بک'' (یعنی اللہ عزوجل

Marfat.com

نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کہا: اللہ عزوجل نے میرے ان چند اشعار کی وجہ سے مجھے بخش دیا جو میں نے اپنی موت سے کچھ دیر قبل کہے تھے۔"

حضرت سیدنا محمد بن نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "پھر میری آنکھ کھل گئی، میں فوراً ان کے گھر پہنچا، جب اہل خانہ نے مجھے دیکھا تو ان کا غم تازہ ہو گیا اور وہ بلک بلک کر رونے لگے میں نے انہیں تسلی دی اور پوچھا: "کیا میرے بھائی ابونواس رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال سے قبل کچھ اشعار لکھے تھے؟" انہوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ موت سے قبل انہوں نے قلم، دوات اور ورق منگوائے تھے۔ میں نے کہا: مجھے ان کی خوابگاہ (یعنی آرام کے کمرہ) میں جانے کی اجازت دو تا کہ ان اوراق کو ڈھونڈ سکوں۔ گھر والوں نے مجھے ان کی خواب گاہ تک پہنچایا۔ میں نے تکیہ ہٹا کر دیکھا تو وہاں کوئی چیز نہ ملی پھر دوبارہ تکیہ ہٹایا تو وہاں ایک پرچہ ملا جس پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

یَا رَبِّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِیْ کَثْرَۃً
فَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ عَفْوَکَ اَعْظَمُ

ترجمہ: اے میرے مالک ومولا عزوجل! بے شک میرے گناہ بے شمار ہو گئے مگر میں جانتا ہوں کہ تیرا عفو وکرم سب سے بڑھ کر ہے۔

اِنْ کَانَ لَا یَرْجُوْکَ اِلَّا مُحْسِنٌ
فَمَنِ الَّذِیْ یَدْعُوْ وَیَرْجُو الْمُجْرِمُ

ترجمہ: اگر نیک لوگ ہی تجھ سے امید رکھ سکتے ہیں تو پھر مجرم کسے پکاریں؟ اور کس سے امید رکھیں؟

اَدْعُوْکَ رَبِّ کَمَا اَمَرْتَ تَضَرُّعًا
فَاِذَا رَدَدْتَّ یَدِیْ فَمَنْ ذَا یَرْحَمُ

Marfat.com

ترجمہ: اے میرے مولا عزوجل! میں تیرے حکم کے مطابق گریہ وزاری کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں اگر تو نے مجھے خالی ہاتھ لوٹا دیا تو پھر کون رحم کرے گا؟

(ابن جوزی، عیون الحکایات جلد دوم صفحہ ۳۶ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ربّ کریم کو سزا دینے کا شوق نہیں ذرا غور تو کیجئے

رحمت کا ذکر پہلے کرتا ہے عذاب کا بعد میں

شفقت کا ذکر پہلے کرتا ہے غضب کا بعد میں

جنت کا ذکر پہلے کرتا ہے دوزخ کا بعد میں

عزت کا ذکر پہلے کرتا ہے ذلت کا بعد میں

معافی کا ذکر پہلے کرتا ہے پکڑ کا بعد میں

مغفرت کا ذکر پہلے کرتا ہے سزا کا بعد میں

ارشادِ باری تعالیٰ سنیے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجئے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ۝

(ترجمہ) بے شک آپ کا رب لوگوں کے ظلم کے باوجود بھی ان کی مغفرت کرنے والا ہے اور بے شک آپ کا رب سخت سزا دینے والا بھی ہے۔ (پ۱۲، الرعد:۶)

رحمت ربی کا بحر بیکراں:

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا

جے ایک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاندا میرا

Marfat.com

رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سکا کر ہریا
بوٹا آس امید میری دا کر دے میوے بھریا

ربّ کائنات کا فرمانِ رحمت نشان ہے۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ط فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ o اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

(ترجمہ) اور میری رحمت ہر چیز پر محیط ہے۔ سو میں عنقریب اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں۔ اور وہی لوگ ہی ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ (پ۹، الاعراف:۱۵۶)

دعوتِ عمل:

انسان کی حالت کچھ اس قسم کی ہے کہ وہ نیکی کی طرف جھجکتا ہوا جاتا ہے اور برائی کے کاموں میں ہمیشہ سرگرم رہتا ہے جو کہ سراسر خسارہ ہے۔ گنہگارو! آخرت کی نعمتیں، لذتیں اور راحتیں حاصل کرنے اور دنیاوی آفتیں دور کرنے کا سنہری موقع (Golden Chance) آ گیا ہے۔ کامل ہمت کے ساتھ خدا کی طرف رجوع کرو...... اپنے روٹھے ہوئے خدا کو منا لو...... اپنے ٹوٹے ہوئے تعلق (Relation) کو استوار کر لو...... اپنی روحوں اور دلوں کو صاف کر لو...... اپنے نامہ ہائے اعمال غفلت کو توبہ واستغفار کے پانی سے دھو لو...... دل ودماغ کی تاریکی کو دور کر لو...... اعمال وافکار کے صحیح راستے پر گامزن ہو جاؤ...... صدائے حق سے اپنی روحوں کو بیدار کر لو...... فسق وفجور سے نجات پانا چاہتے ہو تو میدانِ

Marfat.com

عمل میں اترو...... اطاعت وعبادت اور توبہ واستغفار میں مشغول ہو جاؤ...... مغفرتِ الٰہی کے موتیوں سے اپنے دامن بھرلو...... اپنے اعمال کا حساب کرو...... سابقہ عصیاں شعاریوں سے توبہ کرکے آئندہ کے لئے مضبوط عزم کرو...... مصمم ارادہ کرو...... کہ خداوند قدوس کی نافرمانیوں سے بالکل دور رہو گے اور گناہوں سے دل ودماغ کو ناپاک نہیں کرو گے...... تقویٰ اختیار کرو گے...... اور رسول کریم ﷺ کی اتباع کرتے رہو گے۔

ہر ''ذی حکمت'' امر کی تقسیم:

ارشاد ربانی ہے۔

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝

(ترجمہ) اس رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

(پ ۲۵، الدخان: ۴)

یہ مبارک رات شب میزانیہ بھی ہے۔ گزشتہ برس کے جملہ امور آسمانوں کی طرف پہنچائے جاتے ہیں اور آئندہ سال کے تمام امورِ زندگی مثلاً

خوشی	غمی
شادی	اولاد
تندرستی	بیماری
زندگی	موت
ترقی	تنزلی
تنگی	فراخی
عزت	ذلت
سعادت	شقاوت

Marfat.com

حج وعمرہ اور اچھے برے حالات وواقعات کے احکامات کا نقشہ مرتب ہو کر فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

بجٹ اور فیصلوں کی رات:

ابو الضحیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو معاملات کے فیصلے فرماتا ہے اور لیلۃ القدر میں ان فیصلوں کو ان کے اصحاب کے سپرد کر دیتا ہے۔

(تبیان القرآن، ۱۰/۷۴۴ بحوالہ معالم التنزیل، ۴/۷۴)

لمحہ فکریہ:

اس شب میں ہماری ہمہ جہت زندگی کے تمام شعبوں کے فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں اور ہم دین سے ناشناسی ...... ایمان کی کمزوری ...... ہندو معاشرت کی اثر پذیری ...... اور مغرب زدگی کی وجہ سے آتش بازی ...... فلم بینی ...... چراغاں ...... فضول گپ شپ ...... اور رنگ برنگے کھانوں کے پکانے میں اپنا قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ مزید جدید الیکٹرانک میڈیا نے ڈش اور کیبل کے ذریعے بے حیائی اور فحاشی پھیلا رکھی ہے۔ ان کے ذریعے متعارف ہونے والے کلچر (Culture) نے ہماری نسل کو اس حد تک گمراہ کر دیا ہے ...... کہ انہیں شب برأت اور شب قدر کا کوئی علم نہیں۔ نیو ایئر نائٹ (New Year Night) جیسی کوئی رات وہ بھولتے بھی نہیں ...... ہمیں ایسے موقعوں پر خدائی رضا کے حصول کے لئے حتی الوسع کوشش کرنی چاہئے اور اپنے آپ کو راست رو بنانے کی مقدور بھر سعی کرنی چاہئے۔

چونکہ یہ شب نجات ہے اس لئے ہمیں اپنی یہ ساری رات نفلی عبادت، استغفار، تلاوتِ قرآن مجید، تسبیح وتہلیل، درود وسلام اور دعا وگریہ میں گزارنی

Marfat.com

چاہئے نہ کہ آتش بازی اور غفلت میں۔

؎ نبی کی یہ شب ہے امینِ فضلِ خدا
اسے فضول رسومات میں نہ کھو دینا

؎ نبی کی یہ شب ہے عبادتوں کے لئے
اسے قبیح روایات میں نہ کھو دینا

بیٹھا زندوں میں...... شمار مردوں میں:

عثمان بن محمد بن المغیرہ الاخنس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں منقطع ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے اور اس کا نام مردوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔

(تبیان القرآن ۱۰/ ۷۴۴ بحوالہ جامع البیان، الرقم: ۲۴۰۰۹، کنز العمال، ۱۵/ ۶۹۴، الرقم: ۴۲۷۸۰ شعب الایمان، الرقم: ۳۸۳۹)

قبر تیار...... بندہ غفلت کا شکار:

؎ تیرا کوچ اے بے خبر ہونے کو ہے
کب تلک غفلت! سحر ہونے کو ہے

اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ ہے قرآن میں
عمر فنا ہونے کو ہے تا حشر قبر سونے کو ہے

بہت سے لوگ کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں...... مگر ان کے کفن دھوئے جا رہے ہوتے ہیں

☆ بہت سے لوگ خوشیوں میں مشغول ہوتے ہیں......
مگر ان کی قبریں کھودی جاتی ہیں

☆ بہت سے لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں......
مگر عنقریب وہ ہلاک ہونے والے ہوتے ہیں

☆ بہت سے لوگ شاندار محل بنا رہے ہوتے ہیں......
مگر ان کے مالک خاک میں بسیرا کرنے والے ہیں

☆ بہت سے لوگ ثواب کے امیدوار ہوتے ہیں......
مگر ان پر عذاب نازل ہوتا ہے

☆ بہت سے لوگ خوشخبری کی امید رکھتے ہیں......
مگر ان کو نقصان پہنچتا ہے

☆ بہت سے لوگ بہشت کے امیدوار ہوتے ہیں......
مگر ان کو دوزخ نصیب ہوتی ہے

☆ بہت سے لوگ وصل کی امید رکھتے ہیں......
مگر ان کو جدائی نصیب ہوتی ہے

☆ بہت سے لوگ بادشاہت کی امید رکھتے ہیں......
مگر ان کو ہلاکت نصیب ہوتی ہے

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ جب یومِ نصف شعبان میں اپنے گھر سے باہر نکلا کرتے تھے تو آپ کا چہرہ پژمردہ نظر آتا تھا۔ لوگوں نے اس کا باعث دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میری مصیبت اس کی مصیبت سے کم نہیں جس کی کشتی ٹوٹ جائے اور آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنے گناہوں کے مواخذہ پر یقین ہے اور اپنی نیکیوں سے ڈرنے والا ہوں، میں نہیں جانتا کہ میرے عمل قبول ہوں گے یا رد کیے جائیں گے۔

(غنیۃ الطالبین (اردو) ص: ۳۷۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

Marfat.com

دعوتِ فکر و عمل:

اس غیر معمولی اہمیت کی حامل رات میں فضولیات میں گم رہنا اور خدا کی رحمت کے بحر متلاطم سے بہرہ مند نہ ہونا سوائے بدبختی (Adversity) کے اور کیا ہے؟ آج حال یہ ہے کہ مسلمانوں کی بادشاہت گئی ...... عزت گئی ...... دولت گئی ...... وقار گیا ...... پیار گیا ...... کیوں؟ صرف ایک وجہ سے کہ ہم نے شریعت مصطفیٰ کی پیروی چھوڑ دی ...... ہماری زندگی اسلامی نہ رہی ...... ہمیں خدا کا خوف ...... نبی کی شرم ...... آخرت کا ڈر نہ رہا ...... یہ تمام نحوستیں اسی لئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہماری مسجدیں ویران ...... ہمارے گھر ویران ...... مسلمانوں سے سینمے آباد ...... ہندوانی رسموں سے معاشرہ برباد ...... دن بدن ہو رہے ہیں کنگال ...... ہماری عزتیں پامال ...... ہاں، آئے دن اک نیا زوال ...... کاش آجائے ہمیں توبہ کا خیال۔

آیئے! اپنا مکمل (Complete) محاسبہ کریں اور اگر کسی بھی مجرمانہ فعل کے مرتکب ہو رہے ہیں تو اس بابرکت شب میں اپنے کریم رب سے معافی مانگ لیں، کیونکہ یہ عبادت و ریاضت کی رات ہے ...... توبہ و استغفار کی رات ہے ...... مغفرت کی بشارت کی رات ہے ...... آج امن و عافیت کی دولتیں لٹائی جا رہی ہیں ...... دریائے کرم جوش میں ہے ...... خوش نصیب ہے جو ہوش میں ہے ...... فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ۔ دوڑو اللہ کی طرف ...... ورنہ بڑے بدبختوں میں شمار ہو کر ہمیشہ گھاٹے میں رہو گے۔

Marfat.com

؎ تیرے اسلاف کی شان ہے یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا
کیوں دور سجدوں سے یہ تیری جبیں ہے
اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ایمان ہے تیرا
علم میں یہ تیرے ہے کیوں عمل میں نہیں ہے

کیا یہ اندازِ مسلمانی ہے؟

اگر ہم اپنے گناہوں، اپنی خطاؤں، نافرمانیوں اور حکم عدولیوں پر ایک نگاہ ڈالیں تو ہم اس حقیقت کو کس طرح نظر انداز (Reject) کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو انسانوں پر حد درجہ مہربان ہے، ہماری بڑی سے بڑی خطا سے بھی درگزر کرتا ہے۔ ہماری بڑی سے بڑی نافرمانی کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔

یہ جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی کہ یہ برکتوں والی رات ہے اور اس رات میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کی معافی مانگنی چاہئے۔ ہمیں قبر کے عذاب اور دوزخ کی آگ سے محفوظ (Safe) رہنے کے لئے توبہ واستغفار اور عبادت کرنی چاہئے۔

مگر آج کل کے مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ آگ سے چھٹکارہ حاصل کرنے کی بجائے خود پیسے خرچ کر کے اپنے لئے آگ کا سامان کرتے ہیں۔ آتش بازی کر کے اس مقدس رات کا تقدس پامال کرتے ہیں۔

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''آتش بازی نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکے۔''

افسوس! آتش بازی کی ناپاک رسم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جا رہی

Marfat.com

ہے۔ مسلمانوں کا کروڑ ہا روپیہ ہر سال آتش بازی کی نذر ہو جاتا ہے اور آئے دن یہ خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ آتش بازی سے اتنے گھر جل گئے اور اتنے آدمی جل کر مر گئے۔ وغیرہ وغیرہ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے پھر یہ کام اللہ عزوجل کی نافرمانی بھی ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی فرماتے ہیں "آتش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔"

(مفتی احمد یار خان نعیمی، اسلامی زندگی: ۷۶ مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ کراچی)

اللہ کریم ہمیں ان قبیح حرکات اور بری رسومات سے محفوظ فرمائے۔

❁❁❁❁❁

اٰمِیْن بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

❁❁❁❁❁

Marfat.com
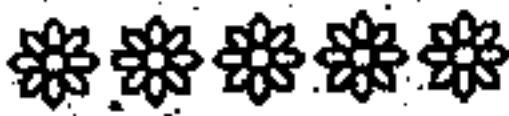
حُسنِ عمل اور گلشنِ جنت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَكْشِفُ الشَّدَآئِدَ اِلَّا هُوَ ○ وَلَا یَدْفَعُ الْمَكَآئِدَ اِلَّا هُوَ ○ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا هُوَ ○ وَلَا یُنَوِّرُ الْقَلْبَ اِلَّا هُوَ ○ لَا حَافِظَ اِلَّا هُوَ ○ وَلَا نَاصِرَ اِلَّا هُوَ ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ○

بَلَغَ الْعُلٰی بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں کون جلوہ نما آج کی رات ہے

Marfat.com

عرش پر دھوم ہے فرش پر دھوم ہے، ہے وہ بدبخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے ہم پہ لطف خدا آج کی رات ہے
مومنو! آج گنج سخا لوٹ لو لوٹ لو اے مریضو شفا لوٹ لو
عاصیو! رحمت مصطفیٰ ﷺ لوٹ لو بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے
ابر رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے آسمان سے ملائک ہیں آئے ہوئے
خود محمد ﷺ ہیں تشریف لائے ہوئے کس قدر جان فزا آج کی رات ہے
مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو دردِ دل اور حسن نظر مانگ لو
سبز گنبد کے سائے میں گھر مانگ لو مانگنے کا مزا آج کی رات ہے
وقت لائے خدا کہ مدینے چلیں لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کی منزل کی طرف سفینے چلیں میری صائمؔ دعا آج کی رات ہے

....

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان کو عقل وفہم ...... اعتبار واختیار کی جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کا تقاضا ہے کہ وہ اپنی جبین نیاز اسی ذات کے سامنے جھکائے جس نے اسے پیدا فرمایا اور اپنے گوناگوں احسانات سے اسے مالا مال کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اس لئے نہیں کہ اسے ان کے سجدوں کی ضرورت ہے۔ ان کی طاعتوں کی حاجت ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں! اس میں انسان ہی کا فائدہ ہے۔ اگر وہ اللہ کے حضور سر نیاز جھکائیں گے تو ان کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہو جائیں گی ...... حیوانی اور شیطانی ہتھکنڈوں سے ان کو چھٹکارا مل جائے گا ...... ان کا عقابِ ہمت ایسی بلندیوں پر پرکشا ہوگا جہاں فرشتوں کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے محروم رہتے ہیں۔ ساری عمر ان کا

Marfat.com

قدم حیوانی زندگی کے دائرہ سے ہی باہر نہیں نکلتا۔ انہیں انسانی عظمتوں اور اس کی صلاحیتوں کی بیکرانیوں کا علم ہی نہیں ہوتا۔ حیوانی زندگی کی لذتوں میں ہی وہ مگن رہتے ہیں اور اپنی اصلاح کے زریں مواقع کو ضائع کر دیتے ہیں۔

صنعت و حرفت...... علم و ہنر...... رزق و معیشت کی خاطر اتنے کریم خالق و مالک اور رازق و محافظ اللہ کو بھلا دینے والے اے انسان! کبھی سوچا تو نے؟

رزق دینے والا خود اللہ تعالیٰ ہے...... وہی قوت والا اور مضبوط ہے...... وہ کسی کا دست نگر نہیں...... ہر چیز اپنے وجود اور اپنی بقا میں اس کے جود و کرم کی محتاج ہے...... ہمیں عدم سے وجود دیا...... ہم کچھ نہ تھے، اللہ نے بنایا...... سب سے اچھا بنایا...... بولنا، چلنا سکھایا...... زمین کو ہمارے لئے بچھونا بنایا...... جب آنکھ کھلی تو اللہ کا دستر خوان تیار ہے...... چراغ روشنی دے رہا ہے...... زمین غلے دے رہی ہے...... سردیوں اور گرمیوں کے پھل الگ الگ دے رہا ہے...... پانی کو برسایا...... دریاؤں، سمندروں کو جاری کر دیا...... شہروں کو آباد کر دیا...... کہیں زیتون اور کھجور کے درخت بہار دے رہے ہیں...... کہیں شاداب اور گھنے باغات ہیں...... اللہ تعالیٰ کے کروڑ ہا احسانات ہیں انسان پر۔ وہ اپنے کو بھی دیتا ہے، پرائے کو بھی دیتا ہے...... ماننے والے کو بھی دیتا ہے، نہ ماننے والے کو بھی دیتا ہے۔ ایسے سخی رب، ایسے عظیم محسن سے غافل رہنا، اس کی اطاعت و عبادت نہ کرنا، بہت بڑی زیادتی، بہت بڑی ہلاکت اور بہت بڑا ظلم ہے۔

ویسے تو تمام دن اور راتیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔ لیل و نہار کے اکثر اوقات میں کثرت سے اس منعم حقیقی کا ذکر و شکر کرتے رہنا چاہئے۔ تھوڑے وقت میں زیادہ عطا فرمانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض دن اور راتوں کو خاص کر دیا ہے جن میں ایک شب برات بھی ہے۔

Marfat.com

شب برأت میں کئے جانے والے

اعمال کا چارٹ

ویسے تو بڑے سارے اعمال ہیں جو شب برأت میں کرنے چاہئیں۔
بالخصوص چند اعمال درج ذیل ہیں:

(۱) ''توبہ کرنا''

؎ کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
ورنہ قبر میں سزا ہو گی کڑی
صبح دیکھ لے تو شام کا انتظار نہ کر
تیری زندگی چند لمحے تیری زندگی اک گھڑی

اے روز وشب معصیت میں گزارنے والو!
اے وفا کا دم بھر کر پھر اسے بھلانے والو!
اے طرح طرح کی نافرمانیاں کرنے والو!
ذرا اپنی سانسوں کا شمار تو کرو
ذرا رب کریم کا فرمان اور قرآن کی پکار تو سنو!
قرآن کہہ رہا ہے:

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

(ترجمہ) کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کو یاد کرنے کے لئے موم ہو جائیں۔ (پ ۲۷، الحدید: ۱۶)

Marfat.com

توبہ کے فضائل وفوائد

گناہ نیکیوں میں تبدیل:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝

(ترجمہ) مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے تو اللہ ایسے لوگوں کے (گزشتہ) گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۹، الفرقان: ۷۰)

اللہ تو رب ہے...... کریم ہے...... غفور ہے...... رحیم ہے...... سچی توبہ کرنے والوں کو اپنی رحمت کے سائے میں لے لیتا ہے...... ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے...... ان کے دلوں کو اپنے نور سے منور کر دیتا ہے...... نیک اعمال کرنے پر بخشش کی سوغات عطا کرتا ہے۔

فوز وفلاح کے لئے اجتماعی توبہ ضروری ہے:

خالق کائنات کا فرمان مقدس ہے:

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

(ترجمہ) اور مسلمانو! تم سب اللہ سے توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

(پ ۱۸، النور: ۳۱)

امام غزالی علیہ الرحمتہ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت نقل کرتے ہیں: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ایک سخت قحط پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ بارش کے لئے دعا کرنے نکلے مگر بارش نہ برسی، پھر

آپ علیہ السلام تین دن باہر دعا کے لئے جاتے رہے اور بارش نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی دعا قبول نہیں کروں گا۔ کیونکہ تم میں ایک چغل خور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے اس شخص کے متعلق بتا تاکہ میں اس کو نکال دوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں چغلی کھانے سے منع کرتا ہوں تو خود یہ کام کیسے کروں؟ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام لوگوں کی توجہ اس طرف دلائی کہ وہ چغل خوری سے توبہ کریں۔ جب سب نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کی بارش سے سرفراز فرمایا۔

(غزالی، کیمیائے سعادت: ۱۹۷)

امام رازی فرماتے ہیں کہ مقاتل نے کہا: حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے بہت طویل عرصہ تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی۔ اس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش کو روک لیا اور چالیس سال تک ان کی عورتیں بانجھ ہو گئیں۔ ان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی پھر اس سزا کے تدارک کے لئے انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف رجوع کیا۔ تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے شرک اور کفر پر اپنے رب سے توبہ کرو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو، تمہارا رب تمہارے اوپر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

(تبیان القرآن، ۱۲/ ۲۵۰)

درسِ عبرت:

جب کسی چیز کی قلت پیدا ہو جائے...... قحط سالی آجائے...... اشیاء میں بے برکتی نظر آنے لگے...... جب سکون برباد ہونے لگے...... اخلاقی قدریں کھونے لگیں...... تمدن بحران میں گھرنے لگے...... اور اُمت بکھرنے لگے...... حالات ٹھوکریں مارنے لگیں...... نفس گناہوں پر ابھارنے لگے تو قوم کو سمجھ جانا چاہیے کہ

Marfat.com

ہمیں اجتماعی توبہ کی ضرورت ہے...... اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونے کی ضرورت ہے۔

آج کون سی پریشانی ہے جو ہم پر مسلط نہیں۔

دن دہاڑے ڈاکے ہو رہے ہیں...... عصمتیں لٹ رہی ہیں...... نفس پرستی کا بازار گرم ہے...... رشوت کی بھرمار ہے...... عزت و مال محفوظ نہیں...... فحاشی، فیشن اور عیاشی، عادت بن چکی ہے...... امیر، امیر سے امیر تر ہوتے جا رہے ہیں...... مسائل گھمبیر سے گھمبیر تر ہوتے جا رہے ہیں۔

ان حالات میں اللہ رب العزت سے معافی مانگ کر ہی فلاح دارین حاصل کی جا سکتی ہے۔

(۲) ''استغفار کرنا''

انسان کو چاہئے کہ وہ اس رات کثرت سے استغفار کرے...... صدقِ دل، خلوص دل اور شرمندگی کے ساتھ اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی اور بخشش مانگے...... اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سامنے گریہ وزاری کرے...... گڑگڑائے اور ندامت کے آنسو بہائے...... اپنے گناہوں کی معافی اور بخشش کے سلسلے میں خلوصِ نیت اور پشیمانی سے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کرے۔

ارشاد رب العزت ہے۔

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ

(ترجمہ) اور اللہ سے معافی مانگو۔ (پ ۲۹، المزمل: ۲۰)

شیطان کو منہ توڑ جواب:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

Marfat.com

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابلیس نے اپنے رب عزوجل سے کہا: تیری عزت اور جلال کی قسم! میں بنو آدم کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسموں میں روحیں ہیں، تب اس کے رب نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے۔

(مسند احمد، ۳/ ۲۹،۴۱،۷۶، مسند ابو یعلی، الرقم: ۱۳۹۹۔۱۲۷۳)

استغفار کی برکات

بخشش کی ضمانت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو استغفار کی توفیق دی گئی۔ وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوگا کیونکہ

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ط اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۝

(ترجمہ) تم اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے۔

(پ ۲۹، نوح: ۱۰) (تبیان القرآن، ۱۲/ ۲۵۰)

سارے مسائل کا ایک ہی حل:

الربیع بن صبیح بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے قحط کی شکایت کی۔ اس سے حضرت حسن نے فرمایا: اللہ سے استغفار کرو، پھر دوسرا شخص آیا، اس نے ان سے فقر کی شکایت کی، حضرت حسن نے اس سے بھی فرمایا: اللہ سے استغفار کرو، پھر ایک اور شخص آیا، اس نے آپ سے کہا: آپ اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ وہ مجھے بیٹا عطا فرمائے۔ آپ نے اس سے بھی

Marfat.com

فرمایا: تم اللہ سے استغفار کرو، پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے شکایت کی کہ میرے باغات خشک ہو گئے ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی فرمایا: تم اللہ سے استغفار کرو، ہم نے آپ سے کہا: آپ کے پاس مختلف لوگ مختلف شکایات لے کر آئے اور آپ نے سب کو استغفار کرنے کا حکم دیا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کی، میں نے قرآن مجید کی ان آیات سے استدلال کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○

(ترجمہ) جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: تم اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے، وہ تم پر موسلا دھار بارش نازل فرمائے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لئے باغات اگائے گا اور تمہارے لئے دریا بہائے گا۔ (پ۲۹، نوح:۱۲۔۱۰)

انسان چاہتا ہے کہ آخرت کے اجر و ثواب کے علاوہ اس کو دنیا میں بھی آرام اور راحت نصیب ہو، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو، تم کو معافی بھی ملے گی اور دنیا کی راحت بھی نصیب ہو گی۔ استغفار کرنے سے بارش ہو گی، مال و دولت اور اولاد میں اضافہ ہو گا، کھیتوں اور باغات کی پیداوار میں اضافہ ہو گا اور تمہارے لئے دریا رواں دواں ہو جائیں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کی تمام بنیادی اور اصولی نعمتیں استغفار کرنے سے

Marfat.com

حاصل ہوتی ہیں۔ سو ہمیں چاہئے کہ ہم بہ کثرت استغفار کیا کریں تا کہ ہماری ہر حاجت پوری ہو، اسی لئے ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ بارش کی طلب میں اصل چیز اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا ہے اور نمازِ استسقاء سنت لازمہ ہے، سنت مشروعہ ہے۔ یعنی یہ نماز بھی پڑھنی چاہئے لیکن اصل چیز اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا ہے۔ (تبیان القرآن،۱۲/۲۵۱)

(۳) "ذکرِ الٰہی"

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

ذکر واذکار کی محافل مقدسہ میں شرکت کرنے اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ذکر پاک کرنے سے مغفرت اور بخشش حاصل ہوتی ہے۔

اللہ کا ذکر کرو — جو اپنی شان میں بے مثال ہے
اللہ کا ذکر کرو — جو اپنی حکومت میں بے مثال ہے
اللہ کا ذکر کرو — جو اپنی طاقت میں بے مثال ہے
اللہ کا ذکر کرو — جو اپنے خزانوں میں بے مثال ہے
اللہ کا ذکر کرو — جو اپنی بلندیوں میں بے مثال ہے
اللہ کا ذکر کرو — جو اپنے حسن و جمال میں بے مثال ہے

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

(ترجمہ) اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ۲۸، الجمعہ:۱۰)

مومنو یاد رکھو!

Marfat.com

فلاح ہے تو ذکر خدا میں
بقا ہے تو ذکر خدا میں
رب کی رضا ہے تو ذکر خدا میں
جنت کا پتہ ہے تو ذکر خدا میں
خود خدا ہے تو ذکر خدا میں

یادِ الٰہی کے ثمرات ونتائج

جب یادِ خدا میں دنیا سے گیا کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی

وقت نزع زبانِ ظفر پہ کلمہ جاری تھا
مومن کیسے مرتا ہے؟ میری موت دنیا کو بتا آئی

وہ بے نیاز...... اس محتاج کو یاد کرتا ہے:

خداوند قدوس فرماتا ہے:

فَاذْكُرُونِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۝

(ترجمہ) سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (پ۲، البقرہ:۱۵۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: سو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔
تم میرے امرونہی کو یاد کرو
میں تم کو اس عمل کی جزا سے یاد کروں گا
تم مجھے عبادت اور اطاعت سے یاد کرو
میں تم کو ثواب سے یاد کروں گا

Marfat.com

تم راحت میں مجھ کو عبادت اور دعا سے یاد کرو

میں مصیبت میں تم کو عطا اور نعمت سے یاد کروں گا

تم مجھ کو سوال سے یاد کرو

میں تم کو عطا سے یاد کروں گا

تم مجھ کو توبہ سے یاد کرو

میں تم کو عفو و کرم سے یاد کروں گا

تم مجھے دنیا میں یاد کرو

میں تم کو آخرت میں یاد کروں گا

حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے۔

ذِکْرُ اللہِ اِیَّاکُمْ اَکْبَرُ مِنْ ذِکْرِکُمْ اِیَّاہُ

اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا، تمہارے ذکر الٰہی سے بہتر ہے۔

(احکام القرآن ۷/۴۹۹ بحوالہ مسند فردوس دیلمی، ۴/۱۶۵)

اور جب وہ رحیم تمہارا ذکر فرمائے گا تو اس کا درجہ تمہارے ذکر خدا سے کہیں بڑا ہے۔

کیونکہ تمہارا ذکر کرنا فانی ہے

اس کا یاد فرمانا باقی ہے

تمہارا ذکر کرنا علل واغراض پر مبنی ہے

جبکہ اس کا تمہیں یاد فرمانا محض اس کا کرم ہے

تمہارا اسے یاد کرنا مغفرت طلب کرنے کے لئے ہے

جبکہ اس کا تمہیں یاد فرمانا عطا کرنے کے لئے ہے

تمہارا اسے یاد کرنا ثواب طلب کرنے کے لئے ہے

Marfat.com

جبکہ اس کا تمہیں یاد فرمانا جزا عطا فرمانے کے لئے ہے

تمہارا اسے یاد کرنا مخلوق کا ذکر ہے

جبکہ اس کا تمہیں یاد فرمانا خالق کا ذکر ہے

بہر صورت اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد فرمانا تمہاری طاعات وعبادات بلکہ تمہاری نماز سے بھی افضل ہے۔

(احکام القرآن، ۷/۴۹۹، بحوالہ تفسیر ابن کثیر، ۳/۴۱۵، تفسیر خازن، ۳/۴۵۳)

زندگی میں جنت کی سیر:

کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے...... سب سے اعلیٰ، سب سے برتر رب کا ذکر کرنے سے دنیا میں بھی رحمتوں کی برسات ہوتی ہے...... اور آخرت میں بھی جنت کے باغیچے نصیب ہوں گے۔

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رُک جاتے ہیں، لہٰذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں) لہٰذا تم صبح وشام اللہ کا ذکر کرو اور خود کو اس کی یاد دلاتے رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام ومرتبہ دیکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ دیکھے کہ اس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا کیا مقام ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔''

(مسند ابو یعلی، ۳/۳۹۰، الرقم: ۱۸۶۵، المستدرک، ۱/۶۷۱، ۶۷۲، الرقم: ۱۸۲۰، شعب الایمان: ۱/۳۹۸، الرقم: ۵۲۸)

Marfat.com

(۴) ''تلاوتِ قرآن کریم''

اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو یہ شرف بخشا ہے کہ انسانوں کی پیدائش سے ایک ہزار سال پہلے اللہ نے خود اس کو پڑھا۔ سورۃ طٰہٰ اور یٰسین کی تلاوت فرمائی تو فرشتوں نے کہا کتنی مبارک ہے وہ قوم، جس پر یہ قرآن اترے گا...... کتنی مبارک ہیں وہ زبانیں جو اس کو پڑھیں گی...... کتنے مبارک ہیں وہ سینے جو اس کو اپنے اندر محفوظ کریں گے۔

ارشاد خداوندی ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ

(ترجمہ) سو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا (ہی) اس (قرآن) سے پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو قرضِ حسن دیا کرو اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے تو اللہ کے حضور بہتر اور اجر میں بزرگ تر پاؤ گے۔ (پ۲۹، المزمل:۲۰)

دنیا اور اس کی وسعتیں...... دریا اور ان کی گہرائی...... صحرا اور ان کی چوڑائی...... پہاڑ اور ان کی بلندیاں...... یہ آسمان اور اس کی بلندیاں...... قلیل ہیں۔ اور نماز، زکوٰۃ، قرض حسنہ اور تلاوتِ قرآن کا اجر عظیم ہے۔

تلاوتِ قرآن کریم کا اجر و ثواب

تلاوتِ قرآن باعث ہدایت ہے — تلاوت قرآن باعث عزت ہے

تلاوت قرآن باعث برکت ہے — تلاوت قرآن باعث رفعت ہے

Marfat.com

تلاوتِ قرآن باعث رحمت ہے　　تلاوتِ قرآن باعث قدر و منزلت ہے
تلاوتِ قرآن باعث مغفرت ہے　　تلاوتِ قرآن باعث دخولِ جنت ہے
تلاوتِ قرآن باعث عنایت ہے　　تلاوتِ قرآن باعث شفاعت ہے

قرآن کریم شفاعت کرے گا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ: اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے روز بندۂ مومن کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے اللہ! دن کے وقت میں نے اس کو کھانے اور شہوت سے روکے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے رات کو اسے جگائے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما، پس دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔

(مسند احمد بن حنبل، ۲/۱۷۴، الرقم: ۶۶۲۶، مستدرک حاکم، ۱/ ۷۴۰، الرقم: ۲۰۳۶، شعب الایمان، ۲/ ۳۴۶، الرقم: ۱۹۹۴)

جنت کے حلے نصیب ہوں گے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن کہے گا، اے رب! اس کو

Marfat.com

مزین کر، تب اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے رب! اس کو اور مزین کر، تو اس کو عزت کے حلے پہنائے جائیں گے، پھر قرآن کہے گا: اے رب! اس سے راضی ہو جا! تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس شخص سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجوں میں) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں اس کو نیکی دی جائے گی۔

(تبیان القرآن، ۱/۵۱ بحوالہ جامع ترمذی، ۱۳۳ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

(۵) ''سرور کونین کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ''

جو درود پڑھتا ہے — اس کو مشکلات سے چھٹکارا ملتا ہے۔
جو درود پڑھتا ہے — اس کو جنت کا نظارا ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے — اس کو بخشش کا اشارا ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے — اس کو رحمت کا سائبان ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے — اس کو ہر گھڑی سکون واطمینان ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے — اس کو خود رب رحمٰن ملتا ہے

ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم (علیہ السلام) پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

خالق کائنات کا حکم ہے، کہ تم میرے محبوب ﷺ پر درود پڑھو...... (اس کی برکات سے تمہارے ایمان کو تازگی ملے گی...... تمہاری روح کو بالیدگی ملے گی

Marfat.com

......آنکھوں کو نور ملے گا...... دل کو سرور ملے گا...... جب تم درود پاک پڑھو گے تو شانِ رسالت ﷺ کے جلوے نکھر کر تمہارے سامنے آئیں گے۔)

درود وسلام کی برکتیں

رنج والم سے نجات:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ پر بہت درود پڑھتا ہوں۔ میں اپنی دعاؤں میں سے آپ پر درود کتنا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو، میں نے عرض کیا، میں اپنی دعاؤں میں سے چوتھائی حصہ آپ پر درود پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر تم زیادہ کرو تو بہتر ہے، میں نے عرض کیا نصف حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور تم زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے کہا دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر تم زیادہ کرو تو بہتر ہے! میں نے عرض کیا میں اپنی تمام دعاؤں میں آپ پر درود شریف پڑھوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری مہم کے لئے کافی ہے اور تمہارا گناہ بخش دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی، الرقم: ۲۴۵۷، المستدرک ۲/۵۱۳، مسند احمد، ۵/۱۳۶)

فائدے ہی فائدے:

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فائدے ہیں۔ حدیث پاک سنئے اور اپنے دلوں کو ایمان کے نور سے منور کیجئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ

Marfat.com

لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

(سنن نسائی، کتاب: السہو، ۴/ ۵۰، الرقم: ۱۲۹۷، سنن الکبری، ۱/ ۳۸۵، الرقم: ۱۲۲۰/ ۱۰۹۴، مسند احمد بن حنبل، ۳/ ۱۰۲، الرقم: ۱۲۰۱۷، المستدرک حاکم، ۱/ ۷۳۵، الرقم: ۲۰۱۸)

(۶) صدقہ وخیرات کرنا

ہر صاحب نصاب کو چاہئے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالے اور صدقہ وخیرات کرے...... غریب...... مسکین...... مفلس...... محتاج...... تنگ دست...... یتیم...... بیوہ...... اپاہج...... مفلوک الحال اور نادار لوگوں کی مالی اعانت کرے تاکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اجر عظیم کا مستحق ٹھہرے۔

خالقِ ارض وسمٰوٰت کا فرمانِ مقدس ہے۔

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ط

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ (پ ۳، البقرۃ: ۲۷۶)

صدقہ کے فوائد اور برکتیں

تم مہربان ہو اہل زمیں پر
خدا مہربان ہو گا عرشِ بریں پر

جو آیا بانٹ دیا پھر خدا نے اور دیا
نہ زبان پر "نہیں" آیا نہ بل آیا جبیں پر

Marfat.com

مخلوقِ خدا کو عطا کرنا...... سائلین کو خالی نہ لوٹانا...... اللہ کریم کی صفت ہے ...... حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرنا...... اور مسکراتے جانا...... پیشانی پہ بل نہ لانا اور لوٹاتے جانا غمخوار آقا ﷺ کی سنت ہے۔

صدقہ سے گناہ مٹتے ہیں:

ارشادِ خداوندی ہے۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَیُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ

(ترجمہ) اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو وہ (بھی) اچھا ہے (کہ دوسروں کو رغبت ہو) اگر تم پوشیدہ طور پر فقیروں کو پہنچاؤ تو وہ تمہارے لئے (اور) بھی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ (اس خیرات کے باعث) دور فرمادے گا۔ (پ۳، البقرۃ:۲۷۱)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ کوتاہیوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے آگ پانی کو۔

(سنن ترمذی، ۱/ ۴۴۷، الرقم: ۶۱۶)

قبر کی گرمی سے حفاظت:

زمین کے اوپر ہوں تو گرمی سے دم گھٹنے لگتا ہے۔

جی گھبرانے لگتا ہے...... پسینہ آنے لگتا ہے...... لیکن یہاں تو بندوبست کر لیا جاتا ہے...... کہیں پنکھے...... کہیں اے سی...... کہیں ہوا کے لئے بارگاہِ ایزدی میں دعائیں...... لیکن قبر کی گرمی، جہاں نہ درختوں کی ہوا پہنچے گی نہ پنکھوں کی ہوا، نہ کھڑکیاں نہ دروازے،

Marfat.com

الامان والحفیظ!

فاضل بریلوی امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صدقہ دینے والے احادیث کی روشنی میں درج ذیل فوائد حاصل کریں گے۔

عمریں زیادہ ہوں گی	آپس میں محبت بڑھے گی
خیر و برکت پائیں گے	رحمت الٰہی نصیب ہوگی
شکستہ حالی دور ہوگی	ان کے شہر آباد ہوں گے
مددِ الٰہی شاملِ ہوگی	ان کے بگڑے کام سنور جائیں گے
ملائکہ ان پر درود بھیجیں گے	غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر پائیں گے

(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۵۲)

(۷) قضا نمازوں کی ادائیگی

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ نمازوں کی انتہائی حفاظت فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر کسی کی جماعت فوت ہو جاتی تو وہ رونے لگتے تھے۔ نماز قضا کرنا تو دور کی بات نماز قضا کرنے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہئے۔ اگر خدانخواستہ کوئی نماز غلطی سے قضا ہو بھی جائے تو کوشش کریں کہ اسے جلدی سے جلدی پڑھ لیا جائے کیونکہ نماز قضا کرنے والوں کے لئے شدید سزا ہے۔

سرکارِ دو جہان رحمت عالمیان ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سرہانے ایک شخص پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتھر سے اس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا: سبحان اللہ عزوجل! یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی، آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظر

Marfat.com

دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی، کہ پہلا شخص جو آپ ﷺ نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا۔ اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا عادی تھا۔ اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔ (صحیح بخاری، ۲/۱۰۴۴)

شب برأت اور دیگر شب ہائے مقدسہ میں نفلی عبادت کرنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ مستحسن اور مستحب ہے، تاہم جس کی کچھ فرض نمازیں چھوٹی ہوئی ہیں وہ ان مقدس راتوں میں اپنی قضاء نمازوں کا حساب کر کے تمام کاموں سے مقدم ان نمازوں کی قضا کر لے اور کم از کم درجہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے ساتھ ایک قضا نماز پڑھے اور اس کی نیت یوں کرے: میں آخری نمازِ فجر کی نیت کرتا ہوں جس کو میں نے ادا نہیں کیا۔ پھر اسی طرح آخری ظہر اور آخری عصر وغیرہ کی نیت کرے۔ ہر روز وتر کی بھی قضا کرے اور جب بھی اس کو عبادت کرنے کا موقع ملے زیادہ سے زیادہ فرض نمازوں کی قضا کرے۔

(تبیان القرآن، ۱۰/۷۶۰)

اللہ کریم دو بندوں پر بہت خوش ہوتا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر بڑا خوش ہے: ایک وہ شخص جو نرم وگرم بستر اور محبوب بیوی اور دیگر اہل خانہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو نرم وگرم بستر اور محبوب بیوی اور دیگر اہل خانہ کو چھوڑ کر میری رحمت کی تلاش اور خوفِ عذاب کے باعث نماز کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو گئے اور وہ پسپائی کی ذلت اور ثابت قدمی کے ثواب کو مدنظر رکھ کر تادمِ زیست میری رحمت کی تلاش اور خوفِ عذاب کے

Marfat.com

باعث لڑتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو، میری رحمت کی امید سے میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے خون کا آخری قطرہ بہنے تک لڑتا رہا۔

(مسند احمد بن حنبل، ۱/۴۱۶، الرقم: ۳۹۴۹، معجم الکبیر، ۱۰/۱۷۹، الرقم: ۱۰۳۸۳، الترغیب والترہیب، ۱۰/۱۰۲۴۶، الرقم: ۹۳۰۶)

(۸) دُعا مانگنا

اللہ تعالیٰ کی رحمت گنہگار انسان کو بخشنے کے لئے بہانے ڈھونڈتی ہے، اگر انسان خود ہی رب تعالیٰ کی رحمت سے دور بھاگے تو اس میں سراسر انسان ہی کا نقصان ہے۔ یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ کس انداز سے رب تعالیٰ سے مانگتا ہے کیونکہ مانگنے کے لئے بھی سلیقہ چاہئے۔ ورنہ اللہ تو سیاہ راتوں میں چکنے اور سیاہ پتھر میں بسیرا کرنے والے حقیر کیڑے کی بھی سنتا ہے۔ بھلا وہ اشرف المخلوقات کی پکار کیوں نہ سنے؟

انسان خواہ

بدکار ہو	یا	نیک وکار
ناہنجار ہو	یا	تابع دار
پرہیزگار ہو	یا	رسوائے روزگار
خوش اطوار ہو	یا	بدکردار

دینے والا منہ دیکھ کر نہیں دیتا، اپنی شان دیکھ کر دیتا ہے۔

بارگاہِ الوہیت میں دعا والتجاء کرنا اللہ عزوجل کے محبوب ومقرب بندوں کا ہمیشہ سے پسندیدہ عمل رہا ہے۔ فطرتِ انسانی کے اندر یہ امر ودیعت کیا گیا ہے کہ پریشانیوں کے ہجوم میں وہ اپنے مالک حقیقی کی طرف متوجہ ہو، مصائب وآلام اور

Marfat.com

تکالیف ومشکلات کے وقت وہ خالق حقیقی کو اپنی مدد کے لئے پکارے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تمام ظاہری سہارے منقطع ہو جائیں۔ اسباب ووسائل ختم ہو جائیں اور یار و مددگار جواب دے جائیں تو بے بس ومجبور انسان کے نہاں خانہ دل سے فریاد نکلتی ہے اور اس کے ہاتھ خود بخود کسی ایسی ہستی کی طرف اٹھ جاتے ہیں جہاں سے اسے دادرسی اور مدد واعانت کا یقین ہوتا ہے۔

دعا کی اہمیت وفضیلت لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّعَاءِ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم ومکرم نہیں) اور مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ (جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے) جیسے ارشادات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بندے کا اپنے اللہ عزوجل سے بہترین رابطہ دعا ہے۔ دعا شکستہ دلوں کا سہارا، اُمیدوں کا مرکز اور فوز وفلاح کی ضامن ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب میں ہمیشہ سے دعا کا تصور موجود رہا ہے اسلام نے دعا کو مستقل عبادت کا درجہ دیا ہے۔

حکم باری تعالیٰ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ○

(ترجمہ) اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

(پ ۲۴، المؤمن: ۶۰)

دوسرے مقام پر فرمایا:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ٥

(ترجمہ) میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تا کہ وہ راہ (مراد) پا جائیں۔

(پ۲، البقرۃ:۱۸۶)

حضور ضیاء الامت رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: تمہاری زبان پر آئی ہوئی بات تو کیا تمہارے دل میں منہ چھپائے ہوئے اسرار جو قوتِ گویائی کو اپنا چہرہ دکھانے سے شرماتے ہیں...... افکار اور اندیشوں کے وہ نازک ولطیف آبگینے جو ہوائی صوتی لہروں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان سب کو وہ جانتا ہے...... وہ قادر بھی ہے رحمٰن بھی ہے رحیم بھی ہے...... تم دست دعا دراز تو کرو...... تم دامن طلب پھیلا کر تو دیکھو...... تم دل کے ہاتھوں سے اس کے درِ رحمت پر دستک تو دو...... وہ سنے گا تمہاری فریاد...... وہ قبول کرے گا تمہاری دعا ...... وہ بدل دے گا تمہاری بگڑی ہوئی قسمت ...... لیکن جب وہ کرم فرمائے تو سرکش نہ بن جانا...... اسلام قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں تم نے قبول کی تھیں جو عہد تم نے باندھا تھا ان کو نباہتے رہنا۔ رُشد وہدایت پا جاؤ گے، کامیاب وکامران ہو جاؤ گے۔

(ضیاء القرآن،۱/۱۲۶)

Marfat.com

(۹) شب بیداری

؎ رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
درمنداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے

....

اللہ کے نیک بندے راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے رب کو پکارتے ہیں......رات کے پچھلے پہر اپنے رب کی رحمت کو تلاش کرتے ہیں......اپنے دلوں کی تاریکیوں کو دور کرتے ہیں......سینوں کو اپنے رب کے نور سے منور کرتے ہیں۔

شب بیدار لوگوں کی عظمت کو اجاگر کرتے ہوئے اللہ کریم نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا○

(ترجمہ) اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیام (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ (پ ۱۹ الفرقان: ۶۴)

کیسا کمال کا منظر بنے گا جب پچھلی رات کو ربِّ کائنات فرمائے

هَلْ مِنْ تَآئِبٍ

ہے کوئی توبہ کرنے والا

بندہ عرض کرے جی مولا عزوجل! میں تائب ہو چکا ہوں

ربِّ لم یزل فرمائے

هَلْ مِنْ سَآئِلٍ

ہے کوئی مانگنے والا؟

بندہ عرض کرے ہاں میرے کریم! میں جھولی پھیلائے بیٹھا ہوں

؎ محتاج تیری رحمت کو ترسے
تیری رحمت رم جھم رم جھم برسے

Marfat.com

وہ بخشنہار فرمائے

هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ

ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟

بندہ عرض کرے ہاں میرے رحیم! بخشش کا طالب جاگ رہا ہے

مُجِیْبُ الدَّعْوَات فرمائے۔ ہے کوئی دعا مانگنے والا؟

بندہ عرض کرے ہاں میرے پیارے رب! میں ہاتھ
پھیلائے بیٹھا ہوں

اِدھر بندے کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑی ہو
اُدھر مالک کی طرف سے رحمتوں کی جھڑی ہو
اِدھر سے حق بندگی ادا ہو
اُدھر سے بندہ پروری ہو

یہ لیتا جائے وہ دیتا جائے

یہ جھولی پھیلاتا جائے وہ جھولی بھرتا جائے

اس کو اپنے مالک پر فخر ہو اس کو اپنے بندے پر فخر ہو

یہ عرض کرے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

وہ فرمائے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

یہ منظر دیکھ کر فرشتے کہہ رہے ہوں
سبحان اللہ! سبحان اللہ!

اقبال نے کیا خوب کہا:

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر لگتی ہے اس میں محنت زیادہ

Marfat.com

شب بیداری کی فضیلتیں

منہ مانگی مراد نصیب ہوگی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رات کو ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عنایت فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات آتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب: صلاۃ المسافرین وقصرھا، ۱/۵۲۱، الرقم: ۷۵۷، مسند احمد بن حنبل، ۳/۳۳۱، الرقم: ۱۴۵۸۴، مسند ابو یعلی ۴/۱۸۹، الرقم: ۲۲۸۱)

آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب وکتاب کے داخل ہو جائیں گے۔ پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔

(شعب الایمان، ۳/۱۶۹، الرقم: ۳۲۴۴، ۶۹۳، المستدرک حاکم: ۲/۴۳۳، الرقم: ۳۵۰۸، ابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۳/۴۶۱)

(۱۰) نوافل کی ادائیگی

بزرگ و برتر مالک و مولا کا فرمانِ بابرکت ہے۔

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ○

Marfat.com

(ترجمہ) اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبردار ہے۔ (پ۲، البقرہ: ۱۵۸)

نوافل پڑھنا انتہائی اہم نیکی ہے۔ روزِ محشر اگر فرائض میں کوئی کمی ہو گی تو کریم اللہ بندے کے نوافل سے وہ پوری فرما دے گا۔ نوافل کی برکت سے اللہ عزوجل کی رحمت، محبوب دو عالم کی قربت اور انشاء اللہ عزوجل جنت نصیب ہو گی۔

حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے۔

''حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رات کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استنجاء اور وضو کے لئے پانی لاتا۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مانگ کیا مانگتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ ''اور کچھ'' میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب: الصلاۃ، ۱/۳۵۳، الرقم: ۴۸۹، سنن ابوداود، کتاب: الصلاۃ، ۲/۳۵، الرقم: ۱۳۲۰، سنن نسائی، کتاب: تطبیق، ۲/۲۲۷، الرقم: ۱۱۳۸)

نوافل کی برکات

بندہ اللہ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے:

حدیث قدسی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ

Marfat.com

تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادت کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

المنهاج السوی من الحدیث النبوی ص ۲۱۲ (بحوالہ صحیح بخاری، کتاب: الرقاق، ۵/۲۳۸۴، الرقم: ۶۱۳۷، سنن کبریٰ، ۱۰/۲۱۹)

اللہ اپنے محبوب بندے کے کان ہو جاتا ہے، اس کی توجیہہ:

اس حدیث کی بہترین توجیہہ امام رازی نے کی ہے، فرماتے ہیں:

بندہ جب عبادات پر دوام کرتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں اور اس کے کان ہو جاتا ہوں۔ پس جب اللہ کا نورِ جلال اس کے کان ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور سے سن لیتا ہے اور جب اس کا نورِ جلال اس کی آنکھ ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور بعید کو دیکھ لیتا ہے اور جب اس کا نور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ مشکل اور آسان چیزوں پر اور قریب اور بعید چیزوں کے تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

(تبیان القرآن ۵/۴۱۸ (بحوالہ تفسیر کبیر، ۷/۴۳۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۵ھ)

کچھ علمائے کرام فرماتے ہیں اس حدیث کی توجیہہ اس طرح بھی ہو سکتی ہے

Marfat.com

کہ بندہ اپنے کانوں سے وہی سنتا ہے جس کے سننے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اپنی آنکھوں سے وہی دیکھتا ہے جس کے دیکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو بندہ کا سننا، اللہ کا سننا اور بندہ کا دیکھنا، اللہ کا دیکھنا، اس لئے فرمایا: میں اس کے کان ہو جاتا ہوں اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں۔

(تبیان القرآن، ۵/ ۴۱۸)

جنت میں ٹھکانہ نصیب ہوگا:

ام المومنین حضرت اُمّ حبیبہؓ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے لئے ہر روز بارہ رکعت نفل، فرائض کے علاوہ ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے یا جنت میں اس کا گھر بنا دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب: صلاۃ المسافرین وقصرھا، ۱/ ۵۰۳، الرقم: ۷۲۸، سنن ابوداؤد، کتاب: الصلاۃ ۲/ ۱۸، الرقم: ۱۲۵۰، سنن نسائی، کتاب: قیام اللیل وتطوع النھار، ۳/ ۲۶۴، الرقم: ۱۸۰۸)

شب برأت کے نوافل

100 رکعت نوافل:

ماہ شعبان کی پندرہویں شب کو سو رکعتیں ہیں۔ ہزار دفعہ سورہ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھی جاتی ہے۔ (یعنی ہر ایک رکعت میں دس دس دفعہ) اور اس نماز کو نمازِ خیر کہتے ہیں اور اس کی برکت پھیلتی ہے اور اگلے زمانے کے صالح لوگ اس نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور اس کے پڑھنے کے وقت لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ اس نماز میں فضیلتیں اور برکتیں بہت ہیں اور ثواب بے شمار ہے۔ حضرت حسن بصریؒ رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اس رات میں اس نماز کو ادا کرے تو خداوند کریم اس پر ستر

Marfat.com

نظریں ڈالتا ہے اور ہر ایک نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کر دیتا ہے اور اس کی حاجتوں میں سے کم درجہ کی حاجت یہ ہوتی ہے کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

(غنیۃ الطالبین اردو، ۷۳۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

قضائے حاجات:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے علی! پندرہویں شعبان کی شب کو جو سو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علی جو بندہ بھی یہ نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ حاجت پوری کرے گا جو وہ اس رات کو مانگے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جو اس کی برائیاں مٹائیں اور درجات بلند کریں اگلے سال تک اس کے لئے ایسا ہوتا رہے گا۔

(فیوض الرحمٰن ترجمہ تفسیر روح البیان، ۱۰/۲۶۶)

صلوٰۃ التسبیح:

ویسے تو ہر نماز کی بہت زیادہ فضیلت ہے مگر صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت حدیث پاک میں بہت زیادہ بیان ہوئی ہے...... اس کی ادائیگی سے نئے پرانے اور غلطی سے ہونے والے بلکہ ہر طرح کے گناہوں کی اللہ تعالیٰ معافی عطا فرماتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت کے متعلق حدیث پاک ملاحظہ کیجئے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: اے عباس! اے چچا! کیا میں تم پر عنایت نہ

Marfat.com

کروں؟ کیا تمہارے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا تم سے حق محبت ادا نہ کروں؟ کیا تمہیں وہ دس چیزیں نہ بتا دوں کہ جب تم انہیں کر لو، اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے، نئے پرانے، خطاءً عمداً، صغیرہ کبیرہ، چھپے کھلے سب گناہ معاف فرما دے۔ وہ دس چیزیں یہ ہیں کہ چار رکعت نماز اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھو جب پہلی رکعت میں قرأت مکمل کر چکو تو حالت قیام ہی میں پندرہ مرتبہ پڑھو: ''سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ'' پھر رکوع کرو اور حالت رکوع میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ پڑھو۔ پھر رکوع سے سر کو اٹھاؤ اور (حالت قومہ میں) یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر سجدہ کو جاؤ اور حالت سجدہ میں بھی دس مرتبہ کہو، پھر سر کو سجدہ سے اٹھاؤ اور دس مرتبہ (حالت جلسہ میں) کہو پھر سجدہ (ثانیہ) کرو تو اس میں بھی دس بار کہو، پھر اس سجدہ سے سر اٹھاؤ تو دس بار یہی کلمات کہو تو ایک رکعت میں پچھتر ہو گئے۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کہو، اگر روزانہ یہ نماز پڑھ سکو تو پڑھا کرو۔ اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک دفعہ پڑھا کرو، اگر یہ نہ کر سکو تو ہر ماہ میں ایک دفعہ پڑھا کرو۔ اگر یہ نہ کر سکو تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔

(سنن ابوداؤد، کتاب: التطوع، ۲/۲۹، الرقم: ۱۲۹۷، سنن ابن ماجہ، کتاب: اقامۃ الصلاۃ والسنۃ، ۱/۴۴۲، الرقم: ۱۳۸۶، ۱۳۸۷)

نماز تسبیح کا طریقہ:

نماز تسبیح کا طریقہ درج ذیل ہے۔

سب سے پہلے مندرجہ ذیل کلمات کو اچھی طرح زبانی یاد کر لیجئے۔

''سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ''

Marfat.com

ان کلمات کو نماز تسبیح کی چاروں رکعت میں مختلف مواقع پر اس طرح پڑھیں گے کہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ اور پوری چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ ہو جائیں۔

اب وہ مواقع اور ہر موقع پر پڑھنے کی تعداد ذہن نشین کر لیں۔

نمبر شمار	مواقع	تعداد
1	تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ثناء پڑھیں، ثناء کے بعد اور قرأت کے لئے تعوذ و تسمیہ سے پہلے	15 مرتبہ
2	قرأت مکمل کرنے کے بعد رکوع سے پہلے	10 مرتبہ
3	رکوع میں تسبیحاتِ رکوع (یعنی "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ") کے بعد	10 مرتبہ
4	رکوع سے اٹھ کر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کے بعد قومہ میں	10 مرتبہ
5	پہلے سجدہ میں تسبیحاتِ سجدہ کے بعد	10 مرتبہ
6	دونوں سجدوں کے درمیان یعنی جلسہ میں	10 مرتبہ
7	دوسرے سجدے میں تسبیحاتِ سجدہ کے بعد	10 مرتبہ
	کل تعداد	75 مرتبہ

اس طرح ایک رکعت مکمل ہو گئی۔ ہر رکعت میں اسی طرح پچھتر مرتبہ پڑھیں گے۔ حتیٰ کہ چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ ہو جائے گا۔

(الترغیب والترہیب مترجم، ۱/۲۷۳، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

نماز تسبیح کے متعلق چند اہم مسائل:

مسئلہ ۱: اکٹھی چار رکعتیں ایک سلام کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں اور دو دو کر کے دو سلاموں کے ساتھ بھی۔

Marfat.com

مسئلہ 2: دوسری رکعت میں چونکہ ثناء نہیں ہوتی اس لئے اس میں کھڑے ہوتے ہی قرأت شروع کرنے سے پہلے کلمات مذکورہ پندرہ دفعہ پڑھ لیں اور باقی رکعت پہلی رکعت کی طرح پوری کر لیں۔

مسئلہ 3: رکوع اور سجدہ میں پہلے رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کہیں اور بعد میں دس دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

مسئلہ 4: سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ پڑھی جا سکتی ہے۔ تاہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ تکاثر، دوسری میں سورۃ العصر، تیسری میں سورۃ کافرون اور چوتھی میں سورۃ اخلاص پڑھی جائے۔

مسئلہ 5: اگر کہیں سجدہ سہو واجب ہو گیا تو سہو کے دونوں سجدوں میں مذکورہ کلمات نہیں پڑھے جائیں گے۔

مسئلہ 6: اگر کسی موقع پر (بھول کر) مقدار پوری نہ ہو سکی تو اس کے بعد والے موقع پر پوری کر لی جائے مثلاً قومہ میں کمی رہ گئی ہو تو رکوع میں پوری کر لی جائے اور اگر سجدہ میں رہ گئی ہو تو دوسرے سجدہ میں پوری کر لی جائے۔ البتہ رکوع کی کمی کو قومہ میں اور سجدہ کی کمی کو جلسہ میں پورا نہ کیا جائے کیونکہ قومہ اور جلسہ کا وقت تھوڑا ہوتا ہے۔

(الترغیب والترہیب اردو، ۱/۲۷۳، مطبوعہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

❁❁❁❁❁

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ ○

Marfat.com

شفاعت کی شرعی حیثیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْمُصْطَفٰی ۔ مُحِبِّ الْمُرْتَضٰی ۔ خَالِقِ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ ۔ الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ بَنٰتِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ ذَوِی الدَّرَجَاتِ وَالْعُلٰی ۔

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

Marfat.com

محشر میں محمد ﷺ کا عنوان نرالا ہے
اُمت کی شفاعت کا سامان نرالا ہے

خوبی وشمائل میں ہر آن نرالا ہے
انسان ہے وہ لیکن انسان نرالا ہے

تزئین شب اسریٰ دیکھی تو ملک بولے
کیا آج خدا کے گھر مہمان نرالا ہے

اقلیم محبت کی دنیا ہی نرالی ہے
دربار انوکھا ہے، سلطان نرالا ہے

مستوں کے سوا تجھ کو سمجھا نہ کوئی سمجھے
اے پیر مغاں تیرا عرفان نرالا ہے

وہ مصحفِ رخ دل میں آنکھوں میں تصور ہے
البیلی تلاوت ہے، قرآن نرالا ہے

....

اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے روزِ محشر اپنے گنہگار بندوں کو بخش دے گا۔ بندے اسی کے مجرم ہیں ...... وہی بخشنے والا ہے ...... اس بخشش میں اس پر کسی کا اجارہ نہیں ...... کسی کا زور نہیں ...... وہی تنہا اس مغفرت اور کرم گستری کا مالک ہے ...... لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مقبول اور مقرب بندوں کی عزت (Respect) اور وجاہت (Dignity) دکھلانے کے لئے اپنے محبوب اور پسندیدہ بندوں کی شان ظاہر کرنے کے لئے، اپنے خاص بندوں کی خصوصیت جتلانے کے لئے ان کو روزِ محشر یہ اعزاز بخشے گا ...... یہ مقام عطا فرمائے گا ...... انہیں اجازت دے گا ...... اذن مرحمت فرمائے گا کہ وہ اس کے گنہگار بندوں کی شفاعت کریں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

محض اپنے فضل وکرم سے ان کی شفاعت قبول فرما کر بے حساب گنہگاروں کو بخش دے گا۔

محبوبِ ربّ کائنات، شہنشاہِ موجودات ﷺ کی عظمتوں اور رفعتوں کی کئی جہتیں ہیں...... خدا کے اس محبوب بندے کو جس جہت (Side) سے بھی دیکھو وہ حسن وزیبائی کا مرقع نظر آتا ہے...... دل اس کی عظمتوں کو سلامِ عقیدت پیش کرنے کے لئے بے قرار ہے...... زبانیں اس کے حسن وجمال کے تذکرے کرنے میں لذت محسوس کرتی ہیں۔

رسول بے مثال، آمنہ کے لال ﷺ کی عظمتوں کا ایک نقش آپ کی شان شفیع المذنبین کی شکل میں نظر آتا ہے...... شفاعت دراصل نبیوں کے سلطان، سردارِ دوجہان ﷺ کے اس بلند ترین مقام ومرتبہ کا بھرپور اظہار ہے جو جلسہ محشر میں اللہ رب العزت کی طرف سے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ ﷺ کو مرحمت کیا جائے گا۔ گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے...... زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے خالق ومالک کی نافرمانی میں گزارنے والے...... اعمالِ صالحہ کی دولت سے تہی دامن اور بدکاریوں سے بھری جھولی والے...... زندگی بھر شیطان کی خوشی اور رحمان کی ناراضگی کے کام کرنے والے عصیاں کار...... جب یومِ حساب کی سختیوں کا تصور کرتے ہیں...... اپنے نامۂ اعمال کی تہی دامنی ان کے خرمن آس پر بجلی بن کر گرتی ہے...... اور بے بسی اور بے کسی کے اس عالم میں جب ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا تو شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت کا آسرا جب بھی ان کی ڈھارس بندھاتا ہے تو ان کے دلوں کی دنیا میں محبت مصطفیٰ ﷺ کے دیپ جگمگا اٹھتے ہیں اور یہی محبت انسان کا منتہائے مقصود ہے...... یہی کائنات کی سب سے بڑی نعمت ہے...... یہی محبت خدا کی رحمت اور احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی

Marfat.com

شفاعت کا سب سے بڑا بہانہ ہے۔

کچھ احباب نجاتِ اخروی کو ایمان اور اعمالِ صالحہ پر منحصر قرار دیتے ہیں اور شفاعت کی حقیقت کو تسلیم (Confess) کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ممکن ہے ان حضرات کے پاس اس خیال اور سوچ پر مطمئن ہونے کی معقول وجوہات ہوں لیکن ہم نے جہاں تک قرآن وحدیث کا مطالعہ (Study) کیا ہے ہمیں تو جا بجا شفاعت کے حق ہونے کے دلائل ہی نظر آتے ہیں۔ حدیث کی کتابیں ایسی احادیث طیبہ سے بھری پڑی ہیں جن میں نبی رحمت، شفیع امت ﷺ نے اعلان فرمایا ہے کہ پروردگار عالم کی جانب سے آپ ﷺ کو اذنِ شفاعت ملے گا...... آپ ﷺ شفاعت کریں گے...... اور آپ ﷺ کی شفاعت قبول ہو گی...... آپ ﷺ نے کچھ مخصوص کام کرنے والے اپنے غلاموں سے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے...... صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ سے شفاعت کی درخواست (Request) بھی کی ہے...... اور آپ ﷺ نے ان کی اس درخواست کے مطابق ان سے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے...... شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک ومختار ﷺ نے یہ بھی بتایا ہے کہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام اور ملائکہ شفاعت کریں گے...... مومن دوسرے مومنوں کی شفاعت کریں گے ...... جنتی دوزخ میں گرتے ہوئے مومنوں کے لئے شفاعت کریں گے...... معصوم بچے اپنے والدین کی شفاعت کریں گے ...... شہداء دیگر مومنوں کے لئے شفاعت کریں گے...... آپ ﷺ نے درخت کی سبز شاخ کے میت کے لئے شفاعت کرنے کا اشارہ بھی دیا ہے...... اس قسم کی احادیث طیبہ سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور ان احادیث طیبہ کی موجودگی میں شفاعت کا انکار کرنا یقیناً بڑے دل گردے کا کام بھی ہے اور ایمان کی کمزوری کی علامت بھی۔

Marfat.com

شفاعت کا ثبوت (قرآن کریم کی روشنی میں)

اللہ کریم کی بارگاہ میں کسی کی شفاعت کرنے کے لئے لب کشائی کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ مقبولانِ الٰہی جن کو مالک و مولا اذن دے گا وہی شفاعت کریں گے۔ اللہ کی اجازت کے بغیر شفاعت کا عقیدہ رکھنا بھی گمراہی ہے اور شفاعت کا انکار کرنا بھی گمراہی ہے کیونکہ شفاعت نص صریح سے ثابت ہے۔ چند ایک حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

(1) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط (پ۳، البقرہ:۲۵۵)

(ترجمہ) کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اذن کے بغیر سفارش کرے۔

(2) مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ط (پ۱۱، یونس:۳)

اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔

(3) یَوْمَىٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ ......

(پ۱۶، طٰہٰ:۱۰۹)

(ترجمہ) اس دن سفارش سود مند نہ ہو گی۔ سوائے اس شخص (کی سفارش) کے جسے رحمان نے اذن و (اجازت) دے دی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام اور شفاعت

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

(پ۱۳، ابراہیم:۴۱)

Marfat.com

(ترجمہ) اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور دیگر سب مومنین کو بھی، جس دن حساب ہوگا۔

حضرت نوح علیہ السلام:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ط (پ۲۹، نوح: ۲۸)

(ترجمہ) اے میرے پروردگار مجھ کو بخش دے اور میرے والدین کو (اور ان کو بھی) جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوئے اور تمام ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو (بھی)۔

فرشتوں کی شفاعت

(1) فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ (پ۲۴، المؤمن: ۷)

(ترجمہ) پس تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(2) اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج

(پ۲۴، المؤمن: ۷)

(ترجمہ) اور وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں (سب) اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اس پر خود بھی ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

سرورِ دو جہاں ﷺ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

(پ ۵، النساء: ۶۴)

(ترجمہ) اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اکرم بھی ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس آیت کریم کی تفسیر میں حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے یعنی اے رحمت مجسم ﷺ! اگر یہ دنیا بھر کے قصور کر کے اور اپنی جانوں پر طرح طرح کے ظلم توڑنے کے بعد بھی نادم وتائب ہو کر تیرے حضور میں حاضر ہوں تو ان پر اپنا درِ کرم وا رکھ۔ جب ان کی شفاعت وبخشش کے لئے تیرا ہاتھ میری بارگاہِ جود وعطا میں اٹھے گا تو خواہ وہ کتنے گنہگار اور بدکار کیوں نہ ہوں تیرے رب کی رحمت ان کو مایوس نہیں کرے گی بلکہ ان کی توبہ قبول (Accept) کر لی جائے گی اور ان بے گانوں کو اپنا بنا لیا جائے گا۔ حضورِ اکرم شفیع المذنبین ﷺ کی یہ برکت حضور کی ظاہری زندگی تک محدود نہ تھی بلکہ تا ابد ہے۔ اہل دل اور اہل نظر ہر لمحہ اور ہر آن اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

(ضیاء القرآن ج ۱، ص ۳۵۹)

اس آیت مقدسہ میں سلطانِ دو جہاں، رحمت عالمیاں ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہو کر شفاعت طلب کرنے کا جواز بھی ہے۔

Marfat.com

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عاصیوں اور گنہگاروں کو یہ ہدایت دی ہے کہ جب ان سے خطا اور گناہ ہو جائے تو وہ اللہ کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کے پاس آ کر استغفار کریں اور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت ﷺ سے یہ درخواست (Request) کریں کہ آپ بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے گا کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت مہربان پائیں گے۔ مفسرین کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے ان میں الشیخ ابو منصور الصباغ بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب الشامل میں عتبی کی یہ مشہور حکایت لکھی ہے "میں نبی آخر الزمان، شہنشاہِ کون و مکان ﷺ کی قبر پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی نے آ کر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، میں نے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد سنا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیۃ اور میں آپ کے پاس آ گیا ہوں اور اپنے گناہ پر اللہ عزوجل سے استغفار کرتا ہوں اور اپنے رب کی بارگاہ میں آپ سے شفاعت طلب کرنے والا ہوں، پھر اس نے دو شعر پڑھے:

اے وہ جو زمین کے مدفونین میں سب سے بہتر ہیں
جن کی خوشبو سے زمین اور ٹیلے خوشبودار ہو گئے

میری جان اس قبر پر فدا ہو جس میں آپ ساکن ہیں
اس میں عفو ہے اس میں سخاوت ہے اور لطف و کرم ہے

پھر وہ اعرابی چلا گیا، عتبی بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی، میں نے خواب میں رسول نذیر، سراجِ منیر ﷺ کی زیارت کی اور آپ نے فرمایا اے

Marfat.com

عتمی! اس اعرابی کے پاس جاکر اس کو خوشخبری (Good News) دو کہ اللہ عزوجل نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

(تبیان القرآن ج ۲ ص ۱۴۷، بحوالہ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۲۹-۳۲۸، الجامع لاحکام القرآن ج ۵، ص ۱۲۶۵، البحر المحیط ج ۳ ص ۶۹۴)

شفاعت کا ثبوت (احادیث کی روشنی میں)

جس طرح قرآن کریم کی کئی آیات سے شفاعت کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح رسولِ خدا ﷺ کی شفاعت کے متعلق اتنی کثرت سے احادیث مبارکہ موجود ہیں جو معنیً متواتر ہیں اور آثارِ صحابہ اور ان کے بعد متقدمین اور متاخرین کا اس پر اجماع ہے کہ میدانِ محشر میں مسلمان گنہگاروں کی شفاعت کی جائے گی۔

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک شہید کے چھ خصائل (اجور) ہیں، پہلی مرتبہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی، وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا، (حشر کے دن) فزع اکبر (سب سے ہولناک، گھبراہٹ اور پریشانی) سے امن میں رہے گا۔ اس کو یاقوت کا تاجِ وقار پہنایا جائے گا جس میں دنیا اور مافیہا کی خیر ہوگی۔ آنکھوں والی بہتر حوروں سے اس کا نکاح کیا جائے گا۔ وہ اپنے ستر رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا۔

(تبیان القرآن ج ۲ ص ۶۲۴، بحوالہ الجامع الصحیح ج ۴ ص ۱۸۸-۱۸۷، الرقم: ۱۶۶۳ مطبوعہ بیروت)

اُمت محمدیہ کا یہ مُسلّمہ عقیدہ ہے کہ پروردگار نے ان کو ایسے نبی معظم ﷺ کی اُمت ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جن کی شفاعت ہر سو جلوہ گر نظر آئے گی۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم ﷺ اپنی اُمت کی شفاعت کا سلسلہ اس

Marfat.com

وقت تک جاری رکھیں گے جب تک آپ کا کوئی ایک کلمہ گو اُمتی بھی دوزخ میں باقی ہوگا۔ دنیا مقامِ محمود پر فائز، اس خدا کے حبیب ﷺ کی شفاعت کے مظاہر دیکھے گی تو آپ کی خداداد عظمتوں کا اعتراف کرلے گی اور آپ کی رفعتوں کو سلامِ عقیدت پیش کرے گی۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔

فخر آدم و بنی آدم ﷺ نے فرمایا

"مجھے شفاعت کا اعزاز دیا گیا ہے۔"

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۸)

"میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔"

(مسند احمد بن حنبل، ۲/۵۴۰، الرقم: ۱۰۹۸۵)

"میں سب سے پہلے اپنی اُمت میں سے اہلِ مدینہ کی شفاعت کروں گا، پھر اہل مکہ اور پھر اہل طائف کی۔"

(العسقلانی فی الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ۴/۳۸۲، الرقم: ۵۲۶۲)

"سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں۔"

(مسند ابو یعلی، ۱۳/۴۸۰، الرقم: ۷۴۹۳)

"بے شک میں نے اپنی دعا کو اُمت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔"

(مسند ابو یعلی، ۴/۲۱۵، ۲۱۶، الرقم: ۲۳۲۸)

"میں تمام لوگوں میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کرے گا اور تمام نبیوں سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔"

(مسند ابو یعلی، ۷/۵۱، الرقم: ۳۹۶۷)

Marfat.com

مفاتیح جنت...... دستِ رسول میں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا اَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا، وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا أَنْصَتُوْا، وَاَنَا مُشَفِّعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا أَيِسُوْا، أَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ، وَأَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے میں ہی اپنی قبر سے نکلوں گا، جب سب لوگ بارگاہِ ایزدی میں اکٹھے ہوں گے تو میں ان کا پیشوا ہوں گا۔ جب سب لوگ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ اور جب سب (حساب وکتاب سے) رُکے ہوئے ہوں گے تو میں ہی ان کی شفاعت کروں گا اور جب سب لوگ مایوس ہوں گے تو میں ہی ان کو نجات کی خوشخبری دوں گا۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی، میں اپنے رب کے نزدیک سب اولادِ آدم (علیہ السلام) سے زیادہ مکرم ومعزز ہوں۔

(احسن الصناعۃ فی اثبات الشفاعۃ ص:۱۸۰، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور، بحوالہ سنن دارمی، ۱/۳۹، الرقم:۴۸، تفسیر ابن کثیر القرآن العظیم، ۴/۱۸ معجم ابو یعلی، ۱/۱۴۷، الرقم:۱۶۰)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہیں مالک کے حبیب
یعنی محبوب ومحبّ میں نہیں میرا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

Marfat.com

اعمالِ امت......نظرِ رسول میں

نبی کریم، رءوف رّحیم ﷺ اس قدر اپنی اُمت کے قریب ہیں کہ اُمت کا مشقت میں پڑنا آپ پر گراں گزرتا ہے اور اُمت کی فلاح پر آپ بہت حریص ہیں۔آپ ﷺ نے نماز روزے کم کروائے......نمازیں پچاس کی جگہ پانچ فرض ہوئیں......اور روزے ایک مہینے کے فرض ہوئے......حج ہر سال فرض نہیں ہوا......ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم نہیں دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○

(ترجمہ) بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک عظیم رسول آ گئے ہیں تمہارا مشقت میں پڑنا ان پر گراں گزرتا ہے۔تمہاری فلاح پر وہ بہت حریص ہیں۔مومنوں پر بہت شفیق اور نہایت مہربان ہیں۔

(پ۱۱، التوبہ: ۱۲۸)

دوسرے مقام پر فرمایا

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا○

(ترجمہ) نبی (اکرم) ایمان والوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔اور اللہ کی کتاب میں

Marfat.com

رشتہ دار دوسرے مومنوں اور مہاجروں کی نسبت ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ کوئی نیکی کرو یہ اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ (پ ۲۱، احزاب: ۶)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زندگی میں بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ مجھ پر آسمان سے وحی اترتی ہے اور میں تم کو حلال اور حرام کی خبر دیتا ہوں اور میری وفات میں بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ ہر جمعرات کو تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اچھے اعمال پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور تمہارے گناہوں پر میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری مغفرت کی شفاعت کرتا ہوں۔''

(شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۵۶ بحوالہ علامہ ابن جوزی، الوفاء باحوال المصطفیٰ ص ۸۱۰، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱۳۹۷ھ)

دعوتِ عمل:

مذکورہ بالا حدیث سے یہ تو واضح ہو گیا کہ ہمارے اعمال سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچتے ہیں...... ہماری نیکیوں پر آپ خوش جب کہ ہماری برائیوں پر آپ رنجیدہ ہوتے ہیں...... آیئے پھر عہد کریں۔

جو بے نمازی ہیں	وہ نمازی بن جائیں
جو بے روز ہیں	وہ روزے دار بن جائیں
جو جھوٹے ہیں	وہ سچے بن جائیں
جو قرآن نہیں پڑھتے	وہ قرآن پڑھنے والے بن جائیں
جو حرام کھاتے ہیں	وہ حلال کھانے والے بن جائیں
جو سنت کے تارک ہیں	وہ سنت کے پابند بن جائیں

Marfat.com

یاد رکھیں کہ

والدین کی دل آزاری گناہ ہے

استاد صاحب کی دل آزاری گناہ ہے

پیرومرشد کی دل آزاری گناہ ہے

صحابہ کی دل آزاری گناہ ہے

اہل بیت کی دل آزاری گناہ ہے

اور سرکار ﷺ کی دل آزاری سب سے بڑا گناہ ہے

ایک اعتراض کا مُسکّت جواب

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِينَ۝

(ترجمہ) پس انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی شفاعت کرنے والوں کی شفاعت۔ (پ۲۹، المدثر:۴۸)

علامہ قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس اعتراض کا جواب یہ دیا جائے گا کہ کفار کو دوزخ سے نکلنے میں شفاعت کوئی فائدہ نہیں دے گی کیونکہ انہیں شفاعت میسر ہی نہ ہوگی۔ (التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ ۱/ ۴۵۸ مترجم)

جن آیات میں شفاعت کی نفی ہے......وہ کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں

ہمیشہ دوزخ میں صرف کفار ہی رہیں گے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءوف

Marfat.com

الرّحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل ایمان میں سے ایک قوم محمد ﷺ کی شفاعت کے ذریعے دوزخ سے نکلے گی۔ یزید (راوی حدیث) کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو قرآن میں فرماتا ہے: وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ (اور وہ آگ سے نہیں نکل سکیں گے) (پ۲، البقرہ: ۱۶۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے قبل تو پڑھ، اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (بے شک جو لوگ کفر کے مرتکب ہو رہے ہیں) (پ ۲، البقرہ: ۱۶۱) یہ آیت صرف کفار کے بارے میں ہے۔ (کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے لئے کوئی شفاعت کرنے والا نہ ہوگا)

(احسن الصناعۃ فی اثبات الشفاعۃ، ص: ۲۱۰، مطبوعہ: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ تفسیر ابن کثیر القرآن العظیم، ۲/ ۵۵، مسند امام ابوحنیفہ، ۱/ ۲۶۰، روح المعانی، ۶/ ۱۳۱)

کفار کے لئے کوئی ولی و شفیع نہیں ہوگا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

(ترجمہ) اس (کافر) کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی سفارشی اور اگر وہ (اپنے گناہوں کا) پورا پورا بدلہ (یعنی معاوضہ) بھی دے تو (بھی) اس سے قبول نہیں کیا جائے گا یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کئے کے بدلے ہلاکت میں ڈال دیئے گئے ان کے لئے کھولتے ہوئے پانی کا پینا ہے اور دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔

(پ ۷، الانعام: ۷۰)

Marfat.com

روزِ محشر کفار کی حسرت:

قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ روزِ محشر کفار حسرت بھرے لہجے میں کہیں گے:

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۝ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(ترجمہ) سو (آج) نہ کوئی ہماری سفارش کرنے والا ہے اور نہ کوئی گرم جوش دوست سو کاش ہمیں ایک بار (دنیا) میں پلٹنا (نصیب) ہو جاتا تو ہم مومن ہو جاتے۔ (پ۱۹، الشعراء:۱۰۰ تا ۱۰۲)

اس آیت طیبہ میں کفار کے حسرت بھرے جذبات کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ قیامت کے روز عذاب دیکھ کر کہیں گے: کاش ہمیں واپس دنیا میں جانے کا موقع (Chance) مل جاتا تو ہم بھی مومن بن کر زندگی گزارتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین اپنے کفر کی وجہ سے شفاعت سے محرومی کا اعتراف کر رہے ہوں گے۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: (کفار کہیں گے)

"تو آج ہمارا کوئی سفارشی نہیں جس طرح مومنین کے لئے ملائکہ، انبیاء اور مومنین (سفارشی) ہیں۔" (جلالین:۲/۳۷)

وعید عذاب...... کفار کے لئے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا

Marfat.com

وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ○

(ترجمہ) سو جن لوگوں نے کفر کیا ان کو میں عذاب دوں گا۔ سخت عذاب دنیا اور آخرت میں اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

(پ ۳، آل عمران: ۵۶)

الحاصل:

مذکورہ بالا آیاتِ بینات سے ثابت ہوا کہ کفار کا شفاعت سے محروم ہونا...... شفاعت کا ان کے لئے نفع آور نہ ہونا...... ان کا کوئی مددگار (Helper) نہ ہونا ...... اور اس محرومی پر ان کی حسرت وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ ان میں سے کسی بھی آیت سے شفاعت کا شرک ہونا ثابت نہیں بلکہ معبودانِ باطلہ کے حق میں شفاعت کی نفی کی تصریح ہے۔

شفاعت سے محروم رہنے والے بدنصیب

(۱) منکرین شفاعت:

شفاعت حق ہے...... قرآن وحدیث سے ثابت ہے...... لیکن یہ نصیب اسے ہی ہوگی جو اسے دل وجان سے تسلیم (Accept) کر لے...... اعتراض وانکار کرنے والے اس دولت سے محروم رہیں گے۔

سید انس وجاں، شفیع مجرماں ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت حق ہے۔ پس جو شخص اس پر یقین نہیں رکھتا وہ شفاعت کا اہل بھی نہیں ہو گا (یعنی شفاعت سے محروم رہے گا)

(احسن الصناعۃ فی اثبات الشفاعۃ، ص: ۲۳۴، مطبوعہ منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ فردوس دیلمی بما ثور الخطاب، ۳/۵۷، الرقم: ۴۱۵۴، کنز العمال، ۴/۳۹۹، الرقم: ۳۹۰۵۹)

(۲) منکرین صداقت قرآن:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اس (اللہ) کے علاوہ تمہارا کوئی دوست اور سفارش کرنے والا نہیں پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ (پ۲۱، السجدۃ:۴)

اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ کریم نے اپنی لاریب کتاب کا ذکر فرمایا ہے کہ یہ کتاب ربّ العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ کفار کہتے ہیں یہ کتاب حضرت محمد ﷺ خود اپنے پاس سے بناتے ہیں۔ ایسے لوگ جو قرآن اور صاحب قرآن پر ایمان نہیں رکھتے وہ قیامت کے دن کسی بھی مددگار سے محروم رہیں گے۔

(۳) منکرین یوم جزا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝

(ترجمہ) اور ہم جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔ پس انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہ دے گی۔ (پ۲۹، المدثر:۴۶ تا ۴۸)

(۴) گستاخِ صحابہ:

رسول اکرم، نورِ مجسم ﷺ کے صحابہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کے بارے میں ربّ کائنات نے فرمایا:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ

Marfat.com

(ترجمہ) اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

(پ ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

صادق وامین نبی ﷺ نے اپنے غلاموں کے بارے میں فرمایا:

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ أَوْرَآی مَنْ رَآنِيْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔

(سنن ترمذی، کتاب: المناقب، ۵/۶۹۴، الرقم: ۳۸۵۸)

حضور اکرم ﷺ کے ان جانثاروں سے جو محبت کرلے گا...... ان کی عزت وعظمت کو دل وجان سے تسلیم (Confess) کرے گا۔ اللہ کریم کی رحمت سے امید ہے کہ اس کی بخشش کا سامان ہو جائے گا...... جو ان بابرکت ہستیوں سے بغض رکھے گا یا ان کی گستاخی کرے گا وہ ذلت ورسوائی کا سامنا کرے گا۔

رسول کریم ﷺ کا فرمان ملاحظہ کیجیے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ مُبَاحَةٌ إِلَّا لِمَنْ سَبَّ أَصْحَابِيْ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری شفاعت ہر آدمی کے لئے جائز ہوگی مگر جو میرے صحابہ کا گستاخ ہوگا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

(احسن الصناعۃ فی اثبات الشفاعۃ ص: ۴۳۷ مطبوعہ: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ الاصبہانی فی حلیۃ الأولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷/۲۳۶)

Marfat.com

درسِ عبرت:

مذکورہ بالا آیات بینات اور احادیث نبویہ سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو سر عام شفاعت کا انکار کرتے ہیں اور وہ بدنصیب جو دل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بغض رکھتے ہیں ان کو فوراً توبہ کر لینی چاہئے۔

اقسام شفاعت

ویسے تو شفاعت کی کئی اقسام ہیں لیکن یہاں ہم صرف دو پر بحث کریں گے۔

(1) شفاعت فی الدنیا

(2) شفاعت فی الاخرت

(1) شفاعت فی الدنیا:

اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کو اذنِ شفاعت عطا فرمایا۔ ان مقربانِ الٰہی نے اپنے اپنے امتیوں کی دنیا میں بھی شفاعت کی اور آخرت میں بھی شفاعت کریں گے۔ چند دلائل درج ذیل ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام:

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۝

(ترجمہ) (یعقوب علیہ السلام نے فرمایا) میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے بخشش طلب کروں گا بے شک وہی بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ (پ ۱۳، یوسف: ۹۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِاَخِىْ وَاَدْخِلْنَا فِىْ رَحْمَتِكَ

Marfat.com

(ترجمہ) (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما دے اور ہمیں اپنی رحمت (کے دامن) میں داخل فرما لے۔ (پ۹، اعراف:۱۵۱)

رحمت دو جہاں ﷺ:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک آدمی جس کو آنکھوں کی بیماری تھی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس تکلیف سے نجات عطا فرما دے۔ فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور اگر تم چاہو تو اس پر صبر کرو اور یہ صبر تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا: آپ بارگاہِ خداوندی میں دعا کریں۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضو کرے اور خوب اچھی طرح سے وضو کرے اور پھر ان الفاظ سے دعا کرے:

"اے اللہ تعالیٰ! میں تیرے سامنے دست سوال دراز کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد ﷺ جو نبی رحمت ہیں، ان کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوں۔ اے محمد ﷺ میں اپنی اس حاجت کو پورا کروانے کے لئے آپ کے وسیلے سے متوجہ ہوا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما۔"

وہ صحابی چلے گئے پھر وہ اس حال میں واپس آئے کہ ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی۔

(تبیان القرآن، ۱۹۲/۱، بحوالہ، مسند احمد، ۱۳۸/۴، مطبوعہ مکتب اسلامی، بیروت، مستدرک، ۵۱۹/۱، جامع ترمذی، ۱۹۷/۲)

Marfat.com

مختارِ کل کی کرم نوازیاں:

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضور ﷺ کی خدمت میں راتوں کو ٹھہرا کرتا تھا اور آپ ﷺ کو وضو کا پانی اور دیگر ضرورت کی اشیاء پیش کیا کرتا تھا۔ آپ نے (ایک روز) مجھ سے فرمایا: مانگو (جو مانگنا چاہتے ہو) میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ کچھ اور مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میری التجاء یہی ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے متعلق یعنی اپنی آرزو پوری کرنے کے لئے سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔

(صحیح مسلم،۱/۱۹۳)

اس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کے لئے ہر چیز سے بڑھ کر سرکار ﷺ کی صحبت ہے۔ وہ کریم آقا کے ساتھ رہنا پسند کرتے تھے۔ اس لئے صحابی رسول نے سنگت رسول کا سوال کیا کہ جب سرکار ﷺ کا ساتھ مل جائے گا تو سب کچھ خود بخود مل جائے گا۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ کریم نے آپ کو تمام اختیارات دے دیئے ہیں۔ آپ سے جو بھی مانگا جائے انشاء اللہ آپ ضرور عطا فرمائیں گے اور پھر اس حدیث پاک سے نماز کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے کہ نماز کی مدد سے سرکار ﷺ کا ساتھ ملتا ہے۔

محبوبِ من! بتا تیری رضا کیا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی:

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

Marfat.com

(ترجمہ) (اے میرے رب! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرڈالا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے)

(پ ۱۳، ابراہیم: ۳۶)

اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝

(ترجمہ) (اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے) (پ ۷، المائدۃ: ۱۱۸)

پھر حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر عرض کی: اے اللہ! میری اُمت! میری اُمت! اور آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے (کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟) ان سے پوچھنا کہ کیوں آنسو بہا رہے ہیں؟ حضور ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے جو کہا تھا اسے اس کی خبر دی حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِىْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، ۱/۱۹۱، الرقم: ۲۰۲، سنن نسائی، ۶/۳۷۳، الرقم: ۱۱۲۶۹)

ذکر چھڑتا ہے جب شفاعت کا
بات اتنی سمجھ میں آتی ہے
اپنی نسبت سے کوئی کچھ بھی نہیں
ان کی نسبت ہی بخشواتی ہے

زمین سمٹ گئی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے، پھر اس نے زمین والوں سے پوچھا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے ایک بڑے راہب (عیسائیوں میں تارک الدنیا عبادت گزار) کا پتا بتایا گیا وہ شخص اس راہب کے پاس گیا اور کہا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں۔ کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں، اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر کے پورے سو قتل کر دیئے، پھر اس نے سوال کیا کہ روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو اس کو ایک عالم کا پتا دیا گیا۔ اس شخص نے کہا کہ اس نے سو قتل کیے ہیں کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ عالم نے کہا: ہاں! توبہ کی قبولیت میں کیا چیز حائل ہو سکتی ہے؟ جاؤ، فلاں، فلاں جگہ پر جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ جاؤ کیونکہ وہ بری جگہ ہے، وہ شخص روانہ ہوا، جب وہ آدھے راستے پر پہنچا تو اس کو موت نے آلیا، اور اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا، رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کرتا ہوا اور دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا آیا تھا، اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے بالکل کوئی نیک عمل نہیں کیا، پھر اس کے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا، انہوں نے اس کو اپنے درمیان حکم بنا لیا،

Marfat.com

اس نے کہا دونوں زمینوں کی پیمائش کرو، وہ جس زمین کے زیادہ قریب ہوا اسی کے مطابق اس کا حکم ہوگا۔ جب انہوں نے پیمائش کی تو وہ اس زمین کے زیادہ قریب تھا جہاں اس نے جانے کا ارادہ کیا تھا، پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کرلیا، حسن نے بیان کیا ہے کہ جب اس پر موت آئی تو اس نے اپنا سینہ پہلی جگہ سے دور کرلیا تھا۔

(عرفان السنۃ، ص:۱۰۲۹ بحوالہ، الترغیب والترہیب، ۴/۵۰ الرقم: ۴۷۶۷، ابن حبان فی الصحیح، ۲/۳۷۶، صحیح مسلم، الرقم: ۲۷۶۶)

درسِ ہدایت:

اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ اولیاء اللہ کا خود شفاعت کرنا تو بڑی چیز ہے، اگر سو آدمیوں کا قاتل صرف ان کی بستی کا رُخ بھی کرلے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان اولیاء اللہ کی اس قدر وجاہت ہے کہ وہ اس قاتل کو معاف فرما دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے بستی کی جانب کی زمین کو قریب ہونے اور اس کے مقابل (Opposite) زمین کو دور ہونے کا حکم دیا تا کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ زمین کی واقعی پیمائش اور فاصلوں کو تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن اولیاء اللہ کی طرف جانے والوں کو محروم نہیں کیا جاسکتا، ابھی تو سو آدمیوں کے قاتل نے اللہ کے دوستوں کی شفاعت بالفعل حاصل نہیں کی تھی، صرف ان کی شفاعت کے حصول کا قصد کیا تھا تو بخش دیا گیا اگر وہ عبادت گزار نیک بندے اس کی شفاعت کردیتے تو اس کی بخشش کا کیا ٹھکانا ہوتا۔

(تبیان القرآن، ۷/۳۶۰۔۳۶۱)

Marfat.com

(۲) شفاعت فی الآخرت

یوم جزا بندوں کو ان کے اعمال کے مطابق جزا وسزا دینے کا دن ہے......
اس روز نہ مال کام آئے گا نہ اولاد...... نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی یار...... حتیٰ کہ قریبی رشتہ دار بھی ساتھ چھوڑ جائیں گے...... اس روز انسان اپنے بہن بھائی، ماں باپ اور بیوی بچوں کی بھی پرواہ نہیں کرے گا...... اس کے اپنے اعضاء بھی اس کے خلاف (Against) گواہی دیں گے...... جس نے اپنی زندگی کو بدا عمالیوں میں گزارا، اللہ کی نافرمانی کی، ان کو برسر عام رسوا کیا جائے گا، اس دن کوئی ان کا حال نہیں پوچھے گا۔

اور جس نے صبر کی صعوبتیں برداشت کر کے اپنے آپ کو بداعمالیوں سے محفوظ رکھا، وہ اس بدنصیب کا حشر دیکھ کر اطمینان کا سانس لے گا اور اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرے گا کہ اللہ نے اعمالِ سیئہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جن خوش نصیبوں کو کسی بھی بہانے اپنی عطاؤں سے نوازے گا، ان پر اپنی نوازشات پر ساری مخلوق کو آشکارا بھی کرے گا، تاکہ دنیا اعمالِ صالحہ کے ثمر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

جب آخرت کی نعمتوں کو دیکھا جائے تو اذنِ شفاعت اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ یوم جزا کو صرف اور صرف گنہگاروں کے آقا، بے کسوں کے کس، بے بسوں کے بس حضور رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین ﷺ کی ہی ذاتِ اقدس ہے جو اپنے امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے، اور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب سے نجات دلائیں گے۔ سب رشتے ناطے ٹوٹ جائیں گے لیکن نسبت رسول ﷺ قائم رہے گی۔

Marfat.com

شفقت رسول ﷺ کے بارے میں پڑھئے اور اپنا سینہ ٹھنڈا کیجئے۔

قربان میں ان کی سوچوں پہ:

ہر نبی کو ایک دعائے مستجاب، عطا فرمائی گئی، ہر نبی نے وہ دعا مانگ لی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

حضرت نوح علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

حضرت ہود علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ دعا مانگ لی

لیکن مجسم رحمت ﷺ نے وہ دعا نہیں مانگی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں (قیامت کے روز) شفاعت کا حق اختیار کروں یا میری آدھی اُمت بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے؟ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا کیونکہ وہ عام تر اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ تمہارے خیال میں وہ پرہیز گاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں، بلکہ وہ گنہگاروں، خطا کاروں اور گناہوں سے آلودہ لوگوں کے لئے ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب: الزہد، ۲/۱۴۴۱، الرقم: ۴۳۱۱، مصباح الزجاجۃ، ۴/۲۶۰، الرقم: ۱۵۴۹)

Marfat.com

سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھی اُمت کی بخشش چھوڑ کر شفاعت کیوں اختیار فرمائی؟

اس لئے کہ محشر کے دن حضور اکرم ﷺ اپنی ساری امت کی بخشش کے لئے دعا فرمائیں اور آپ کا کوئی بھی غلام آپ کے درِ دولت سے محروم نہ جائے۔

بچھڑے کہاں سے کہاں تمہارے لئے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔

حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سارے لوگ اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

میں ہی وہ ہوں جس سے سب سے پہلے زمین شق ہو گی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار گھبرانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ آپ ہمارے باپ ہیں اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ فرمائیں گے، مجھ سے لغزش واقع ہوئی جس کے باعث مجھے زمین پر اترنا پڑا تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، پھر وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو آپ فرمائیں گے، میں نے زمین پر ایک دعا مانگی جس کے باعث سارے لوگ ہلاک کر دیئے گئے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے میں نے

Marfat.com

تین مرتبہ (بظاہر) خلافِ واقعہ بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ان تینوں باتوں سے دین الٰہی کو بچانے کے لئے حیلہ کیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو آپ فرمائیں گے میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: لوگوں نے اللہ عزوجل کے علاوہ مجھے بھی معبود بنا لیا تھا۔ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا تو کہا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے مرحبا کہیں گے، میں (اللہ کے سامنے) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد وثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: اِرْفَعْ رَأْسَكَ سر (انور) اٹھایئے، وَسَلْ تُعْطَ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ اور فرمایئے آپ کی بات مانی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (ترجمہ) (یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا)

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۹)

(سنن ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، ۵/۳۰۸، الرقم: ۳۱۴۸)

کسی شاعر نے کیا خوب اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔

نوح کو بھی موجِ طوفان سے کنارا مل گیا
حضرتِ موسیٰ کو بھی لطف نظارا مل گیا

Marfat.com

الغرض ہر بے چارے کو چارا مل گیا
ہم غریبوں کو محمد کا سہارا مل گیا

اس وقت لوگوں کے جذبات، احساسات اور الفاظ کیا ہوں گے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!

زمین و زمان تمہارے لئے | مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے | بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے | بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے | اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

اے غلمانِ رسول! اپنی قسمت پر ناز کرو اور وجد میں آ کر کہو

محبوبِ دو جہاں ہمارے لئے | ہم پہ سایہ کناں ہمارے لئے
حاکم کون و مکاں ہمارے لئے | باعث تخلیق زماں ہمارے لئے
گئے کہاں سے کہاں ہمارے لئے | سید مرسلاں ہمارے لئے
غاروں میں دُعا ہمارے لئے | یاروں میں دُعا ہمارے لئے
آنکھوں میں آنسو رواں ہمارے لئے | شفاعتِ شافعِ مجرماں ہمارے لئے

اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے!

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی | سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل | اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے

Marfat.com

ہوئے سنا۔ (آپ ﷺ نے سنا) ان میں سے بعض نے کہا: تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے اپنا خلیل بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام (کلیم اللہ) ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔

پس حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، سلام کر کے فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا۔ یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں، اور وہ واقعی اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں، بے شک وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا، وہ یقیناً اسی طرح ہیں۔ مگر سنو! اچھی طرح آگاہ ہو جاؤ کہ (میری شان یہ ہے) اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور (اس پر) کوئی فخر نہیں۔

میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں۔

سب سے پہلے میں ہی جنت کا کنڈا کھٹکھٹاؤں گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے کھول دے گا اور کوئی فخر نہیں۔

میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم و معزز ہوں لیکن کوئی فخر نہیں کرتا۔

(احسن الصناعۃ فی اثبات الشفاعۃ ص: ۱۸۰ مطبوعہ، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ سنن

Marfat.com

ترمذی، کتاب: المناقب، ۵/ ۵۸۷، الرقم: ۳۶۱۶، سنن دارمی، ۱/ ۳۹، الرقم: ۴۸، تفسیر ابن کثیر، ۱/ ۵۶۱)

مدینے والے دیاں سچیاں یاریاں نیں:

پل صراط، میزان اور حوضِ کوثر یہ وہ تین مقامات ہیں جہاں پر ہم جیسے گنہگاروں کو اپنے لجپال آقا کی شفاعت کی شدت سے ضرورت محسوس ہوگی۔

دنیا میں کثرت سے ''رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی'' کی صدائیں لگانے والے مونس وغم خوار رسول اللہ ﷺ

پل صراط پر اپنے غلاموں کے لئے دعا فرماتے ہوں گے

دید کے پیاسوں کو دید کراتے ہوں گے

میزان عمل پر نیکیوں کا وزن بڑھاتے ہوں گے

یا پھر

حوضِ کوثر پر کوثر کا جام پلاتے ہوں گے

جب سب چھوڑ جائیں وہ پھر بھی نہ چھوڑیں

جب سب منہ موڑ لیں وہ پھر بھی نہ موڑیں

جب سب تعلق توڑ لیں وہ پھر بھی نہ توڑیں

یہ محبت رسول نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ الفت رسول نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ قربت رسول نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ رحمت رسول نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ وفائے رسول نہیں تو اور کیا ہے؟

کیا خوب فرمایا گدائے رسول نے

Marfat.com

جہڑے کہندے سی مراں گے نال تیرے، اج اونہاں وی بازیاں ہاریاں نے
جہڑے ترسدے دیدنوں دِنے راتیں، آخر اونہاں وی باریاں ماریاں نے
جدوں باغ وچہ خزاں نے وال کھولے، پنچھی اڑ گئے مار اڈاریاں نے
محمد بوٹیا جھوٹھا ای جگ سارا، تے کملی والے دیاں سچیاں یاریاں نے

آیئے پڑھیے سیّدِ انس وجاں کا فرمانِ فرحت نشاں

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قیامت کے دن میری (خصوصی) شفاعت فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہی ایسا کرنے والا ہوں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملیں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میزان کے پاس ڈھونڈنا، میں نے عرض کیا: اگر وہاں بھی نہ ملیں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ کو حوضِ کوثر پر تلاش کرنا کیونکہ میں ان تین جگہوں کو نہیں چھوڑں گا۔

(سنن ترمذی، کتاب: صفۃ القیامۃ والرقائق، ۴/ ۶۲۱، الرقم: ۲۴۳۳، مسند احمد بن حنبل، ۳/ ۱۷۸، الرقم: ۱۲۸۲۵، الترغیب والترہیب، ۴/ ۲۳۰، الرقم: ۵۴۸۶)

پل پر کھڑا ہوں گا حفاظت کو تمہاری
گر گرنے لگے کوئی تو اس کو اٹھا لوں

حوض پر کھڑا ہوں گا اپنے غلاموں کے لئے
جو پیاسا ہو اسے جامِ کوثر میں پلا دوں

میزانِ عمل پر آیا تیرا بن کر مونس و ہمدم
آ میرے گنہگار! تمہیں دامن میں چھپا لوں

سبحان اللہ!

Marfat.com

محبت ہو تو ایسی ہو

شفقت ہو تو ایسی ہو

عنایت ہو تو ایسی ہو

رحمت ہو تو ایسی ہو

نعمت ہو تو ایسی ہو

سعادت ہو تو ایسی ہو

ثروت ہو تو ایسی ہو

شفاعت ہو تو ایسی ہو

تبھی تو ہم کہتے ہیں

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جن کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

درسِ ہدایت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے پتہ چلا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جن کی زندگیوں کا لمحہ لمحہ اطاعت خدا اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گزرتا تھا۔ انہوں نے دین خدا کی سربلندی کے لئے گھر بار، آل اولاد، وطن اور قبیلہ سب کچھ چھوڑا تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کی بے تاب آنکھوں کو لمحہ بہ لمحہ زیارتِ حبیب کبریا علیہ الصلاۃ والسلام کا شرف حاصل ہوتا تھا لیکن ان تمام نیکیوں کے باوجود وہ قیامت کے دن شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی استدعا کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت سواد بن قارب شفاعت طلب کرتے ہوئے سرکار ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

وَاَنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِيْنَ وَسِيْلَةً
اِلَى اللّٰهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَائِبِ
وَكُنْ لِّيْ شَفِيْعًا يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ
سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

اے اُمت نبی! تیری قسمت بھلی:

وہ دن جس دن سب سہمے سہمے، ڈرے ڈرے ہوں گے..... اپنے بیگانے ہو چکے ہوں گے...... کسی کو چھڑانے، بچانے یا چپ کرانے کے لئے کسی میں ہمت (Power) نہ ہوگی...... ہر طرف نفسی نفسی کی پکار ہوگی۔

بروزِ محشر نبی بھی سارے پکار اٹھیں گے نفسی نفسی
قدم قدم پر میرے نبی کا نیا ہی ظاہر کمال ہوگا

نہ ہوگا کوئی کسی کا حامی نہ ہوگا کوئی کسی کا یاور
بنے گا محشر میں جو سہارا وہ آمنہ کا لال ہوگا

اس دن
بے سہاروں کو — آپ کے سہارے ہوں گے
جو بچائیں گے وہی — سب سے پیارے ہوں گے
اگر تم آپ کے ہوئے تھے تو — آج وہ تمہارے ہوں گے
ہم آپ کے جو تھے — آج وہ ہمارے ہوں گے
اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ — سب انبیاء کے اشارے ہوں گے
آپ کی شفاعت سے — ملنے سب کو کنارے ہوں گے

Marfat.com

اُدھر ہی ہو گی رب کی رضا　　　　جدھر میرے آقا کے اشارے ہو نگے

سنیے حبیب کبریا کا فرمان تا کہ تازہ ہو آپ کا ایمان:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) تمام انبیاء کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر خالی رہے گا میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کریم کے حضور کھڑا رہوں گا۔ اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری اُمت میرے بعد (کہیں بے یارو مددگار) رہ جائے۔ پس میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری اُمت، میری اُمت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: محمد ﷺ! تیری کیا مرضی ہے، تیری اُمت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں عرض کروں گا: میرے رب! ان کا حساب جلدی فرما دے۔ پس ان کو بلایا جائے گا اور ان کا حساب ہو گا۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِيْ

ان میں سے کچھ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے، اور کچھ میری شفاعت سے،

میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں ان کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کر لوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا ہو گا۔ حتیٰ کہ داروغہ جہنم عرض کرے گا: اے محمد ﷺ! آپ نے اپنی اُمت میں سے کوئی بھی آگ میں باقی نہیں چھوڑا جس پر اللہ رب العزت ناراض ہو۔

(مستدرک حاکم ۱/۱۳۵، الرقم: ۲۲۰، والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۴/۲۱۴، الرقم: ۵۵۱۵)

امام العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی:

Marfat.com

ب بسم اللہ اسم اللہ دا، ایہہ بھی گہنا بھارا ہو
نال شفاعت سرورِ عالم چھٹسی عالم سارا ہو
حدوں ودھ درود نبی نوں جیندا ایڈ پسارا ہو
میں قربان تنہاں تھیں باہو ملیا نبی سوہارا ہو

خالق کوثر، مالک بحر و بر نے فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

(ترجمہ) اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ (پ ۳۰، الضحیٰ: ۵)

وسیع خزانوں کے مالک، دو جہاں کے خالق نے اپنے پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کو بے حساب عطا فرمایا اور مزید بے حساب عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔

اللہ کریم کی ان عطاؤں میں سے اللہ کے محبوب کے پاس ایک شفاعت بھی ہے۔ اللہ کریم اپنے محبوب کی شفاعت قبول فرما کر آپ کے اُمتیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ آپ کی شفاعت سے کتنے اُمتیوں کی بخشش ہو گی۔ آیئے ''وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى'' والے کی زبانِ اقدس سے سنئے۔

جب یہ آیت کریمہ (وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى) نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِذًا وَاللّٰهِ لَا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ

خدا کی قسم اس وقت تک میں راضی نہ ہوں گا جب تک میرا ایک اُمتی بھی آگ میں ہو گا۔

(عقیدہ شفاعت مطبوعہ منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ تفسیر قرطبی ۲۰: ۹۴)

کتنی سعادت و خوش قسمتی ہے ہم گنہگاروں کی جنہیں اتنے مونس و غم خوار

رسول ﷺ نصیب ہوئے جن کے سینہ اطہر میں اپنی ساری امت کے لئے رحمت وشفقت کے سمندر موجزن ہیں۔

کیا خوب فرمایا عاشق صادق نے

وہ سماں کیسا ذیشان ہوگا، جب خدا مصطفیٰ سے کہے گا
اب تو سجدے سے سر کو اٹھالو، آپ کی ساری اُمت بری ہے

جب محبؐ...... محبوب سے مانگ رہا ہوگا...... پیشانی سجدے میں ہوگی...... وہ نظارا کیسا ہوگا...... کیسی وہ گھڑی ہوگی...... جب محبوب کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑی ہوگی۔

رب کریم فرمائے گا:

اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ

(اے میرے حبیب) اپنا سر (انور) اٹھایئے اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

وہ سماں کیسا ذیشان ہوگا جب خدا مصطفیٰ سے کہے گا
اب تو سجدے سے سر کو اٹھالو آپ کی ساری اُمت بری ہے

امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی اُمت کے لئے شفاعت کرتا جاؤں گا حتیٰ کہ میرا رب مجھے آواز دے گا اور فرمائے گا: ''اَقَدْ رَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ؟'' اے محمد ﷺ! کیا آپ راضی ہوگئے ہیں؟'' تو میں عرض کروں گا: ''اَیْ رَبِّ قَدْ رَضِیْتُ'' ہاں میرے پروردگار! میں راضی ہوگیا ہوں۔ (کیونکہ ساری اُمت جنت میں جاچکی ہے)۔

(الترغیب والترہیب (مترجم) ۲/۷۵۷، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ہر نبی نے ہر امتحان کے وقت عرض کیا یا اللہ عزوجل! جس طرح تو راضی

Marfat.com

اسی طرح میں راضی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے یہی کہا　　حضرت نوح علیہ السلام نے یہی کہا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہی کیا　　حضرت ایوب علیہ السلام نے یہی کہا

حضرت داؤد علیہ السلام نے یہی کہا　　حضرت اسماعیل علیہ السلام نے یہی کہا

حضرت لوط علیہ السلام نے یہی کہا　　حضرت ہود علیہ السلام نے یہی کہا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہی کہا　　حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہی کہا

لیکن فداک ابی وامی یارسول اللہ!

خالق نے آپ کے لئے یثرب کو مدینہ بنا دیا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

آپ کو عرش پہ بلایا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

انبیاء کو آپ کا مقتدی بنایا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

ڈوبا سورج واپس لوٹا دیا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

چاند دو ٹکڑوں میں دکھا دیا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

قبلہ تبدیل فرما دیا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

اس اُمت کو خیر الامم بنا دیا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

Marfat.com

حضرت عمر کو آپ کے قدموں میں جھکا دیا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

آپ کے ہر غم کو مٹا دیا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

تیری اُمت کو تیری شفاعت سے معاف فرما دیا

محبوب جس طرح تو راضی اسی طرح میں راضی

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد برائے محمد

یہ حقیقت ہے، حقیقت! اسے تسلیم کیجئے۔

سرکارِ دو جہاں کی شفاعت پانے والے خوش نصیب

نور آنکھوں میں چہرے پہ اجالے ہوں گے
مصطفٰی والوں کے انداز نرالے ہوں گے
حشر میں ان کی شفاعت کے حوالے ہوں گے
ہم گنہگاروں کو سرکار سنبھالے ہوں گے

(۱) مدینے شریف میں موت پانے والے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا

Marfat.com

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔''

(سنن ترمذی، کتاب: المناقب، ۵/۷۱۹، الرقم: ۳۹۱۷، مسند احمد بن حنبل، ۲/۱۰۴، الرقم: ۵۸۱۸، الترغیب والترہیب ۲/۱۳۶، الرقم ۱۸۵۹)

سرکار دے در اُتے رہندی اے نظر میری
اس در دی گدائی تے ہندی اے گزر میری

ایہو آرزو میرے سینے وچ مراں شہر مدینے وچ
ہوواں دفن مدینے وچ رہوے ٹھنڈی قبر میری

(۲) اذان کے بعد دعا پڑھنے والے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو جیسے وہ کہے تم کہو، پھر مجھ پر درود بھیجو، پس جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، وہ جنت میں ایسا مقام ہے جس پر صرف ایک اللہ کا خاص بندہ فائز ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔ فَمَنْ سَأَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ پس جس نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اسے شفاعت حاصل ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب: الصلاۃ، ۱/۲۸۸، الرقم: ۳۸۴، سنن ترمذی، کتاب: المناقب، ۵/۵۸۶، الرقم: ۳۶۱۴)

(۳) انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانے والے:

مَنْ قَبَّلَ ظُفُرَیْ اِبْھَامَیْہِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

Marfat.com

اللهِ فِي الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِيْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ

جو شخص اذان میں ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ'' سن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے گا میں اس کی قیادت کروں گا اور اسے جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔

(مسند فردوس بحوالہ ردالمختار، ۱/ ۳۰۷)

انگوٹھے چومنے کا ایک فائدہ تو انشاء اللہ عزوجل قیامت کے دن ہوگا۔ دوسرا فائدہ جو دنیا میں نصیب ہوگا۔ سنئے

زمیں میلی نہیں ہوتی زمن میلا نہیں ہوتا
محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا
جو نام مصطفیٰ چومے دکھتی نہیں کبھی آنکھیں
پہن لے جو پیار ان کا بدن میلا نہیں ہوتا

(۴) روضہ رسول کے زائرین:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَ شِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ شَهِيْدًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو کوئی بھی مدینہ طیبہ کی سختی اور شدت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(صحیح مسلم، کتاب: الحج، ۲/ ۱۰۰۴، الرقم: ۱۳۷۸، سنن ترمذی، کتاب: المناقب، ۵/ ۷۲۲، الرقم: ۳۲۹۴)

اسی لئے تو میرے منتظر آقا کے عاشق کہتے ہیں

Marfat.com

؎ جے آکھو تے مدینے میں وی آواں یارسول اللہ
ستے ہوئے لیکھ اپنے جگاواں یارسول اللہ

مدینے پاک دے اندر میری ایہو عبادت اے
تیرے روضے توں نظراں ہٹاواں یارسول اللہ

سبحان اللہ! کیا شان ہے اس قبر انور کی!
کیا مقام ہے اس روضۂ اقدس کا! کیوں...... کیونکہ

یہ سید الانبیاء کی قبر ہے | یہ حبیب خدا کی قبر ہے
یہ خطیب الانبیاء کی قبر ہے | یہ امام الانبیاء کی قبر ہے
یہ صدیق کے آقا کی قبر ہے | یہ دو جگ کے داتا کی قبر ہے
یہ اللہ کے یار کی قبر ہے | یہ رسولوں کے سردار کی قبر ہے
یہ صاحب قرآن کی قبر ہے | یہ اُمت کے مہربان کی قبر ہے

اس قبر انور کی زیارت کے فوائد بیان کروں تو کیسے؟ روضۂ رسول کی زیارت کی برکتیں لکھوں تو کیسے؟

روضۂ رسول دیکھنے سے | دل کو سرور ملتا ہے
روضۂ رسول دیکھنے سے | آنکھوں کو نور ملتا ہے
روضۂ رسول دیکھنے سے | دل کو چین ملتا ہے
روضۂ رسول دیکھنے سے | ثواب دارین ملتا ہے
روضۂ رسول دیکھنے سے | آقا کا دیدار ملتا ہے
روضۂ رسول دیکھنے سے | اللہ کا پیار ملتا ہے

؎ تیرے روضے کو دیکھا سکون مل گیا
تیرے گنبد کی شوکت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس مسلمان نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

۵-صبح وشام درود پڑھنے والے:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا، وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا، اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے مجھ پر صبح اور شام کے وقت دس دس بار درود پڑھا، قیامت کے دن اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔

(الترغیب والترہیب،۱/۲۶۱،الرقم: ۹۸۷، خصائص کبریٰ،۲/۴۵۶، والمناوی فیض القدیر، ۶/۱۶۹،الرقم:۸۸۱۱)

دل نور ونور درود کرے، ہر مشکل دور درود کرے
تیرا وی بلند زمانے تے اس نال ستارہ ہووے گا
پڑھدا رہو درود محمد صلی اللہ علیہ وسلم تے تیرا پار اتارا ہووے گا
اس پاک درود دی برکت تھیں سوہنے دا نظارا ہووے گا

غیروں پر نظر کرم:

جن ہستیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعث تخلیق کائنات سمجھا تھا۔ وہ تو یہ ایمان رکھتے تھے کہ جس ہستی کے طفیل ہمیں اپنے رب کا عرفان نصیب ہوا ہے خدا کی ساری نعمتیں بھی ان کے وسیلے سے ملیں گی، اس لئے قدرتی طور پر وہ ہر دنیوی مسئلے کے حل (Solution) کے لئے شفاعت محمدی پر بھروسہ (Trust) کرتے تھے اور اخروی نجات کے لئے بھی ان کا اعتماد شفاعت محمدی علیہ الصلاۃ والسلام پر

تھا۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ اس ہستی کے دعویٰ نبوت ورسالت کو سچ ماننے کے لئے تیار نہ تھے، ان لوگوں کی کشتی حیات بھی جب کبھی حوادثِ دہر کے گرداب میں پھنستی تو ان کی نگاہیں بھی طلب شفاعت کے لئے اس ہستی کی طرف اٹھتیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ خدا کے اس رحمۃ اللعالمین رسول نے ان کو بھی مایوس نہیں کیا۔ ایک حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: قریش نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی، حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کے خلاف دعائے ضرر کی، ان کو قحط نے آلیا حتیٰ کہ اس قحط کے سبب وہ ہلاک ہونے لگے اور مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہو گئے۔ ابوسفیان (کفارِ مکہ کا سردار) حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! آپ صلہ رحمی کی تعلیم دینے آئے ہیں جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس قحط کا بیان قرآن حکیم کی اس آیت میں ہے:

ترجمہ: ''اور تم اس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح دھواں لے کر آئے گا۔''

(شفاعت محمدی سے ان پر بارش ہوئی) وہ پھر کفر کی طرف لوٹ گئے۔ دوبارہ کفر پر جو ان کی گرفت ہوئی۔ اس کا بیان اس آیت میں ہے: ترجمہ ''جب ہم ان کو سختی سے گرفت میں لے لیں گے۔''

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کے لئے دعا کی تو بارش عطا کی گئی۔ ہفتہ بھر مسلسل بارش برستی رہی۔ لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارانِ رحمت برسا ہمارے

Marfat.com

اوپر نہیں۔ بادل آپ کے سر سے چھٹ گئے اور ارد گرد کے لوگوں پر بارش برسی۔
(صحیح بخاری، ۱/۱۳۹)

اپنے تو رہے اپنے غیروں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں رحم کچھ ایسا
خود بھیک دیں خود ہی کہیں منگتے کا بھلا ہو

انبیاء، شہداء اور مؤذنین بھی شفاعت کریں گے:

"حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے یہ لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء کرام، شہداء اور مؤذن۔"

(مسند بزار ۲/ ۴۷، الرقم: ۳۷۲، مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۸۱)

مل کر نیکیاں کرنے والوں کی شفاعت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث میں ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو مومن نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے وہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو جو جہنم میں پڑے ہوں گے جہنم سے چھڑانے کے لئے (بطورِ ناز) اللہ تعالیٰ سے ایسا جھگڑا کریں گے جیسا جھگڑا کوئی شخص (دنیا میں) اپنا حق مانگنے کے لئے بھی نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ (ہماری سنگت اختیار کئے ہوئے تھے کہ) ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو ان کو دوزخ سے نکال لو۔ ان کی صورتیں دوزخ پر حرام کر دی

Marfat.com

جائیں گی۔

(احسن الصناعۃ فی اثبات الشفاعۃ، ص:۳۲۶، مطبوعہ، منہاج القرآن پبلی کیشنز بحوالہ صحیح مسلم، کتاب: الایمان، ۱/۱۶۹، الرقم: ۱۸۳ الرقم: ۲۱۷۹، مستدرک حاکم، ۴/۱۲۶، الرقم: ۵۴۶۶، الترغیب والترہیب، ۴/۲۲۳، الرقم: ۵۴۶۶)

چھوٹی عمر میں فوت ہونے والے بچوں کی شفاعت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سرکار دو عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے جس شخص کے دو (کم سن فوت شدہ بچے) پیش رو ہو گئے۔ وہ اس شخص کو جنت میں لے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جس شخص کا ایک پیش رو ہوا؟ فرمایا: اے صاحبہ خیرات! اس کو وہ ایک پیش رو ہی لے جائے گا۔ عرض کیا جس کا کوئی نہیں ہو گا فرمایا اس کا میں ہوں گا کیونکہ میری اُمت کو میری جدائی سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

(سنن ترمذی، کتاب الجنائز: ۳/۳۷۶، الرقم: ۱۰۶۲، مسند احمد بن حنبل، ۱/۳۳۴، الرقم: ۳۰۹۸، مسند ابو یعلیٰ، ۵/ ۱۳۸، الرقم: ۵۲۷۶)

بچے کی نمازِ جنازہ میں ہم یہ دعا پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ۝

الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

پھر ہم یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں

Marfat.com

جب ایک بچہ شفیع ہوسکتا ہے تو	حضور کیوں نہیں
جب قرآن شفیع ہوسکتا ہے تو	حضور کیوں نہیں
جب سورۃ ملک شفیع ہوسکتی ہے تو	حضور کیوں نہیں
جب ایک پانی پینے والا شفیع ہوسکتا ہے تو	حضور کیوں نہیں
جب ایک روزہ رکھنے والا شفیع ہوسکتا ہے تو	حضور کیوں نہیں
جب ایک شہید شفیع ہوسکتا ہے تو	حضور کیوں نہیں
جب ایک مؤذن شفیع ہوسکتا ہے تو	حضور کیوں نہیں
جب دوسرے انبیاء شفیع ہوسکتے ہیں تو	حضور کیوں نہیں
جب حضرت عثمان شفیع ہوسکتے ہیں تو	حضور کیوں نہیں

کوئی مانے نہ مانے...... ہم تو جانتے بھی ہیں، مانتے بھی ہیں

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب منکر دور ہو
ہم رسول اللہ کے، ہے جنت رسول کی

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول کی

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ وَرَسُوْلِكَ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

❁❁❁❁❁

Marfat.com

اعجازِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۔ وَ نَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ...... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِااللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

فَلَمْ تَقْتُلُوْ ھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمْ ص وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ج

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ○

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

Marfat.com

اَلصُّبحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ	وَاللَّیلُ دَجٰی مِنْ وَّفْرَتِہٖ
فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلًا وَّ عُلَا	اَھْدَ السُّبُلَا لِدَلَالَتِہٖ
کَنْزُ الْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ	ھَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِہٖ
اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ	کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ
سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ	شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ
جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَۃَ اَسْرٰی	وَالرَّبُّ دَعٰی لِحَضْرَتِہٖ

....

اللہ رب العزت نے ہر زمانے میں انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا...... جب بھی ظلمت کی گھٹا چھانے لگی ...... غیرتِ ایمانی ختم ہونے لگی ...... اعتقادی کمزوریاں بڑھنے لگیں ...... عقلیں تنزیہہ وتشبیہ کے درمیان متردد ہونے لگیں ...... دلوں میں نفرتیں بڑھنے لگیں ...... عقلی اور فکری قوتیں ختم ہونے لگیں ...... انتشار کی قوتیں جنم لینے لگیں ...... تب اللہ کریم کا دریائے کرم جوش میں آیا اور اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے کے لوگوں پر احسان کیا کہ ان کے لئے ایک ایسے شخص کو مقرر فرمایا جس نے آ کر انہیں بتایا کہ وہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسالت لایا ہے اور وہ اس رسالت کے ذریعے ان کی حیرت اور گمراہی کا ازالہ کرے گا تو انہوں نے اپنی عقلی وفکری قوتوں کو استعمال میں لا کر غور کیا اور سمجھ لیا کہ رسالت کا یہ سلسلہ جائز وممکن ہے۔ پھر ان لوگوں نے انبیاء ورسل سے رسالت کی تصدیق (Confirmation) کے لئے نشانی طلب کی تو اللہ رب العزت نے اپنے انبیاء ورسل کو معجزات عطا کئے جن کو کچھ لوگوں نے تسلیم کر لیا اور کچھ نے ماننے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے دراصل انبیاء ورسل کو اس لئے معجزاتِ باہرہ سے مؤید فرمایا ہے کہ ان کی

Marfat.com

تو میں ان معجزات کی بنیاد (Base) پر ان کے سامنے سر اطاعت خم کریں کیونکہ انسان کی فطرت (Nature) ہے کہ وہ برہان و دلیل دیکھے بغیر ایک دوسرے کی بات نہیں مانتے۔

مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کو مختلف قسم کے معجزات عطا کیے گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کلام کرنے کا شرف حاصل کیا اور زمین پر لاٹھی ماری تو پانی نکل آیا...... حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر دیا گیا...... حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں سے گفتگو کا ملکہ دیا گیا اور آپ کے لئے جنات اور ہوا کو مسخر کر دیا گیا...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اندھوں اور کوڑھیوں کے تندرست کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا کیا گیا۔

حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

سرکار دو عالم، نورِ مجسم ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے اُبل پڑے...... آپ ﷺ نے غار میں سر مبارک داخل کیا تو وہ نرم ہوتا چلا گیا...... آپ ﷺ کے ہاتھ میں سنگریزوں نے تسبیح پڑھی...... پتھروں نے سلام عرض کیا...... آپ ﷺ نے حضرت قتادہ بن نعمان کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی جوڑ دی...... آپ ﷺ کے بلانے پر درخت چل کر آئے...... کھجور کا تنا آپ کے فراق میں چیخیں مار کر رویا...... حضور نبی کریم، رءُوف رحیم ﷺ کو جو معجزات اور کمالات دیے گئے وہ تمام نبیوں کے معجزات اور کمالات سے فائق اور ان پر غالب تھے...... آپ کے معجزات کی تعداد، ان کی کیفیات اور شان ہر اعتبار سے بلند و بالا تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے تمام معجزات کا سرچشمہ نورِ محمدی ﷺ ہے۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

؎ وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمْ

Marfat.com

ترجمہ: جس قدر معجزات انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں لائے (فی الحقیقت) وہ تمام معجزات ان کو آپ ﷺ ہی کے نور سے حاصل ہوئے۔

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

ترجمہ: کیونکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام آفتاب کمال ہیں اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور ﷺ کے مقابلہ میں بمنزلہ ستاروں کے ہیں جو علم وہدایت کی روشنی کو ضلالت وجہالت کی تاریکی میں اہل دنیا پر ظاہر کرتے رہے۔

☆ ☆ ☆ ☆
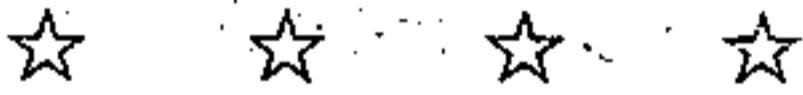
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ

(ترجمہ) تو آپ نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

(پ۹، انفال: ۱۷)

معجزہ کی تعریف:

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے دعوائے نبوت کی تائید میں جو بات خلافِ عادت ظاہر ہو اسے معجزہ کہتے ہیں۔ حضرت میر سید شریف جرجانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْمُعْجِزَةُ اَمْرٌ خَارِقٌ لِلْعَادَةِ دَاعِيَةٌ اِلَى الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ

Marfat.com

مَقْرُوْنَةٌ بِدَعْوَى النُّبُوَّةِ قُصِدَ بِهٖ اِظْهَارُ صِدْقِ مَنِ ادَّعٰى اَنَّهٗ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

وہ کام جو اللہ کی عادت جاریہ کے خلاف ہو اور خیر اور سعادت کی دعوت دیتا ہو اور اس کام کو پیش کرنے والا نبوت کا مدعی ہو اور اس خلافِ عادت کام سے اس کے اس دعویٰ کے صدق کے اظہار کا قصد کیا گیا ہو کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

اس خلافِ عادت کام کو معجزہ کہتے ہیں۔

(تبیان القرآن ۴/ ۲۳۸، انوار الحدیث مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی بحوالہ، کتاب التعریفات ص ۱۵۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ)

جس ہستی کی ساری زندگی معجزات سے بھری پڑی ہو...... جو شخصیت سراپا معجزہ ہو...... اس مقدس و محترم ہستی کے معجزات کا شمار کرنا صرف مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے...... برکت کے لئے سرکارِ دو جہاں ﷺ کے چند ایک معجزات درج ذیل ہیں۔

(1) نگاہ بلند سخن دلنواز:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ فَقَالَ، اِنِّيْ أُرِيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ أَخَذْتُهٗ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ

ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ نے نماز کسوف پڑھائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کس قدر پیچھے ہٹ گئے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت نظر آئی تھی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی بحوالہ صحیح بخاری، کتاب: صفۃ الصلاۃ، ۱/۲۶۱، وصحیح مسلم، کتاب: الکسوف، ۲/۶۲۷، الرقم: ۹۰۴، ومسند احمد بن حنبل، ۱/۲۹۸، الرقم: ۲۷۱۱، ۳۳۷۴)

(2) اس انگلی کی جرأت پہ لاکھوں سلام:

علامہ قرطبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ مشرکوں کا ایک وفد جس میں ولید بن مغیرہ، ابوجہل، عاص بن وائل، اسود بن مطلب، نضر بن حارث اور ان کے دیگر رؤسائے قریش تھے، حضور نبی کریم رءوفٌ رّحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اگر آپ سچے ہیں تو چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِنْ فَعَلْتُ تُؤْمِنُوْنَ ''اگر میں ایسا کر دوں تو کیا تم ایمان لے آؤ گے؟'' وہ بولے ضرور۔

اس رات کو چاند کی چودھویں تاریخ تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے اپنے رب کریم سے عرض کی کہ کفار نے جو مطالبہ کیا ہے اسے پورا کرنے کی قوت دی جائے۔ چنانچہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم ﷺ مشرکین کا نام لے لے کر فرما رہے تھے یَا فُلَانُ یَا فُلَانُ اِشْهَدُوْا اے فلاں! اے فلاں! (اب اپنی آنکھوں سے

Marfat.com

دیکھو) اور اس بات پر گواہ رہنا (تمہاری فرمائش پوری ہو گئی)

یہ جو مہر وماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کفار نے جب اس عظیم معجزہ کو دیکھا تو ایمان لانے کے بجائے انہوں نے کہا: هٰذَا مِنْ سِحْرِ ابْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ یہ ابی کبشہ کے بیٹے کے سحر کا اثر ہے۔ اس نے تمہاری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے۔ چند دنوں تک باہر سے قافلے آنے والے ہیں اور ہم ان سے پوچھیں گے، اس جادو کی حقیقت خود بخود کھل جائے گی۔ جب وہ قافلے مکہ آئے اور ان سے پوچھا گیا کہ فلاں رات کو چاند کو شق ہوتے تم نے دیکھا ہے؟ تو سب نے اس کی تصدیق کی لیکن اس کے باوجود کفار مکہ کو ایمان لانے کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

(ضیاء النبی، ۵/۷۰۸)

کافروں نے شق القمر کا معجزہ دیکھنے کے بعد یہ کہہ دیا کہ یہ جادو ہے اور ایسا جادو پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اس موقع پر قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ○

(ترجمہ) قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں کہنے لگتے ہیں، یہ بڑا زبردست جادو ہے۔ (پ ۲۷، قمر: ۲،۱) (شرح صحیح مسلم، ۷/۶۱۹)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

جن کے اشارے سے ہوا چاند پارہ پارہ
اس انگلی کی جرأت پہ لاکھوں سلام

(3) وہ سورج کو واپس لوٹا جانتے ہیں:

سرورِ دو عالم، شاہ بنی آدم ﷺ کے معجزاتِ بینات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے پھر واپس لوٹ آیا۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی رفیقہ حیات تھیں وہ روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ استراحت فرما تھے۔ آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں تھا۔ اسی اثناء میں نزولِ وحی کی کیفیت طاری ہوگئی سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی لیکن آپ نے یہ جسارت نہ کی کہ اپنے آقا کو بیدار کردیں حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ اس کے بعد سرور عالم ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت علی المرتضیٰ سے پوچھا اے علی! تم نے عصر کی نماز پڑھی؟ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! نہیں۔ رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے رب کریم کی بارگاہ میں عرض کی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ فِیْ طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ

”اے میرے اللہ! علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تیری اطاعت اور تیرے رسول ﷺ کی اطاعت میں تھے (مہربانی فرما کر) سورج کو واپس لوٹا دے (تاکہ تیرا یہ بندہ نمازِ عصر ادا کرسکے) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فَرَاَیْتُھَا غَرَبَتْ وَرَاَیْتُھَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ“ میں نے

Marfat.com

سورج کو دیکھا کہ وہ غروب ہو گیا تھا میں نے دیکھا غروب ہونے کے بعد پھر طلوع ہو گیا۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اٹھے، آپ نے وضو کیا، عصر کی نماز ادا کی پھر سورج غروب ہوا۔ یہ واقعہ اس وقت رو پذیر ہوا جبکہ سرکارِ دو عالم ﷺ خیبر فتح کرنے کے بعد صہبا کے مقام پر تشریف فرما تھے۔

(منہاج السوی صفحہ ۶۷۳، بحوالہ المعجم الکبیر: ۲۴/ ۱۴۷، الرقم: ۳۹۰، الخصائص الکبریٰ، ۲/ ۱۳۷)، ضیاء النبی ۵/۱۱، تبیان القرآن ۷/ ۱۴۵ بحوالہ مجمع الزوائد ۸/ ۲۹۸)

؎ صاحبِ رجعتِ شمس وشق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

نصیحت کے مدنی پھول:

اس واقعہ سے نماز کی اہمیت (Importance) واضح ہوتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قضا نماز پر ادا نماز کو ترجیح دی...... آج ہم لاپرواہی اور سستی کرتے ہوئے بے شمار نمازیں قضا کر دیتے ہیں...... ہمیں چاہئے کہ نمازیں قضا نہ کریں اور وقت پر نماز ادا کریں...... سرکار دو جہان، رحمت عالمیان ﷺ نے بیدار ہوتے ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نماز کے بارے میں دریافت کیا جس سے پتہ چلا نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہے...... قیامت کو بھی سب سے پہلا سوال نماز کا ہو گا...... دنیاوی امتحان میں اگر ہمیں پتہ چل جائے کہ پہلا سوال یہ ہو گا تو ہم دن رات محنت کرنے لگ جاتے ہیں...... مختلف طریقوں سے تیاری کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں قیامت کے دن ہونے والے سوالات (Questions) کے بارے میں بتا دیا کہ سب سے پہلا سوال نماز کا ہو گا...... تو ہمیں چاہئے کہ پنجگانہ نماز کی پابندی کریں اور نماز قضا کرنے سے

Marfat.com

بچیں...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ تھا کہ اگر آپ ﷺ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ سورج کو واپس لوٹا دے گا کیونکہ اللہ آپ کی کوئی دعا رد نہیں فرماتا...... چنانچہ حضرت علی نے ادا نماز پڑھنے کی درخواست (Request) کی تو مکی مدنی آقا ﷺ کی دعا سے ڈوبا ہوا سورج واپس آ گیا...... اللہ نے اپنے قانون میں تبدیلی فرما دی...... نہ پہلے کبھی ایسا ہوا نہ آئندہ ہوگا۔

سبحان اللہ! اے محبوب خدا! کیا خوب ہے تیری ثناء!

شانِ مصطفیٰ کا کیا کہنا مقامِ مصطفیٰ کا کیا کہنا
عظمت مصطفیٰ کا کیا کہنا رفعت مصطفیٰ کا کیا کہنا
طاقت مصطفیٰ کا کیا کہنا قدرت مصطفیٰ کا کیا کہنا

رب کریم کی عطا کردہ طاقت سے وہ کیا کچھ نہیں کر سکتے

وہ کنکروں کو کلمہ پڑھا جانتے ہیں
وہ گٹھلیوں میں کھجوریں اُگا جانتے ہیں
وہ یثرب کو مدینہ بنا جانتے ہیں
وہ جاہل کو عالم بنا جانتے ہیں
وہ غافل کو رب سے ملا جانتے ہیں
وہ مردوں کو زندہ اٹھا جانتے ہیں
جہاں آنا چاہیں وہ آ جانتے ہیں
وہ انگلی سے چاند کو ہلا جانتے ہیں
وہ سورج کو واپس لوٹا جانتے ہیں

ڈوبا سورج کسی نے بھی پھیرا نہیں
کوئی مثلِ یدُ اللہ بھی دیکھا نہیں

Marfat.com

جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانہ نہیں
جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں

ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

(4) برکتوں کے بسیرے...... حضرت جابر کے ڈیرے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور کا شکم مبارک کمر کے ساتھ چپکا ہوا تھا اور بھوک کی وجہ سے کمر پتلی ہو گئی تھی اسی اثناء میں ایک سخت چٹان خندق میں ظاہر ہوئی۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو توڑنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ بارگاہِ رسالت میں فریاد کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! خندق کھودتے ہوئے ایک چٹان ظاہر ہو گئی ہے۔ سب نے اس کو توڑنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں ٹوٹی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ابھی آ رہا ہوں پھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے شکم مبارک پر پتھر بندھا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم تین دن وہاں رہے اور ایک دانہ بھی ہمارے منہ میں نہیں گیا۔ چنانچہ شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کدال لے کر وہاں پہنچے اور اس کو ضرب لگائی۔ ضربِ نبوت سے اس کا تیسرا حصہ ٹوٹ کر ملک شام کی سمت جا گرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَآئِنِ الشَّامِ ''مجھے شام کے خزانوں کی کنجیاں عطا کر دی گئی ہیں۔''

دوسری ضرب لگائی اس کا تیسرا ٹکڑا ایران کے ملک کی طرف جا گرا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ضرب سے مجھے کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں عطا فرما دی گئی ہیں۔ تیسری بار جب ضرب لگائی تو اس چٹان کا بقیہ حصہ یمن کی طرف

Marfat.com

جا گرا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یمن کے ملک کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اجازت ہو تو گھر تک ہو آؤں میں نے گھر جا کر اپنی بیوی سے کہا، میں نے نبی کریم ﷺ کو سخت فاقہ کی حالتِ میں دیکھا ہے۔ کیا تیرے پاس حضور کو پیش کرنے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نیک بخت نے کہا ہمارے پاس کچھ جَو ہیں اور ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ہے۔ میں نے اس بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری رفیقہ حیات نے جَو پیسے، میں نے گوشت ہانڈی میں ڈال کر چولہے پر رکھا اور خود حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے میدانِ جنگ میں واپس آ گیا۔

جب میں جانے لگا تو میری زوجہ نے کہا مجھے سرکار ﷺ کے صحابہ کے سامنے شرمندہ نہ کرنا، میں نے جب مکی مدنی آقا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سرگوشی کرتے ہوئے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمارے پاس بکری کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ اور ایک صاع جو کا آٹا ہم نے گوندھا ہے۔ حضور خود بھی تشریف لائیں اور دس تک اپنے صحابہ کو ساتھ لائیں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کَثِیْرٌ طَیِّبٌ بہت زیادہ اور پاکیزہ ہے۔ اپنی بیوی کو کہو جب تک میں نہ پہنچوں چولہے سے ہانڈی نہ اتارنا اور تندور سے روٹی نہ نکالنا یہ کہہ کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو گھر روانہ کیا، پھر تمام لشکر میں منادی کرا دی۔ اے اہل خندق! جابر نے تمہارے لئے کھانا پکایا ہے۔ فَحَیَّهَلًا بِکُمْ آؤ سب کو صلائے عام ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کے پاس گئے اور بتایا خدا تیرا بھلا کرے حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم تو اپنے تمام لشکریوں کو ہمراہ لے کر آ رہے ہیں۔ اس مومنہ صادقہ نے پوچھا کیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے پوچھا کہ تم نے کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے عرض کر دی تھی لیکن دل میں مجھے بڑی

Marfat.com

شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ ایک صاع جو اور ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ اور سارا لشکر اسلام تو اس مومنہ صادقہ نے کہا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ نَحْنُ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا عِنْدَنَا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ہم نے تو جو ہمارے پاس تھا اطلاع دے دی۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے گوندھا ہوا آٹا پیش کیا گیا۔ فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ حضور نبی کریم ﷺ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر ہانڈی کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس میں بھی لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، روٹی پکانے والی عورت کو بلاؤ جو تیری بیوی سے مل کر روٹی پکائے پھر بتایا میرے ساتھ ایک ہزار آدمی آیا ہے۔ ہانڈی کو چولہے سے نہیں اتارنا وہیں سے ہی چمچے سے سالن ڈالتے جانا۔ سب لوگ باری باری آتے رہے اور سب سیر ہو کر چلے گئے اور جتنا آٹا پہلے تھا اتنا ہی باقی رہا اور ہانڈی بھی بھری ہوئی تھی، جیسے اس سے کسی نے ایک چمچہ سالن نہیں نکالا ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا خود کھاؤ اور پڑوسیوں، رشتہ داروں کو بطور ہدیہ بھیجو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سارا دن کھاتے رہے، کھلاتے رہے اور بانٹتے رہے۔

(شرح مشکوۃ ترجمہ اشعۃ اللمعات ۷/۲۶۲، فرید بک سٹال لاہور، ضیاء النبی ﷺ، ۵/۵۳۷، بحوالہ ذینی دحلان "السیرۃ النبویہ" ۳/۵۰۔۱۴۸)

یہ تمام اس سید السادات اور منبع البرکات ﷺ کی برکات ہیں جن کی برکات و انعامات سے زمین و آسمان اور ظاہر و باطن چل رہے ہیں۔ ذرا تصور تو کیجئے وہاں کے حاضرین کے دلوں کو اس کے کھانے سے کس قدر ذوق و سرور حاصل ہوا ہوگا۔ ان کے باطن کس قدر خوش قسمت ہیں جنہیں رحمۃ اللعالمین ﷺ

کی برکت نصیب ہوئی۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ، ۲۶۴/۷، مطبوعہ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور)

(5) قدرت کے کرشمے:

حضرت عمران بن حصین خزاعی سے روایت ہے فرمایا ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ کچھ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر شدتِ پیاس کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی سے نیچے اترے۔ حضرت زبیر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو یاد فرمایا جب وہ حاضر ہوئے حکم فرمایا اِذْھَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ ''جاؤ پانی تلاش کرو'' تعمیل حکم میں وہ دونوں صاحبان پانی کی تلاش میں ادھر ادھر چکر لگانے لگے یہاں تک کہ انہیں ایک عورت ملی۔ قاضی عیاض نے شفاء میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب انہیں پانی کی تلاش میں بھیجا تو بتایا۔ اَنْتُمَا تَجِدَانِ امْرَاَۃً بِمَکَانِ کَذَا مَعَھَا بَعِیْرٌ عَلَیْہِ مِزَاوَتَانِ تمہیں ایک عورت فلاں جگہ پر ملے گی جو اونٹ پر سوار ہو گی اور اس کے دونوں طرف پانی کے مشکیزے لٹک رہے ہوں گے (اور وہ ان کے درمیان پاؤں لٹکائے بیٹھی ہو گی) (ان دونوں صحابیوں کو وہ عورت اسی مقام پر اسی حالت میں مل گئی) یہ دونوں حضرات اسے لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک برتن منگوایا۔ اس کی دونوں مشکوں کے منہ کھول دیئے اور پانی اس برتن میں انڈیلا پھر اس پانی میں اپنا دست مبارک رکھا تو پانی دست مبارک سے ابلنے لگا چنانچہ تمام مجاہدین میں اعلان کر دیا گیا کہ آؤ پانی پیو اور پلاؤ اعلان سن کر لوگ دوڑے آئے اور جتنا جتنا پانی کسی کو درکار تھا وہ لے کر واپس ہوتے گئے۔ وہ عورت بے حس و حرکت کھڑی تھی اور یہ منظر دیکھ رہی تھی کہ کس طرح لوگ دھڑا دھڑ آ رہے ہیں اور اس کے مشکیزوں سے پانی لے لے کر جا رہے

Marfat.com

ہیں۔ وہ بڑی دور سے پانی لے کر آئی تھی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ حسب توفیق سب لوگ اس عورت کی امداد کریں تاکہ اس کو ہماری وجہ سے جو تکلیف پہنچی ہے اس کا ازالہ ہو سکے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق تمام مسلمان حسب توفیق اس کی امداد کرنے میں مشغول ہو گئے۔ کوئی کھجوریں لا رہا تھا، کوئی آٹا، کوئی ستو، کوئی کپڑے لا رہا تھا۔ ان سب چیزوں کو ایک گٹھڑی میں باندھ کر اس کے اونٹ پر لاد دیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم جانتی ہو کہ ہم نے تیرے پانی سے ایک قطرہ بھی نہیں لیا۔ تیری دونوں مشکیں جس طرح تم بھر کر لائی تھی۔ اب بھی وہ لبالب بھری ہوئی ہیں۔ ہم نے تیرے پانی سے ایک قطرہ بھی نہیں لیا بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے چنانچہ وہ روانہ ہو گئی۔ جب اپنے گھر پہنچی تو اس کے اہل خانہ نے اس سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ کچھ نہ پوچھو، میرے ساتھ حیرت انگیز واقعہ پیش آیا ہے اور اس نے سارا واقعہ لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ یوں پانی بھر کر لا رہی تھی، دو آدمی مجھے ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو تم صابی کہتے ہو۔ اس نے تمام تفصیلات کھول کر ان کے سامنے بیان کیں۔ آخر میں اس نے کہا یہ شخص یا تو بہت بڑا جادوگر ہے یا یہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ اس کے بعد مسلمان کافی عرصہ وہاں ٹھہرے رہے اور کفار ومشرکین کے جو ریوڑ یا اونٹوں کے گلے انہیں دستیاب ہوتے وہ ان پر قبضہ کر لیتے۔ خاتون کے قبیلہ کی بھیڑ بکریاں یا اونٹ چر رہے ہوتے تو ان سے تعرض نہ کرتے۔ اس عورت نے انہیں کہا اے میری قوم! مسلمان آپ کے اونٹوں اور بکریوں پر قبضہ نہیں کرتے، وہ جان بوجھ کر ان سے صرف نظر کر رہے ہیں اگر تم اپنے دل میں اسلام قبول کرنے کی رغبت محسوس کرتے ہو تو آؤ اس نبی مکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر

Marfat.com

اس کے دست ہدایت بخش پر اسلام قبول کرلیں۔ چنانچہ اس خاتون کی بات انہیں پسند آئی۔ وہ سب لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔

(ضیاء النبی ﷺ، ۵/۴۳۷، بحوالہ زینی دحلان، السیرۃ النبویہ، ۳/۱۴۷)

ایسے معجزات پر اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا:

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں

انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(6) بکری کے بچے!......قسمت پہ ناز کر:

حضور نبی اکرم ﷺ نے متعدد مردوں کو زندگی کی نعمت سے مالا مال فرمایا۔ مردوں کو زندہ کرنے کے کئی واقعات احادیث مبارکہ میں موجود ہیں جن میں سے ایک واقعہ پیش خدمت ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر پیش آیا۔

ایک روز حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیکھا حضور کے چہرے کی رنگت متغیر ہے۔ فوراً لوٹ کر اپنی زوجہ کے پاس آئے اور اسے بتایا کہ میں نے آج اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا ہے۔ اس کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پیہم فاقہ کشی سے چہرے کی رنگت تبدیل ہوئی ہے۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے جو میں بارگاہِ رسالت میں پیش کروں؟ اس نے کہا: بخدا ہمارے پاس بکری کا ایک چھوٹا سا بچہ ہے اور کچھ بچے ہوئے جو ہیں چنانچہ میں نے اس بکری کے بچے کو ذبح کیا، اس نیک بخت نے جو پیسے، روٹی پکائی پھر اس کی ثرید بنائی پھر اس کھانے کو اٹھا کر اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے جابر! اپنی ساری قوم کو بلا کر لے آؤ چنانچہ میں ان کو بلا لایا۔ وہ ٹولی ٹولی بن کر داخل ہوتے تھے اور کھانا کھا کر واپس آجاتے تھے۔ یہاں تک

Marfat.com

کہ میری قوم کے تمام افراد نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ جب لوگ کھانا کھاتے تو حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم انہیں ہدایت کرتے کہ گوشت کھاؤ لیکن ہڈیوں کو نہ توڑنا ہم سب لوگ کھانا کھا چکے تو ان ہڈیوں کو جمع کیا گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور کچھ پڑھا جسے میں نے نہیں سنا۔ ہم نے دیکھا کہ چشم زدن میں وہ ہڈیاں ایک ساتھ مل گئیں۔ گوشت نے ان کو ڈھانپ لیا اور وہ بکری فوراً زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی اور کان ہلانے لگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس بکری کو لے کر اپنے گھر گئے ان کی رفیقہ حیات نے جب حضرت جابر کے ہاتھ میں بکری کو دیکھا تو پوچھا یہ کیا؟ آپ نے بتایا کہ یہ وہی بکری ہے جس کو ذبح کر کے ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت کی تھی۔ بے ساختہ اس نیک بخت کی زبان سے نکلا۔ اَشْھَدُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللہِ

(ضیاء النبی ﷺ، ۵/۶۱۔۷ بحوالہ زینی دحلان: "السیرۃ النبویۃ"، ۳/۱۵۸)

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(7) دودھ کا پیالہ......رحمت کا پرنالہ:

امام احمد، عمرو بن زر سے اور وہ حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں بتایا کرتے تھے کہ بخدا بھوک کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک روز تنگ آ کر اس راستے پر آ کر بیٹھ گیا جس راستے سے لوگوں کی آمد و رفت ہوا کرتی تھی کہ شاید کوئی میرا حال دریافت کر کے میرے فاقے کا درماں کر دے۔

چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا

Marfat.com

مقصد یہ تھا کہ وہ اس اثناء میں میرے چہرے کی زردی کو دیکھیں گے اور میرا حال دریافت کریں گے لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی استفسار نہ کیا اور چلے گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا لیکن آپ نے بھی میرے مقصد کو نہ بھانپا اور تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر گزری میرے آقا و مولا سیدنا ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ میرا چہرہ دیکھ کر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حالت کو پہچان لیا اور میرے دل میں جو خواہش تھی اس پر آگاہی حاصل کر لی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ بھوک لگی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے۔ میں نے اذن طلب کیا۔ اذن دیا گیا۔ میں اندر چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک پیالہ میں دودھ رکھا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خانہ سے پوچھا تمہارے پاس یہ دودھ کہاں سے آیا؟ انہوں نے عرض کی فلاں صاحب نے آپ علیہ السلام کے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، فرمایا جاؤ اصحاب صفہ کو کہو کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کے پاس سر چھپانے کو کوئی جھونپڑا تھا نہ مال و اسباب۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ہدیہ آتا تو اسے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تناول فرماتے اور بقیہ اصحاب صفہ کی طرف بھیج دیتے اور اگر صدقہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو سارے کا سارا اصحاب صفہ کو بھجواتے اور خود اس سے کچھ تناول نہ فرماتے۔

Marfat.com

جب حضور علیہ السلام نے مجھے اہل صفہ کو بلانے کا حکم دیا تو میرے حزن وملال کی کوئی حد نہ رہی۔ میری توقع یہ تھی کہ پہلے دودھ کا پیالہ پینے کے لئے مجھے دیا جائے گا۔ میں سیر ہو کر پیوں گا اس طرح میرا دن رات سکون سے گزر جائیں گے۔ میں نے دل میں کہا میں تو صرف پیغام رساں ہوں جب وہ لوگ آئیں گے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پیش کروں اور اگر ایسا ہوا تو میرے لئے کیا بچے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر میرے لئے کوئی چارہ کار نہ تھا چنانچہ میں چل دیا اور ان کو اطلاع دی۔ سب آ گئے، انہوں نے باہر کھڑے ہو کر اذن طلب کیا چنانچہ اندر جانے کی اجازت مل گئی۔ سب اندر داخل ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابو ہریرہ! یہ پیالہ لو اور انہیں جا کر دو۔ حسب ارشاد میں نے پیالہ پکڑا اور ان کے پاس لے گیا۔ ایک کو دیا اس نے سیر ہو کر پیا پھر پیالہ مجھے واپس کر دیا۔ میں لے کر دوسرے کی طرف پہنچا۔ اس نے بھی سیر ہو کر پیا پھر لوٹا دیا۔ یکے بعد دیگرے سب کے پاس پیالہ لے جاتا۔ وہ سیر ہو کر دودھ پیتا اور مجھے واپس کر دیتا۔ ان میں سے آخری آدمی نے دودھ پیا اور مجھے پیالہ واپس کر دیا تو میں نے وہ پیالہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ پکڑ لیا، دست مبارک پر رکھا، اس میں ابھی کچھ دودھ بچا تھا۔ پھر حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ میری طرف نگاہِ کرم ڈالی اور مسکرا دیے۔ مجھے کہا ابو ہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اے اللہ کے پیارے رسول، حضور کا غلام حاضر ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب میں اور تو باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے سچ فرمایا۔

Marfat.com

پھر سرور کائنات ﷺ نے فرمایا، بیٹھ جاؤ اور پیو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں بیٹھ گیا اور پینا شروع کیا۔ جب میں نے سیر ہو کر پی لیا اور پیالہ الگ کیا تو حکم دیا کہ پیو، پھر میں نے جتنا میرے اندر سما سکتا تھا پیا، پھر پیالے کو لبوں سے جدا کیا۔ حکم ہوا اور پیو بار بار حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم سے میں پیتا رہا۔ آخری بار رحمت عالم ﷺ نے فرمایا ابوہریرہ اور پیو تو میں نے عرض کی وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ فِیَّ مَسْلَکًا یارسول اللہ اب تو میرے اندر ایک قطرے کی بھی گنجائش نہیں رہی۔ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا مجھے دے دو۔ میں نے پیش کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جو سب کا پس انداز تھا وہ نوش جان فرمایا۔

(ضیاء النبی ﷺ ۴۶/۵ ۷، بحوالہ شمائل الرسول، ۱۹۲/۳، زینی دحلان، "السیرۃ النبویہ" ۱۵۵/۳)

(8) دلہن بن کے نکلی دعائے محمد:

ایک روز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ نبی دوجہان، رحمت عالمیان ﷺ نے رونے کی وجہ پوچھی، عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں عرصہ دراز سے اپنی ماں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا تھا لیکن ہر بار انکار کرتی تھی۔ آج میں نے پھر اسے اسلام لانے کی دعوت دی تو وہ غصہ سے بپھر گئی اور حضور کی شان میں گستاخی کرنے لگی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اللہ کریم سے دعا فرمائیں تاکہ وہ میری ماں کو ہدایت عطا فرما دے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کی: اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ "اے میرے اللہ عزوجل! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما دے۔" انہیں یقین تھا کہ سرکار ﷺ کی دعا بارگاہِ الٰہی میں ہمیشہ مستجاب ہوتی ہے۔ وہ خوشی سے پھولے نہ سمارہے

Marfat.com

تھے۔ وہ فرحاں وشاداں اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب دروازے پر پہنچے کسی کے پاؤں کی آہٹ کی آواز سنی۔ ساتھ ہی یہ آواز بھی آئی مَکَانَکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اے ابوہریرہ یہیں ٹھہر جاؤ، آگے مت جانا، آپ کھڑے ہوگئے۔ سنا جیسے ان کی والدہ اپنے اوپر پانی ڈال رہی ہیں۔ چنانچہ آپ کی والدہ نے غسل کیا کپڑے بدلے اور دروازہ کھولا۔ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اندر قدم رکھا تو ماں نے کہا اے ابوہریرہ! اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ انہی قدموں پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں واپس آئے۔ ان کی خوشی کی حد نہ تھی۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مبارک ہو، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کریم کی حمد کی۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! دعا فرمائیں۔

اَنْ یُّحَبِّبَنِیْ اَنَا وَ اُمِّیْ اِلٰی عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ حَبِّبْهُمْ اِلَیْنَا

"اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کے نزدیک مجھے اور میری ماں کو محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اپنے نیک بندوں کی محبت پیدا کر دے۔"

حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی۔

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عَبْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهُ اِلٰی عِبَادِكَ وَ حَبِّبْهُمْ لَهُمَا

"اے اللہ! اپنے اس بندے اور اس کی ماں کو اپنے بندوں کا محبوب بنا دے اور اپنے بندوں کی محبت سے ان کے دلوں کو بھی لبریز کر دے۔"

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت یہ ہوئی کہ جو شخص ان کو دیکھتا تھا ان سے وارفتہ محبت کرنے لگتا تھا۔

(ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۸۶-۷۸۷، بحوالہ الشفاء ص: ۴۵۵، زینی دحلان، ۳/۷۴-۱۲۸) (شرح مشکوٰۃ ترجمہ اشعۃ اللمعات ۷/۲۸۲ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

Marfat.com

؎ اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

(9) چینی میں وہ مٹھاس کہاں ...... جو لعابِ دہن میں ہے:

سلطان العارفین، امام العاشقین حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں۔

؎ نال کسنگی سنگ نہ کریئے، کل نوں لاج نہ لایئے ہو
تے مول تربوز نہ ہوون توڑ مکے لے جایئے ہو
کاواں دے بچے ہنس نہ تھیندے پے موتی چوگ چگایئے ہو
کوڑے کھوہ نہ مٹھے ہندے لبے مناں کھنڈ پایئے ہو

یہ سچ ہے کہ

چینی سے کوڑے کھوہ میٹھے نہیں ہوسکتے
شہد سے کوڑے کھوہ میٹھے نہیں ہوسکتے
گڑ سے کوڑے کھوہ میٹھے نہیں ہوسکتے
شکر سے کوڑے کھوہ میٹھے نہیں ہوسکتے

کوڑے کھوہ میٹھے نہیں ہوسکتے ...... یہ ایک حقیقت ہے ...... کیا حقیقت تبدیل بھی ہوسکتی ہے؟ جی ہاں۔

حافظ ابونعیم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں ایک کنواں تھا جس میں رسول اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا تو وہ مدینہ شریف کا سب سے زیادہ شیریں کنواں بن گیا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین، ۱/۷۰۳ (اردو) مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور)

Marfat.com

جو کام چینی نہ کرے — وہ میرے نبی کا لعاب کرتا ہے
جو کام گڑ نہ کرے — وہ میرے نبی کا لعاب کرتا ہے
جو کام شکر نہ کرے — وہ میرے نبی کا لعاب کرتا ہے
جو کام شہد نہ کرے — وہ میرے نبی کا لعاب کرتا ہے

جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

(10) انتقام کے شعلے......محبت میں بدلے:

غزوہ بدر میں عمیر بن وہب کا بیٹا مسلمانوں نے جنگی اسیر بنا لیا اور اس کو دیگر اسیرانِ جنگ کے ساتھ مدینہ طیبہ لے آئے۔ صفوان بن امیہ اور یہ عمیر آپس میں گہرے دوست تھے۔ دونوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ صفوان کا باپ امیہ میدانِ بدر میں مسلمانوں نے قتل کر دیا تھا اور عمیر کے نوجوان بیٹے کو جنگی قیدی بنا کر مسلمان اپنے ہمراہ لائے تھے۔

ایک دن یہ دونوں دوست حطیم میں بیٹھے تھے، اپنے درد و غم کو تازہ کر رہے تھے۔ عمیر نے اپنے دوست صفوان کو کہا ان مسلمانوں نے تیرے باپ امیہ کو (جو قریش کا سردار تھا) قتل کر دیا اور میرے بیٹے کو پکڑ کر لے گئے۔ جس طرح تیرے دل میں انتقام کے شعلے بھڑک رہے ہیں اسی طرح میرے دل میں بھی مسلمانوں کے خلاف انتقام و عداوت کا طوفان امڈ کر آیا ہوا ہے۔ میری مجبوری یہ ہے کہ میں مقروض ہوں، عیال دار ہوں، ورنہ خاموشی سے مدینے جاتا اور وہاں موقع تاڑ کر حضور کا کام تمام کر دیتا لیکن میں مقروض ہوں۔ عیال دار ہوں اگر میں اس مہم کو سرانجام دیتے ہوئے قتل کر دیا جاؤں تو میرے قرض خواہ مجھ پر یہ الزام لگائیں گے کہ قرضہ ادا کرنے سے بھاگ کر اس نے خودکشی کر لی ہے۔ نیز میرے بچے

Marfat.com

دردر کی بھیک مانگیں گے اور ذلیل ہوں گے۔ اگر یہ دو باتیں نہ ہوتیں تو میں اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہناتا۔

صفوان نے کہا اے میرے بھائی! میں تمہیں اطمینان دلاتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تو اس مہم کو سر کرنے میں مارا گیا تو تیرے تمام قرض خواہوں کو تیرا قرض میں ادا کروں گا نیز جب تک زندہ رہوں گا۔ تیری بیوی اور تیرے بچوں کی کفالت کا میں ہی ذمہ دار ہوں جو میں پہنوں گا وہ ہی ان کو پہناؤں گا۔ جو خود کھاؤں گا وہ ہی ان کو کھلاؤں گا اگر تم یہ کارنامہ انجام دو تو ہماری آنے والی نسلیں تمہاری شکرگزار ہوں گی۔ تنہائی میں جہاں کوئی انسان ان کی بات سننے والا نہ تھا انہوں نے یہ مشورہ کیا۔ ایک دوسرے سے عہد و پیمان کیا۔ وہاں سے اٹھ کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ عمیر نے اپنی تلوار لی۔ اس کو سان پر تیز کیا اور اسے تین بار زہر میں بجھایا اونٹ پر پالان کسا اور مدینے کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کے چلے جانے کے چند روز بعد صفوان نے لوگوں کو بتایا کہ عنقریب میں تمہیں ایسی خوشخبری سناؤں گا کہ تم سارے غم بھول جاؤ گے وہ ہر وقت اس انتظار میں تھا کہ عمیر کی طرف سے کوئی اطلاع آئے۔

عمیر جب مدینہ پہنچا اس نے مسجد نبوی کے باہر اپنی اونٹنی بٹھائی۔ ابھی اتر ہی رہا تھا کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کی خباثتوں سے اچھی طرح آگاہ تھے۔ فوراً خدشہ ہوا کہ یہ خبیث کسی اچھے ارادے سے نہیں آیا اور برا منصوبہ بنا کر یہاں آیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس کی گردن دبوچ لی۔ سرورِ ذیشان رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کے اردگرد مؤدب ہو کر بیٹھے تھے۔ جب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ عمیر کو یوں دبوچے مسجد

Marfat.com

میں لے گئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے عمر! اسے چھوڑ دو۔ اسے میرے پاس لاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جی نہیں چاہتا تھا لیکن سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم کے سامنے مجال انکار نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن کو چھوڑا اور اسے لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔

آمنہ کے لال پیکر حسن و جمال ﷺ نے اس کے ساتھ بڑی محبت سے برتاؤ کیا اور پوچھا عمیر، کیسے آئے۔ بات ٹالنے کے لئے عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! جناب کو علم ہے میرا بیٹا آپ کے پاس جنگی قیدی کی طرح آیا ہوا ہے۔ اس کی ماں اس کو یاد کر کے روتی رہتی ہے۔ اس نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس کی خیریت دریافت کر آؤں۔ اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس کے گلے میں تلوار حمائل تھی۔ مکی مدنی آقا ﷺ نے پوچھا جب تو صرف اپنے بچے کی خیریت دریافت کرنے آیا ہے تو اس تلوار کو لانے کی کیا ضرورت تھی؟ کہنے لگا جلدی میں اونٹ سے اترا ہوں۔ گلے سے نکال کر رکھنی یاد نہیں رہی۔ دوسرا ہم بڑی بڑی تلواریں لے کر بدر کے میدان میں آئے تھے۔ ہماری تلواروں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟ سرکار ﷺ نے فرمایا عمیر تمہیں یاد ہے کہ فلاں روز فلاں جگہ تو اور تیرا یار صفوان ایک جگہ بیٹھے ہوئے مجھے شہید کرنے کی سازشیں کرتے رہے۔ تم نے اپنی تنگدستی، مفلوک الحالی اور مقروض ہونے کا بہانہ بنایا۔ اس نے یہ ساری ذمہ داریاں اپنے ذمہ لیں۔ اب تم اس لئے آئے ہو کہ مجھے شہید کر دو۔ تجھے پتہ نہیں کہ میرا نگہبان میرا اللہ تعالیٰ ہے۔

یہ بات سن کر اس پر مدہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی اور فوراً کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے اپنی غلامی میں قبول فرمائیں جس بات کو حضور علیہ

Marfat.com

الصلاۃ والسلام نے سینکڑوں میل دور یہاں سے دیکھا اور سنا اس سارے قصے کی صفوان اور میرے بغیر اور کسی کو خبر نہ تھی اگر یہاں بیٹھے ہوئے سرکار ﷺ ہماری گفتگو کو سنتے بھی ہیں اور ہماری سازشوں کو دیکھتے بھی ہیں تو میں سچے دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّہٗ مَا اَتَاکَ بِہٖ اِلَّا اللّٰہُ

''بخدا مجھے اب پتہ چل گیا ہے کہ اس واقعہ کی خبر آپ کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے (کیونکہ وہاں میرے بغیر اور صفوان کے بغیر کوئی تیسرا آدمی نہ تھا)۔''

عمیر جواب حضرت عمیر اور صحابی رسول بن چکے تھے پڑھنے لگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔''

حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو فرمایا اسے دین کا علم سکھاؤ۔

(ضیاء النبی ﷺ ۵/۸۵۵، بحوالہ زینی دحلان، ''السیرۃ النبویہ'' ۳/۱۸۹)

ایسے مواقع پر امام اہل سنت رحمتہ اللہ علیہ کا یہ کلام کیسا سجتا ہے۔

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں!
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

یہ وہ در ہے جس در پر آنے والے
جب آجاتے ہیں پھر جاتے نہیں

Marfat.com

رب کے آگے جھکتے ہیں — کہیں اور سر جھکاتے نہیں
جب اس در کا کھالیں — پھر غیروں کا کھاتے نہیں
برکتیں سمیٹتے ہیں یہاں سے — کہیں اور دامن پھیلاتے نہیں
یہ وہ نبی ہیں
جو احسان کر کے — احسان جتلاتے نہیں
ان کے غلام سعید بنتے ہیں — شقی پھر کہلاتے نہیں
جو تائب ہوں آ کر یہاں — پھر گناہ ان کے کھاتے نہیں

(11) نیچی نظریں......کل کی خبریں:

امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت یعلی بن منبہ غزوۂ موتہ میں شرکت کر کے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے آگاہ کرنے کے لئے مدینہ طیبہ واپس آئے اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: اِنْ شِئْتَ فَاَخْبِرْنِیْ وَاِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُکَ ''اگر تمہاری مرضی ہے تو وہاں کی جنگ کی تفصیلات تم بیان کرو اور اگر تمہاری مرضی ہے تو میں بتاتا ہوں'' انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ارشاد فرمائیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو واقعات وہاں رو پذیر ہوئے تھے تفصیل سے بیان کر دیئے۔ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سن کر حیران رہ گئے اور عرض کرنے لگے۔

وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا تَرَکْتَ مِنْ حَدِیْثِهِمْ حَرْفًا لَمْ تَذْکُرْهُ

''اس ذات پاک کی قسم! جس نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے جنگ کے حالات میں سے آپ نے ایک حرف بھی نہیں چھوڑا۔''

درحقیقت وہاں وہی حالات ظہور پذیر ہوئے جن کو حضور علیہ الصلاۃ

Marfat.com

والسلام نے بیان فرمایا۔

(ضیاء النبی ﷺ، ۵/۸۶۰، بحوالہ زینی دحلان، ''السیرۃ النبویہ''، ۳/۱۹۱)

لشکر کے روانہ ہونے کے چند روز بعد سرورِ کائنات ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور اعلانِ عام کے معروف الفاظ کے ساتھ اعلان کرنے کا حکم دیا۔

اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ

یہ اعلان سن کر مسلمان اپنے آقا ﷺ کے ارشادات سننے کے لئے مسجد نبوی میں جمع ہو گئے۔ فرمایا میں تمہیں لشکر کے حالات بتانا چاہتا ہوں۔ یہ لشکر یہاں سے روانہ ہو کر جب دشمن کے علاقہ میں پہنچا تو دونوں لشکروں کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا پھر اس جھنڈے کو گرنے سے پہلے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے تھام لیا اور دشمن پر سخت حملہ کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے آگے بڑھ کر جھنڈا تھام لیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر خالد بن ولید نے آگے بڑھ کر جھنڈے کو پکڑ لیا۔ یہ بیان کرتے ہوئے حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے جرنیل کے لئے دعا فرماتے ہوئے اپنے مالک و مولا عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی،

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِكَ وَاَنْتَ تَنْصُرُ

''اے اللہ! یہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، اس کی مدد کرنا تیرا کام ہے۔''

اس دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ''سیف اللہ'' کہا جانے لگا۔ اور جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مجاہدین اسلام نے دشمن سے جنگ شروع کی تو رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ اب جنگ

Marfat.com

کی بھٹی بھڑکی ہے۔

ابن سعد طبقات میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب اپنے جرنیلوں کی شہادت کی خبر ملی تو حضور نبی کریم ﷺ پہلے بہت غمزدہ ہوئے پھر تبسم فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے وجہ پوچھی، فرمایا پہلے تو مجھے اپنے صحابہ کے قتل پر بڑا رنج ہوا تھا لیکن اب میں نے انہیں دیکھا ہے۔ جنت میں وہ ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہیں۔ میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے دو بازو ہیں جو خون آلود ہیں۔ ان کے جسم کا اگلا حصہ بھی خون آلود ہے تو اپنے صحابہ کو یوں اللہ کی نعمتوں میں دیکھ کر میں نے تبسم فرمایا ہے۔

حاکم مستدرک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

ایک روز رحمت عالم ﷺ تشریف فرما تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی قریب بیٹھی تھیں۔ اچانک حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا وعلیکم السلام۔ پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا یہ ہیں جعفر، حضرت جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل بھی ان کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے ہمیں سلام کہا ہے اس لئے میں نے ان کو جواب دیا ہے۔ اے اسماء تم بھی انہیں سلام کا جواب دو۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ جب مشرکین کے ساتھ آمنا سامنا ہوا تو میں نے خوب داد شجاعت دی اور میرے جسم کے اگلے حصے پر تیروں، نیزوں اور تلواروں کے تہتر زخم آئے۔ میں نے اپنے دائیں ہاتھ میں جھنڈا پکڑا۔ جب وہ کٹ گیا تو میں نے اپنے بائیں ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا۔ جب وہ بھی کٹ گیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے بدلے دو پر عطا فرمائے جن کے ساتھ ان جلیل القدر ملائکہ کے ساتھ محو پرواز رہتا ہوں اور جنت میں جہاں چاہتا ہوں جاتا ہوں اور

Marfat.com

جس پھل کو پسند کرتا ہوں وہ تناول کرتا ہوں۔

(ضیاء النبی، ۸۶۲،۸۶۱/۵)

کریم نبی میرے، میرے تے نظر رکھ دے
بیٹھے نے چٹائی تے دو جگ دی خبر رکھ دے
جد ہتھاں نوں اُٹھا دیون رب تعالیٰ من لیندا
ایہہ خالی نیچے آوندے نئیں ہا ایہہ ہتھ نے اثر رکھدے

(12) جنات کی تبلیغ کا انوکھا واقعہ:

جنات کی تبلیغ کا ایک عجیب واقعہ علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے پوچھا تم میں سواد بن قارب ہے؟ خاموشی طاری رہی۔ آئندہ سال پھر آپ نے یہی سوال دہرایا۔ میں نے عرض کی یہ سواد کون صاحب ہیں؟ فرمایا ان کے ایمان لانے کا واقعہ بڑا عجیب وغریب ہے۔ اسی اثناء میں حضرت سواد رضی اللہ عنہ بھی آپہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سواد! اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرو۔ سواد بولے!'' اے امیر المومنین! میں ہند میں تھا اور ایک جن میرا تابع تھا۔ ایک شب میں سویا ہوا تھا اور اس نے آکر مجھے خواب میں کہا اٹھو اور میری بات غور سے سنو! اللہ تعالیٰ نے قبیلہ لوی بن غالب سے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے دوڑو اور اس پر ایمان لاؤ۔ تین راتیں یوں ہی ہوتا رہا۔ اس کے بار بار کہنے سے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوگئی میں اونٹنی پر سوار ہوا اور مکہ مکرمہ آپہنچا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے آس پاس حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ جب حضور علیہ السلام کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا:

Marfat.com

مَرْحَبًا بِكَ يَا سَوَادِ بْنِ قَارِبْ! قَدْ عَلِمْنَا مَا جَآءَ بِكَ "اے سواد! خوش آمدید۔ جو تجھے لے کر آیا ہے۔ ہم اس کو بھی جانتے ہیں" میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے چند شعر عرض کیے ہیں۔ اجازت ہو تو پیش کروں۔ حضور علیہ السلام نے اجازت دے دی۔ انہوں نے قصیدہ پیش کیا۔ ابتداء میں اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا۔ پھر بڑے محبت بھرے انداز میں اپنے ایمان کا اعلان کیا۔ چند اشعار یہ ہیں۔

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ
وَاَنَّكَ مَامُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبٍ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی رب نہیں ہے اور آپ کو ہر قسم کے غیبوں کا امین بنایا گیا ہے۔

وَاَنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِيْنَ وَسِيْلَةً
اِلَى اللهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَائِبِ

ترجمہ: اے بزرگوں اور پاکبازوں کے فرزند تمام رسولوں سے آپ کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں بہت قریب ہے۔

عشق ومحبت، ایمان ویقین سے لبریز یہ اشعار سن کر حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہنس دیے۔ یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے اور مجھے فرمایا: اَفْلَحْتَ يَا سَوَادُ "اے سواد! تو دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گیا۔"

(ضیاء القرآن،۴/۲۹۴)

(13) اس در سے شفا پائی...... دکھ درد کے ماروں نے:

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شریک ہوئے۔ جنگ میں آپ کو تیر لگا۔ جس سے آپ کی آنکھ کا ڈھیلا بہہ نکلا۔ آپ نے اس ڈھیلے کو اپنے ہاتھوں

Marfat.com

سے پکڑا، بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، میری آنکھ پر نظر کرم فرمایئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو صبر کرو اور اس کے عوض تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہتے ہو تو میں اس آنکھ کو درست کر دیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بیشک جنت بڑی خوبصورت چیز ہے۔ اللہ عزوجل کا گراں قدر عطیہ ہے لیکن مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ میری بیوی جس سے مجھے بڑی محبت ہے وہ مجھے کانا کہے گی۔ حضور مہربانی فرما کر میری آنکھ کو درست فرما دیں اور اللہ عزوجل سے مجھے جنت بھی لے دیجئے۔

سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے اس ڈھیلے کو لیا اور آنکھ میں اس کے مقام پر اسے رکھ دیا۔ پھر دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اکْسِہٖ جَمَالًا ''یا اللہ اس کے چہرے کو حسین وجمیل بنا دے۔''

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات ﷺ کی برکت سے ان کی وہ ضائع شدہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ حسین ہو گئی اور اس کی بینائی دوسری آنکھ سے بھی تیز تر ہو گئی۔ یہ آنکھ جس کو حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے صحت یاب کیا تھا اسے کبھی آشوبِ چشم کا عارضہ نہیں ہوتا تھا۔

(العسقلانی فی تہذیب التہذیب ۳۳۰/۷، ابن کثیر فی البدایۃ والنہایۃ)'(ضیاء النبی ﷺ، ۷۶۵/۵، بحوالہ، زینی دحلان، ''السیرۃ النبویۃ'' ۱۶۱/۳)

اس رُخ سے ضیاء پائی ان چاند ستاروں نے
اس در سے شفا پائی دکھ درد کے ماروں نے

(14) جانوروں کو کس نے سکھائے...... آدابِ غلامانہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر وہ (کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے۔ وہ ان کے قابو میں نہ

Marfat.com

رہا اور انہیں اپنی پشت (پانی لانے کے لئے) استعمال کرنے سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے اور وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کام نہیں لینے دیتا، ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: اٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے) آپ ﷺ احاطہ میں داخل ہوئے تو اونٹ جو کہ ایک کونے میں تھا۔ سرورِ کائنات ﷺ اونٹ کی طرف چل پڑے تو انصار کہنے لگے: (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) یہ اونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اونٹ نے جیسے ہی سرورِ کائنات ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا۔ یہاں تک کہ (قریب آ کر) آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا:

حضور نبی کریم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسب سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقل مند ہیں۔ اس سے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حق دار ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فرد بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی

Marfat.com

قدرومنزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، ۳/ ۱۵۸، الرقم: ۱۲۶۳۵، الترغیب والترہیب، ۳/ ۱۰۳۵، الرقم: ۲۹۷۷)

جن کے قدموں پہ سجدہ کریں جانور
منہ سے بولیں حجر دیں گواہی شجر
صاحب رجعت شمس وشق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

(15)

عَنْ عِبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ وَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَدْخُلُ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَادِيَّ فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَا اَسْمَعُهُ.

حضرت عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فلاں فلاں وادی میں داخل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس بھی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، اور میں یہ تمام سن رہا تھا۔

(البیہقی، ۲/ ۱۵۳، ابن کثیر فی شمائل الرسول، ۲۵۹، ۲۶۰)

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ
مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ، دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

Marfat.com

(16) مشکل جو سر پہ آ پڑی...... وہ تیرے ہی نام سے ٹلی:

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے تختے پر سوار ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھار تھی۔ وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا۔ وہ (شیر) سامنے آ گیا۔ میں نے کہا: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''اے ابوالحارث (شیر کی کنیت) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں'' تو اس نے فوراً اپنا سر خم کر دیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور میری رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا۔ پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرایا: فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُوَدِّعُنِيْ سو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔

(ہدایۃ الامۃ علی منہاج القرآن والسنۃ بحوالہ تاریخ الکبیر ۳/۱۹۵، مستدرک حاکم، ۲/۶۷۵، الرقم: ۴۲۳۵، المعجم الکبیر، ۷/۸۰، الرقم: ۶۴۳۲)

مشکل جو سر پہ آ پڑی
وہ تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام
تجھ پہ درود اور سلام

(17) درختوں سے سیکھیے...... محبت حضور کی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر تیار ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہ ستون رونے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اسے سینے سے لگایا وہ پرسکون ہو گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے سینے سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب: اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، ۱/۴۵۴، الرقم: ۱۴۱۵، مسند ابویعلی، ۶/۱۱۴، الرقم: ۳۳۸۴، مسند عبد بن حمید، ۱/۳۹۶، الرقم: ۱۳۳۶)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس خشک کھجور کے تنے سے جدائی اختیار کی اور اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو ان کے لئے بنایا گیا تھا تو وہ خشک لکڑی کا تنا غمناک ہو گیا اور ایسے دھاڑیں مارنے لگا جیسے اونٹنی اپنے گمشدہ بچے کے لئے دھاڑیں مارتی ہے۔ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس خشک تنے کی آہ و بکا سنی تو اس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دست اقدس اس پر رکھا اور فرمایا:

اِخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ

"تم چاہے یہ چیز اختیار کر لو کہ میں تمہیں اسی جگہ میں دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے تھے اور تم دوبارہ ایسے ہی سرسبز ہو جاؤ جیسا کہ پہلے تھے۔"

اور اگر چاہو تو (اپنی اس خدمت کے صلے میں جو تم نے میری کچھ عرصہ کی ہے) تمہیں جنت میں لگا دوں، وہاں تم جنت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتے رہو، پھر تمہاری پیداوار بہترین ہو جائے اور تم پھل دینے لگو اور پھر اولیاء اللہ تیرا پھل کھائیں۔ اگر تم چاہو تو میں ایسا کر دیتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں میں نے ایسا کر دیا۔ پس حضور اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ اس کھجور کے تنے نے یہ اختیار کیا کہ میں اسے جنت میں لگا دوں۔

(ہدایۃ الامۃ علی منہاج القرآن والسنۃ ۷۴۷ بحوالہ سنن دارمی، ۱/۲۹، الرقم: ۳۲، دلائل النبوۃ: ۶/۶۸، ابن کثیر فی شمائل الرسول، ۱/۲۵۱)

Marfat.com

نیکیاں جلا دینے والا گناہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ۔ اَلَّذِی كَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ○

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یاربّ!
نیک کب اے مرے اللہ! بنوں گا یاربّ!

Marfat.com

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا
کب میں بیمار، مدینے کا بنوں گا یا رب!

گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہو گا
قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا ربّ!

گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ
ہائے بربادی! کہاں جا کے چھپوں گا یا ربّ!

گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا ربّ!

دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں
میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یا ربّ!

....

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن اعضاء سے نوازا ہے۔ ان کی حفاظت کرنا لازمی ہے...... زبان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ہے...... لیکن زبان کے ذریعے دوسروں کی غیبت کی جاتی ہے...... غیبت کبیرہ گناہ ہے...... غیبت ہمارے معاشرے کا ایسا ناسور ہے جس نے مسلمانوں کی محبت کے بندھن کو توڑنے میں بہت گھناؤنا کردار ادا کیا ہے...... اس برائی کے سبب مسلمان اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے درمیان ذلیل درسوا ہو رہا ہے...... اس خصلتِ بد نے ایک دوسرے کی عزت وتکریم کے جذبے کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا ہے...... نہ تو غیبت کرنے والا اس برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور نہ ہی سننے والے اس کو روکتے ہیں بلکہ خود بھی ''ہاں'' میں ''ہاں'' ملا کر اپنے آپ کو تباہی کے عمیق گڑھے میں گرا لیتے ہیں...... غیبت صراحۃً بھی ہوتی ہے اور اشارۃً بھی، الفاظ سے بھی

Marfat.com

اور انداز سے بھی۔

غیبت ایسا بدبودار جرم ہے کہ اس کی بدبو اہل ایمان کو محسوس ہوتی ہے مگر بے حس اور غیبت کے عادی لوگوں کو محسوس نہیں ہوتی اور ہو بھی کیسے سکتی ہے کہ عام طور پر انسان کو اپنی بدبو محسوس نہیں ہوتی۔ اپنے عیوب نظر نہیں آتے۔ ہمارے تو گھروں، گلی کوچوں اور بازاروں کی ہواؤں میں غیبت کی بدبو بھری پڑی ہے۔ جس نے ہمارے معاشرے کو ناتواں اور کمزور کر ڈالا ہے۔

بہت سارے پرہیز گار نظر آنے والے لوگ بھی بلا تکلف غیبت سنتے، سناتے، مسکراتے اور تائید میں سر ہلاتے نظر آتے ہیں...... چونکہ غیبت بہت زیادہ عام ہے اس لئے عموماً کسی کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی کہ غیبت کرنے والا نیک پرہیز گار نہیں بلکہ فاسق وگنہگار اور عذابِ نار کا حق دار ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث اور اقوال بزرگانِ دین (رحمہم اللہ) سے غیبت کے متعلق منقول کچھ خطرات ونتائج درج ذیل ہیں۔

تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے...... غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے...... غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے...... غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں...... غیبت سے نماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے...... بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی...... غیبت کرنے والے کو جہنم میں مردار کھانا پڑے گا...... غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا...... غیبت کرنے والا قیامت میں کتے کی شکل میں اٹھے گا...... غیبت کرنے والا جہنم کا بندر ہوگا...... غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا...... غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com
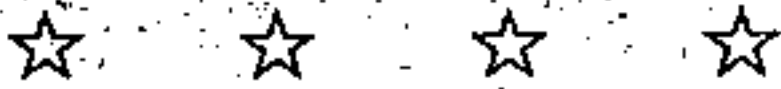
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۞

(ترجمہ) اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

غیبت کی تعریف:

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

اَلْغِيْبَةُ اَنْ تَذْكُرَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ لَوْ بَلَغَهُ

غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے متعلق ایسی بات بیان کرو کہ اگر وہ اسے سن لے تو اسے بری لگے۔

سَوَاءٌ ذَكَرْتَهُ بِنَقْصٍ فِيْ بَدَنِهٖ

چاہے تو اس کے جسم کا کوئی عیب ظاہر کرے

(جیسے وہ کانا، اندھا یا لنگڑا وغیرہ ہے)

اَوْ نَسَبِهٖ یا اس کے نسب کا (جیسے کہا کہ اس کا باپ تو حبشی، موچی، دھوبی وغیرہ تھا یا اس کی ماں تو فاحشہ، بدکار وغیرہ تھی)

اَوْ فِيْ خُلُقِهٖ یا اس کے اخلاق کا (کہ وہ شرابی، جواری یا رشوت خور ہے وغیرہ)

اَوْ فِيْ فِعْلِهٖ اَوْ فِيْ قَوْلِهٖ یا اس کے افعال کا عیب یا اس کے اقوال کا عیب۔

اَوْ فِيْ دِيْنِهٖ یا جن کا تعلق اس کے دین سے ہو (جیسے وہ بے نمازی ہے، چور ہے، ناپاک رہتا ہے، جھوٹا ہے، لوگوں کی عیب جوئی کرتا ہے، شراب و دیگر حرام چیزوں کا کاروبار کرتا ہے۔ وغیرہ)

اَوْ فِيْ دُنْيَاهُ یا اس عیب کا تعلق دنیاوی امور سے ہو (جیسے وہ بہت کاہل

Marfat.com

ہے، بہت مکار ہے، بہت کھاتا ہے، ہر کسی سے لڑتا، جھگڑتا ہے)

حَتّٰی فِیْ ثَوْبِہٖ اَوْ فِیْ دَارِہٖ اَوْ فِیْ دَابَّتِہٖ

یہاں تک کہ کسی کے کپڑوں یا گھر یا سواری کی برائی کرنا غیبت ہے (کپڑے خراب سلے ہوئے تھے، بہت میلے تھے یا اس کا گھر بہت خراب جگہ واقع ہے، اس کی گاڑی بہت ہی کھٹارا ہے وغیرہ)

(شرح مؤطا امام محمد ج ۳ ص ۶۴۳ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور بحوالہ احیاء العلوم، ۳/۱۲۵، باب: بیان معنی الغیبۃ وحدودہا)

حضرت سیدنا امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

علماء کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں: انسان کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے۔ اب وہ عیب چاہے اس کے دین، دنیا، ذات، اخلاق، مال، اولاد، بیوی، لباس، حرکات وسکنات، خوش روئی، ترش روئی، دیوانگی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو جو اس کے متعلق ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۹)

غیبت کی اقسام و انداز:

غیبت صرف زبان سے ہی نہیں کی جاتی بلکہ غیبت کے مختلف انداز واقسام ہیں۔ مثلاً

ہاتھ سے غیبت کرنا

پاؤں سے غیبت کرنا

زبان سے غیبت کرنا

آنکھ سے غیبت کرنا

سر سے غیبت کرنا

ناک سے غیبت کرنا

ابرو سے غیبت کرنا

پیشانی پر بل ڈال کر غیبت کرنا

فون پر SMS کرکے غیبت کرنا

انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے ذریعے غیبت کرنا

Marfat.com

الغرض! کسی بھی انداز سے کسی کے اندر موجود برائی یا خامی دوسرے کو بتانا غیبت میں داخل ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۱۵۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

غیبت اور بہتان میں فرق:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے اس عیب کا ذکر کرو جس کا ذکر اس کو ناپسند ہو، عرض کیا گیا: یہ فرمائیے کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم نے وہ عیب بیان کیا جو اس میں ہے تبھی تو تم نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر وہ عیب بیان کیا ہے جو اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔

(صحیح مسلم، ص: ۱۳۹۷، الرقم: ۲۵۸۹)

بعض لوگ سمجھتے ہیں اگر کسی بندے میں کوئی خامی یا عیب موجود ہو تو اسے بیان کرنے میں کیا حرج ہے؟ حالانکہ یہی تو غیبت ہے...... اگر کسی میں کوئی عیب ہے ہی نہیں...... اسے بیان کیا جائے...... یہ تو بہتان ہے جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

Marfat.com

بہتان کا عذاب:

حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ عزوجل اس وقت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔

(سنن ابوداؤد، ۴/۴۲۷، الرقم: ۳۵۹۷)

درسِ عبرت:

اے دنیوی کیچڑ سے اپنے کپڑے بچانے والو!...... اے پیپ سے نفرت کرنے والو!...... اے پیپ دیکھ کرتے کر دینے والو!...... اے خون سے الجھن محسوس کرنے والو!...... اے گندگی سے گھبرا جانے والو!...... ذرا تصور کرو! اگر خون، پیپ اور کیچڑ میں رہنا پڑا...... اور وہ بھی دوزخ میں تو......؟

غیبت حرام کیوں ہے؟

حضرت سیدنا امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: کسی کی برائی بیان کرنے میں خواہ کوئی سچائی ہی کیوں نہ ہو، پھر بھی اس کی غیبت کو حرام قرار دینے میں حکمت مومن کی عزت کی حفاظت میں مبالغہ کرنا ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کی عزت وحرمت اور اس کے حقوق کی بہت زیادہ تاکید ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر: ۲/۱۰)

عزت کو گوشت سے تشبیہ دینے کی وجہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ط

Marfat.com

(ترجمہ) کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ (پ۲۶، الحجرات:۱۲)

عزت کو گوشت سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی بے عزتی کرنے سے وہ ایسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسا کہ اس کا گوشت کاٹ کر کھانے سے اس کا بدن درد محسوس کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، کیونکہ عقل مند کے نزدیک مسلمان کی عزت کی قیمت خون اور گوشت سے بڑھ کر ہے۔ سمجھ دار آدمی جس طرح لوگوں کا گوشت کھانا اچھا نہیں سمجھتا۔ اسی طرح ان کی عزت پامال کرنا بدرجہ اولیٰ اچھا تصور نہیں کرتا کیونکہ یہ ایک تکلیف دہ امر ہے اور پھر اپنے بھائی کا گوشت کھانے کی تاکید لگانے کی وجہ یہ ہے کہ کسی کے لئے اپنے بھائی کا گوشت کھانا تو بہت دور کی بات ہے (معمولی سا) چبانا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر:۲/۱۰)

غیبت کا وبال

چھاتیوں سے لٹکے ہوئے لوگ:

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: معراج کی رات میں ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے، تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں اور ان کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ۝

(ترجمہ) خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے،

Marfat.com

پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

(پ ۳۰، الھمزۃ:۱)' (شعب الایمان، ۵/۳۰۹، الرقم: ۶۷۵۰)

والدین کے بددعائیہ کلمات سے — بندہ روٹھ جاتا ہے
ہمسائے کے بددعائیہ کلمات سے — بندہ روٹھ جاتا ہے
دوست کے بددعائیہ کلمات سے — بندہ روٹھ جاتا ہے
اللہ کے بددعائیہ کلمات سے — کس سے روٹھے گا؟

اور روٹھ کر کہاں جائے گا؟ آیئے سوچیں! کہیں ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ان بددعائیہ کلمات کی زد میں تو نہیں؟

اپنا ہی گوشت کھانے والے بدنصیب:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پہلوؤں پر سے گوشت کاٹ کر خود انہی کو کھلایا جارہا تھا۔ انہیں کہا جاتا، کھاؤ! تم اپنے بھائی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: آقا! یہ لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ۲/۳۹۳)

دوزخ کی آگ کھانی پڑے گی:

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان شخص کا گوشت کھایا، اللہ تعالیٰ اس کو اتنی ہی دوزخ کی آگ کھلائے گا اور جس شخص نے کسی مسلمان شخص کا (حرام) کپڑا پہنا، اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی دوزخ کا کپڑا پہنائے گا اور جس نے کسی شخص کو دکھاوے اور ستانے کے لئے کھڑا کیا، اللہ سبحانہٗ اس کو قیامت کے دن دکھاوے اور ستانے کے لئے کھڑا

Marfat.com

کرے گا۔

(تبیان القرآن، ۱۱/۳۰۲، بحوالہ سنن ابوداؤد، الرقم: ۴۸۸۱)

مردار کھانے والے بدبخت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَظَرَ فِي النَّارِ فَإِذَا قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ الْجِيَفَ قَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے معراج کی رات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو دیکھا جو جہنم میں مردار کھا رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں (یعنی لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور غیبت کرنا اپنے جیسے مردار بھائی کا گوشت کھانا ہے)

(مسند احمد بن حنبل ۱/۵۵۳، الرقم: ۲۳۲۴، مجمع الزوائد، ۸/۹۲، باب: ما جاء فی الغیبۃ والنمیمۃ)

دعوتِ فکر:

آج کتے کے گوشت سے ہمیں نفرت ہے
آج خنزیر کے گوشت سے ہمیں نفرت ہے
آج مردار کے گوشت سے ہمیں نفرت ہے
کیا کل یہ نفرت محبت میں بدل جائے گی؟
کیا کل یہ ناپسندیدگی پسند میں بدل جائے گی؟

نہیں...... نہیں...... کبھی نہیں...... ہاں فرق صرف یہ ہے کہ یہاں ہمیں اختیار ہے، ہم ان چیزوں سے بچ سکتے ہیں...... کل دوزخ میں کسی کو اختیار نہیں ہو

Marfat.com

گا...... جس کو جو ملے گا کھانا پڑے گا...... فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

معزز قارئین! بظاہر غیبت کرنا بہت ہی آسان لگتا ہے، مگر یاد رکھئے!

جہنم میں مردار کا گوشت کھانا کوئی آسان بات نہیں، آج زندگی میں بکری کا تازہ، کچا گوشت کوئی نہیں کھا سکتا...... بلکہ اگر پکانے میں کسر رہ جاتی ہے...... نمک مصالحہ کم ہوتا ہے...... یا سالن ٹھنڈا ہو جاتا ہے، تو کھانا مشکل ہو جاتا ہے اگر کھانا پڑے مردار؟ پھر حلال حیوان کا نہیں مرے ہوئے انسان کا! ایسا گوشت بھلا کون کھا سکتا ہے؟

آج ہی توبہ کیجئے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط

(ترجمہ) بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دے گا۔

(پ ۲۴، الزمر: ۵۳)

غیبت گدھے کا گوشت کھانے سے بھی بدتر ہے:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو جب رجم کیا گیا تھا، یعنی زنا کی حد میں پتھر مارے گئے دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے تو دیکھو کہ اللہ عزوجل نے اس کی پردہ پوشی کی تھی، مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا (انہوں نے اپنے آپ کو سزا کے لئے خود پیش کر دیا) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر سکوت فرمایا (یعنی خاموش رہے) کچھ دیر تک چلتے رہے۔ راستے میں مرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا۔ سرکار والا تبار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا: جاؤ اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ، انہوں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیک وسلم اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا: فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا اَشَدُّ مِنَ الْاَکْلِ مِنْهُ

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْهَا یعنی تم مردہ گدھا کھانے سے تو نفرت کرتے ہو لیکن اپنے بھائی کی عزت پر جو تم نے حملہ کیا ہے وہ مردار کھانے سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ (یعنی ماعز) اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

(سنن ابوداؤد، ۴/ ۱۹۷، الرقم: ۴۴۲۸، ضیاء القرآن، ۴/ ۵۹۸)

قابل توجہ نکتہ:

اس حدیث پاک میں جہاں پتہ چلا کہ غیبت بہت بڑا گناہ ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ سرکار ﷺ کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

ہر وقت جنت　　　آپ کے سامنے
ہر وقت یہ اُمت　　　آپ کے سامنے
ہمارا ہر عمل　　　آپ کے سامنے
آپ کے محبّ　　　آپ کے سامنے
آپ کے ثنا خواں　　　آپ کے سامنے

سر عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ پر عیاں نہیں

غیبت کا نقصان

غیبت ایمان کو کاٹ دیتی ہے:

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، ۳/ ۳۳۲، الرقم: ۲۸)

کٹا ہوا درخت	بے کار ہے
کٹی ہوئی شاخ	بے کار ہے
کٹا ہوا کپڑا	بے کار ہے
کٹا ہوا رشتہ	بے کار ہے
کٹی ہوئی نیکی	بے کار ہے
تو کٹا ہوا ایمان	کس کار ہے؟

اے غیبت کرنے والے! کبھی تدبر بھی کیا تو نے؟

رحمت پلٹ جاتی ہے:

حضرت سیدنا حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب کسی مجلس میں یہ تین باتیں ہوں تو ان لوگوں سے رحمت پلٹ جاتی ہے:

(1) دنیا کا ذکر (2) زیادہ ہنسنا (3) لوگوں کی غیبت کرنا

(امام عبدالوہاب شعرانی، تنبیہ المغترین، ص: ۱۹۳)

آیئے ذرا سوچیں تو سہی:

آج ہمارے عمل میں برکت	کیوں نہیں؟
آج ہمارے علم میں برکت	کیوں نہیں؟
آج ہمارے کام میں برکت	کیوں نہیں؟
آج ہمارے نام میں برکت	کیوں نہیں؟
آج ہمارے مکان میں برکت	کیوں نہیں؟
آج ہماری دوکان میں برکت	کیوں نہیں؟
آج ہماری جائیداد میں برکت	کیوں نہیں؟

Marfat.com

آج ہماری اولاد میں برکت — کیوں نہیں؟
آج ہمارے رزق میں برکت — کیوں نہیں؟
آج ہمارے کاروبار میں برکت — کیوں نہیں؟
وجہ صاف ظاہر ہے کہ ہم
دین کا ذکر کم — اور دنیا کا ذکر زیادہ کرتے ہیں
خوفِ خدا میں روتے کم — بے فکر ہو کر ہنستے زیادہ ہیں
لوگوں کی تعریف کم — اور غیبت زیادہ کرتے ہیں

غیبت سے نیکیاں جل جاتی ہیں:

آہ! ہمارے معاشرے کی بربادی! افسوس! غیبت کرنے اور سننے کی عادت نے ہر طرف تباہی مچا رکھی ہے۔ منقول ہے: آگ بھی خشک لکڑیوں کو اتنی جلدی نہیں جلاتی جتنی جلدی غیبت بندے کی نیکیوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔
(احیاء العلوم، ۳/۱۸۳)

دعوتِ فکر:

اے امت مسلمہ! کبھی سوچا ہم نے؟
مال کے جل جانے سے — ہم ڈرتے ہیں
اولاد کے جل جانے سے — ہم ڈرتے ہیں
سامان کے جل جانے سے — ہم ڈرتے ہیں
کپڑے کے جل جانے سے — ہم ڈرتے ہیں
فصل کے جل جانے سے — ہم ڈرتے ہیں
نیکیوں کے جل جانے سے ہم نہیں ڈرتے...... کیوں؟
فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار

Marfat.com

غیبت سے روزہ پھٹ جاتا ہے:

غیبت عبادت کے حق میں بڑی تباہ کار ہے، اس ضمن میں دو فرامین مصطفیٰ ﷺ ملاحظہ فرمائیے۔

(i) روزہ سپر ہے، جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی: (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بندہ روزے کو) کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔

(ii) روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو۔ روزہ تو یہ ہے کہ لغو بے ہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (المستدرک للحاکم، ۲/۶۷، الرقم: ۱۶۱۱)

قارئین فیصلہ خود کیجئے!

پھٹا ہوا کپڑا	ہمیں پسند نہیں
پھٹا ہوا جوتا	ہمیں پسند نہیں
پھٹا ہوا قالین	ہمیں پسند نہیں

پھر روزے کو ہم کیوں پھاڑ دیتے ہیں؟

یہ نیکی کے ساتھ زیادتی نہیں	تو اور کیا ہے؟
یہ دین کے ساتھ مذاق نہیں	تو اور کیا ہے؟
یہ اپنے ساتھ دھوکہ نہیں	تو اور کیا ہے؟
یہ ہماری آخرت کی بربادی نہیں	تو اور کیا ہے؟
یہ رب سے دوری نہیں	تو اور کیا ہے؟

غیبت کرنے والے کی دعا رد ہو جاتی ہے:

حضرت سیدنا فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی

Marfat.com

(1) جو مال حرام کھاتا ہو۔

(2) جو بکثرت غیبت کرتا ہو۔

(3) جو کہ مسلمانوں سے حسد کرتا ہو۔

(تنبیہ الغافلین ص:۹۵)

دعوتِ فکر:

اپنی دعائیں قبول نہ ہونے کا رونا ہر کوئی روتا ہے لیکن ان اسباب و وجوہات پر کوئی غور و فکر نہیں کرتا جن کی وجہ سے دعائیں رد ہو جاتی ہیں۔

حالانکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

(ترجمہ) مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ (پ۲۴، المومن:۶۰)

کہیں ہم مذکورہ گناہوں کا شکار تو نہیں ہو گئے؟ لگتا تو ایسا ہی ہے

کیونکہ

ہمارے گھروں میں	لوگوں کی غیبت
ہماری دکانوں پہ	لوگوں کی غیبت
ہماری محفلوں میں	لوگوں کی غیبت
ہمارے سفر میں	لوگوں کی غیبت
ہمارے حضر میں	لوگوں کی غیبت

پھر رحمت و برکت ہمیں کیسے نصیب ہو؟

گوشت سے پیالہ بھر گیا:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو عالم کے سردار، کون و مکاں کے مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایک دن روزے رکھنے کا حکم دیا اور ارشاد

Marfat.com

فرمایا: جب تک میں اجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی افطار نہ کرے۔ لوگوں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک ایک کر کے حاضر ہو کر عرض کرتے رہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں روزے سے رہا، اب مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول دوں۔ آپ ﷺ اسے اجازت مرحمت فرما دیتے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی: آقا ﷺ! دو عورتوں نے روزہ رکھا اور وہ آپ ﷺ کی خدمت بابرکت میں آنے سے حیا محسوس کرتی ہیں، انہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ محبوب ستار، ہادی روزگار ﷺ نے ان سے رُخ انور پھیر لیا۔ انہوں نے پھر عرض کی، آپ ﷺ نے پھر چہرہ انور پھیر لیا۔ انہوں نے پھر یہی بات دہرائی آپ ﷺ نے پھر چہرہ انور پھیر لیا وہ پھر یہی بات دہرانے لگے کہ آپ ﷺ نے پھر رخ انور پھیر لیا۔

جب سرکار مدینہ ﷺ نے ان صحابی سے منہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ دونوں پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب ہیں۔ سرکارِ مدینہ ﷺ نے حکم فرمایا: ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضر ہوئیں۔ سرکار عالی وقار ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا اور ان میں سے ایک کو حکم فرمایا: اس میں قے کرو۔ اس نے خون، پیپ اور گوشت کی قے کی۔ حتیٰ کہ آدھا پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری کو حکم دیا کہ تم بھی اس میں قے کرو۔ اس نے بھی اسی طرح قے کی۔ یہاں تک کہ پیالہ بھر گیا۔ اللہ کے پیارے رسول، رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں نے اللہ عزوجل کی حلال کردہ چیزوں (یعنی کھانے، پینے وغیرہ) سے تو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو اللہ عزوجل نے حرام رکھا ہے ان (حرام چیزوں) سے روزہ افطار کر ڈالا۔ ہوا یوں کہ ایک لڑکی دوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت

کھانے (یعنی غیبت کرنے) لگیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ۹/۱۶۵، الرقم: ۲۳۷۱۴)

اس حدیث پاک سے ملتی جلتی ایک روایت ہے کہ دو غیبت کرنے والی عورتوں نے قے کی تو ان کے منہ سے جما ہوا خون نکلا۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ مَاتَتَا اَوْ بَقِیَا فِیْھِمَا لَاَ کَلَتْھُمَا النَّارُ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مرجاتیں یا وہ جما ہوا خون ان میں باقی رہ جاتا تو ان دونوں کو دوزخ کی آگ کھا جاتی۔

(شرح مؤطا امام محمد ۳/ ۶۴۷ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور بحوالہ شعب الایمان، ۵/ ۳۰۱، باب: فی تحریم اعراض الناس)

غیبت کا عذاب

تانبے کے ناخن:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَھُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْھَھُمْ وَ لُحُوْمَھُمْ قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ فَقَالَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَ یَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب انہیں معراج پر لے جایا گیا تو میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا کہ جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے چہروں اور گوشت کو خراش رہے تھے، میں نے جبرائیل سے کہا یہ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کھاتے ہیں لوگوں کے گوشت کو (یعنی غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزتوں میں واقع ہوتے ہیں۔

(تفسیر مظہری، ۹/ ۵۵، ۵۶، تفسیر سورۃ حجرات)

Marfat.com

اپنا ہی گوشت کھانے والا جہنمی:

شافع یوم قرار، مونسِ ہر گنہگار ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے چار طرح کے جہنمی جو کہ حمیم اور جحیم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے ویل وثبور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ جہنمی کہیں گے: اِس بدبخت کو کیا ہوا؟ ہماری تکلیف میں اضافہ کیے دیتا ہے۔ کہا جائے گا: یہ "بدبخت" لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور چغلی کرتا تھا۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۳۹ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی بحوالہ ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص:۸۹، الرقم:۴۹)

قبر میں عذاب کے دو بڑے سبب:

حضرت سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک آدمی آپ ﷺ کے بائیں طرف تھا۔

دریں اثناء ہم نے اپنے سامنے دو قبریں پائیں۔ نبی پاک، صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: اِن دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے امر کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لا دے، ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور ایک ٹہنی (یعنی شاخ) لے کر حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے دو ٹکڑے کر دیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک رکھ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ جب تک تر رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو غیبت اور پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ (ایک غیبت کرتا تھا، دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا)

(مسند امام احمد، ۷/۳۰۴، الرقم:۲۰۳۹۵)

Marfat.com

نگاہِ نبوت کے کیا کہنے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝

(ترجمہ) ''اور وہ نبی (ﷺ) غیب بتانے میں ذرا بھی بخل نہیں کرتے۔'' (پ۳۰، التکویر:۲۴)

پیارے آقا ﷺ غیب کی خبریں بتانے والے رسول ہیں...... ہمارا عقیدہ ہے...... کہ ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا...... اور آپ ﷺ ہر اس آنے والی گھڑی کی بھی خبر رکھتے ہیں...... جس کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا ہو...... یعنی میرے نبی کو ہر شے کے بارے میں علم ہے۔

خواہ وہ ماضی کا علم ہو یا حال و مستقبل کا

خواہ وہ دنیا کا علم ہو یا کہ آخرت کا

خواہ وہ عالم شہادت کا علم ہو یا کہ عالم غیب کا

خواہ وہ زندگی کا علم ہو یا کہ موت کا

الغرض اللہ رب العزت نے آپ کو ما کان وما یکون کا علم عطا فرمایا...... یعنی جو کچھ ہو چکا ہے...... یا ہونے والا ہے...... یا جو قیامت تک ہوتا رہے گا...... حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا علم عطا فرمایا ہے...... کہ کائنات میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے...... جس کے بارے میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو علم نہ ہو...... یا کوئی چیز سرکار دو عالم ﷺ کی چشم مبارک سے پوشیدہ ہو...... آپ کو سب علم ہے...... کہ میرے اُمتی کس حال میں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا: ''تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے خدا کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا

Marfat.com

خشوع وخضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رکوع، میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔" (بخاری، ۱/۳۵۵)

درسِ ہدایت:

اس حدیث پاک سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے...... کہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کی آنکھ مبارک کسی عام آنکھ کی طرح نہیں...... بلکہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب ﷺ آگے، پیچھے، اوپر، نیچے اور اندھیرے، اجالے میں یکساں دیکھ سکتے ہیں اور حدیث مبارکہ حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کے متعلق واضح کر رہی ہے کہ...... آپ وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں...... اور سب جانتے ہیں...... جو آپ کے سامنے نہ ہو بلکہ آپ کے پیچھے یا کہیں دور ہو رہا ہو...... یا ہونے والا ہو...... یا ہوگا...... حضور علیہ السلام کی نظروں سے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

؎ سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ پر عیاں نہیں

غیبت کتنا بڑا گناہ ہے!

غیبت گناہ کبیرہ ہے...... جس کی غیبت کی جائے جب تک وہ معاف نہ کرے...... یہ گناہ معاف نہیں ہوگا...... یہ گناہ باعث زوال بھی ہے اور باعث وبال بھی۔

چند دلائل ملاحظہ فرمایئے:

غیبت کی بدبو:

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم حضور سید عالم ﷺ

Marfat.com

کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو کہ یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔
(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص: ۱۰۴، الرقم: ۷۰)

غیبت کی نحوستیں:

غیبت بہت بڑا گناہ ہے اور اپنے ساتھ بہت سی نحوستیں لے کر آتا ہے۔

غیبت کرنے والا	اللہ کو غضب دلاتا ہے
غیبت کرنے والا	شیطان کو خوش کرتا ہے
غیبت کرنے والا	جنت سے دور ہو جاتا ہے
غیبت کرنے والا	جہنم کے قریب آ جاتا ہے
غیبت کرنے والا	اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے
غیبت کرنے والا	اپنے باطن کو ناپاک کرتا ہے
غیبت کرنے والا	کراماً کاتبین کو تکلیف دیتا ہے
غیبت کرنے والا	اللہ کے محبوب کو رنجیدہ کرتا ہے
غیبت کرنے والا	اللہ کی نافرمانی کرتا ہے

سب سے بڑا زانی:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَتَدْرُوْنَ اَزْنَى الزِّنَا عِنْدَ اللهِ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَزْنَى الزِّنَا عِنْدَ اللهِ اِسْتِحْلَالُ عِرْضِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ ثُمَّ قَرَأَ (وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا○

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو فرمایا: کیا تم جانتے ہو سب سے بڑا زنا کرنے والا کون ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟ تو صحابہ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سب سے بڑا زانی اللہ کے نزدیک کسی مسلمان کی عزت میں دخل اندازی کرنے والا ہے (یعنی غیبت کرنے والا ہے) اس کے بعد آپ نے پڑھا وہ لوگ جو مومن مردوں اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی (معیوب) کام کیا ہو تو انہوں نے اٹھالیا (اپنے سر پر) بہتان باندھنے اور کھلے گناہ کا بوجھ۔

(پ۲۲، الاحزاب: ۵۸) (شرح موطا امام محمد ۳/ ۶۴۸، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور (بحوالہ مجمع الزوائد، ۸/ ۹۲، باب: ماجاء فی الغیبۃ والنمیمۃ)

کھلی بے حیائی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا۝

(ترجمہ) اور بدکاری کے قریب نہ جاؤ، بے شک یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲)

زنا چھوٹا گناہ نہیں بلکہ گناہِ کبیرہ ہے۔ اس کی سزا بھی چھوٹی نہیں بہت بڑی سزا ہے...... سنیئے اور لرز جائیے۔

حضرت سیدنا مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زنا میں مبتلا ہو کر مرتا ہے اس پر دو سانپ مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔

(شرح الصدور، ص: ۱۷۲)

اے سانپ کو دیکھ کر ڈر جانے والو!
بلی کی آواز پر چونک پڑنے والو!
رات کے اندھیرے میں ڈر جانے والو!
کتے کے بھونکنے پر راستہ بدلنے والو!
بچھو کا صرف نام سن کر تھر تھر کانپ اٹھنے والو!
ذرا سوچو تو سہی!
اگر کسی پر سانپ یا بچھو یا کاٹنے والے کتے مسلط کر دیئے گئے تو کیا بنے گا؟

آج لے رب کی پناہ آج مدد مانگ رب سے
پھر نہ مانے گا قیامت کو گر مان گیا

''ہاں'' میں ''ہاں'' ملانا بھی غیبت ہے:

غیبت سن کر خوش ہونا ...... توجہ سے کان لگا کر غیبت سننا ...... دلچسپی لیتے ہوئے ہاں، ہوں، جی وغیرہ آوازیں نکالنا بھی غیبت ہے ...... اس طرح غیبت کرنے والے کی دلجوئی ہوتی ہے ...... اور اس کی ہمت بڑھتی ہے ...... اور پھر وہ مزید بڑھ چڑھ کر غیبت کرتا ہے۔ کسی بھی انداز میں غیبت کرنے والے کی ''ہاں'' میں ''ہاں'' ملانے سے اس کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ...... ایسے موقع پر بلا اجازت شرعی خاموش رہنے والا بھی غیبت میں ہی شریک مانا جائے گا۔ (احیاء العلوم: ۱۸۰/۳)

دل میں برا سوچنا بھی غیبت ہے:

حضرت سیدنا ابراہیم آجری کبیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سردیوں کے دن تھے مسجد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گزرا، جس نے دو گدڑیاں اوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دل میں بات آئی کہ شاید یہ بھکاری ہے کیا ہی

Marfat.com

اچھا ہوتا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے مجھے بازو سے پکڑا اور اسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گدڑیاں اوڑھے سو رہا ہے۔ جب اس کے چہرے سے گدڑی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی شخص ہے جو میرے قریب سے گزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا:

''اس کا گوشت کھاؤ'' میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: ''کیوں نہیں! تو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخوش ہوا'' حضرت سیدنا ابراہیم آجری کبیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کھل گئی، خوف کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری تھا: میں مسلسل (30) دن اسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اٹھتا، میں دعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آئے تا کہ اس سے معافی مانگوں۔

یک ماہ بعد پر اسرار شخص مجھے نظر آ گیا۔ پہلے کی طرح اس کے جسم پر دو گدڑیاں تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لپکا۔ مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا...... میں بھی پیچھے ہو لیا۔ آخر کار میں نے اس کو پکار کر کہا: ''اے اللہ عزوجل کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دل کے اندر مومنین کی غیبت کرتے ہیں؟

اس کے منہ سے اپنے بارے میں غیب کی خبر سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سرہانے کھڑا تھا۔ اس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: ''نہیں! اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا'' پھر وہ پر اسرار شخص میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔

(عیون الحکایات عربی، ص: ۲۱۲)

Marfat.com

؎ نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یہ ید بیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

غیبت سننا حرام ہے:

غیبت سننے کو ہم گناہ بھی نہیں سمجھتے ...... غیبت کرنے والے کی ''ہاں'' میں ''ہاں'' ملانا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا ہمارا وطیرہ بن چکا ہے۔ یاد رکھئے غیبت سننا بھی حرام ہے۔

حضور ﷺ نے گانا گانے اور گانا سننے سے اور غیبت کرنے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، ص:۵۶۰، الرقم:۹۳۷۸)

حضرت علامہ عبدالرءوف مناوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص 168 بحوالہ فیض القدیر، ۳......۶۱۲، الرقم:۳۹۶۹)

غیبت سے بچنے کا نسخہ

حضرت علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اللہ عزوجل تم پر ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو فرشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔

(القول البدیع، ص:۲۷۸)

دروازہ ہی بند کر دیجئے:

غیبت کا مختصر علاج یہ ہے کہ ...... اس کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں

Marfat.com

مثلاً......

گھریلو ناچاقیاں ختم کیجئے کہ اس سے غیبت کا بہت بڑا دروازہ کھلتا ہے...... غصہ غیبت کا سبب ہے...... جب کسی پر غصہ آئے اور اس کی غیبت کرنے اور عیب کھولنے کو دل کرے تو فوراً سوچئے کہ میرے اس عمل سے اللہ غضب ناک ہوگا اور میں دوزخ کا حق دار ہو جاؤں گا۔ اس لئے اپنے آپ کو غصہ کرنے سے روکیے...... بغض وکینہ سے اپنے آپ کو بچایئے کہ بغض وکینہ بھی غیبت کا سبب بنتا ہے...... خود پر مذاق کرنے کی عادت پر پابندی لگایئے، خاموشی اور سنجیدگی کی عادت بنایئے...... جب غیبت کرنے کو دل چاہے تو اس کے دنیاوی واخروی نقصانات پر غور کیجئے، اس کے عذابات (جیسا کہ مردار کا گوشت کھانا، تانبے کے ناخنوں سے اپنا چہرہ اور سینہ چھیلنا، پہلوؤں سے کاٹ کاٹ کر گوشت کھانا وغیرہ) ذہن میں دہرایئے۔ انشاء اللہ عزوجل غیبت کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔

غیبت چھوڑنا بہت بڑی نیکی ہے:

ہم سانپوں کے ڈر سے	راستہ چھوڑ دیتے ہیں
ہم دشمن کے ڈر سے	علاقہ چھوڑ دیتے ہیں
ہم بیماری کے ڈر سے	بد پرہیزی چھوڑ دیتے ہیں
ہم خسارے کے ڈر سے	خسارے والا کام چھوڑ دیتے ہیں

لیکن اعمال کی بربادی کے ڈر سے غیبت نہیں چھوڑتے۔ آیئے سنئے! غیبت وممنوعات کو چھوڑنا کتنی بڑی نیکی ہے۔

حضرت سیدنا وہب مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا کی پیدائش سے لے کر فنا ہونے تک تمام دنیوی نعمتیں بھی بالفرض میرے پاس ہوں اور میں انہیں راہِ خدا میں لٹا دوں تب بھی اتنے بڑے عظیم ثواب کے کام کے مقابلے میں بہتر یہ سمجھتا

Marfat.com

ہوں کہ غیبت چھوڑ دوں۔ اسی طرح دنیا اور اس کی تمام نعمتوں کو اللہ عزوجل کی راہ میں لٹانے سے بہتر سمجھتا ہوں کہ اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء کی جانب میری نظر نہ اٹھے۔ اس کے بعد یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا

(ترجمہ) اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔

اور پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(ترجمہ) مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

(پ ۱۸، النور: ۳۰) (تنبیہ الغافلین، ص: ۸۹)

قیامت کے دن مفلس ہونے سے ڈریئے:

دنیا میں اگر کوئی مفلس ہو تو اس کا گزارا ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر دنیا میں کوئی غریب ہے...... مسکین ہے...... مفلس ہے...... تو اس کے والدین اس کا ساتھ دے سکتے ہیں...... بہن بھائی مدد کر سکتے ہیں...... سب نہ ہوں تو وہ مانگ کر بھی گزارا کر سکتا ہے کیونکہ دنیا کی تکلیفیں برداشت کرنا کوئی مشکل کام نہیں...... مگر جو آخرت میں مفلس ہو گیا...... مسکین ہو گیا...... غریب ہو گیا تو اس کا کیا حال ہو گا؟...... آیئے حدیث مبارکہ سنئے۔

رسول نذیر، سراج منیر ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ہم میں مفلس (یعنی غریب مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال، تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فلاں کو گالی دی ہو گی، فلاں

Marfat.com

پر تہمت لگائی ہوگی، فلاں کا مال کھایا ہوگا، فلاں کا خون بہایا ہوگا اور فلاں کو مارا ہو گا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حصہ دے دیا جائے گا۔ اگر اس کے ذمے آنے والے حقوق کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (العیاذ باللہ) (صحیح مسلم، ص: ۱۳۹۴، الرقم: ۲۵۸۱)

درسِ ہدایت:

اس حدیث مبارکہ سے حقیقی مفلس کی وضاحت ہوگئی کہ جو نماز ...... روزہ ...... حج ...... زکوٰۃ وصدقات ...... سخاوتوں ...... فلاحی کاموں ...... اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے گا وہ مفلس ہے۔ اور وہ، وہ ہوگا جس نے بندوں کے حقوق اور ان کی عزتوں کو پامال کیا ہوگا۔

جنت میں سرکار ﷺ کا پڑوس نصیب ہوگا:

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں صرف ایک مہینے (رمضان المبارک) کے روزے رکھتا ہوں اس پر اضافہ نہیں کرتا۔ اور صرف پانچ (فرض) نمازیں پڑھتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں پڑھتا اور میرے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں اور نہ ہی مجھ پر حج فرض ہے اور نہ ہی نفلی حج کرتا ہوں، میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے جب کہ تم اپنے دل کو دو باتوں، خیانت اور حسد سے بچاؤ اور اپنی زبان کو دو باتوں، غیبت اور جھوٹ سے اور دو باتوں سے آنکھوں کو بچاؤ یعنی جس کی طرف نظر کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس کی طرف نہ دیکھو اور کسی مسلمان کو حقارت سے نہ دیکھو۔

(قوت القلوب، ۱/۲۳۳)

Marfat.com

اس میں کوئی شک نہیں کہ

خیانت سے بچنا اپنے اختیار میں ہے
حسد سے بچنا اپنے اختیار میں ہے
غیبت سے بچنا اپنے اختیار میں ہے
چغلی سے بچنا اپنے اختیار میں ہے
جھوٹ سے بچنا اپنے اختیار میں ہے
حرام سے بچنا اپنے اختیار میں ہے

نتیجہ یہ نکلا کہ جنت میں جانے یا نہ جانے کا اختیار بھی اللہ کریم نے ہمیں دے دیا ہے۔

وارے نیارے ہو گئے:

سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیا شان ہے اس شخص کی جس کو جنت میں میرے آقا ﷺ کا پڑوس نصیب ہوگا۔

میرے وہ آقا جن کے لئے اللہ نے یہ کائنات سجائی
میرے وہ آقا جن کی عظمت کے چرچے قرآن کرتا ہے
میرے وہ آقا جن کو دیکھ کر عام آدمی صحابی ہو گئے
میرے وہ آقا جن کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا
میرے وہ آقا جن کا کلمہ پتھروں نے پڑھا
میرے وہ آقا جن کے اشارے سے ڈوبا ہوا سورج واپس آ گیا

میرے وہ آقا...... جو رسولوں کے سردار ہیں ...... احمد مختار ہیں ...... محبوب خدا ہیں ...... نورِ خدا ہیں ...... جس شخص کو جنت میں میرے پیارے آقا ﷺ کا دیدار ہوگا اس شخص کے تو وارے نیارے ہو جائیں گے۔

Marfat.com

سوال میرا...... فیصلہ آپ کا:

غیبت کر کے مزا لینا بہتر ہے یا جنت میں سرکار کا پڑوس؟
غیبت کرنا بہتر ہے یا جنت کی بہاریں؟
غیبت کرنا بہتر ہے یا جنت کے باغات؟
غیبت کرنا بہتر ہے یا دودھ کی نہریں؟
غیبت کرنا بہتر ہے یا خدا کا دیدار؟
غیبت کرنا بہتر ہے یا مصطفیٰ کا پیار؟

یقیناً سرکار کا پڑوس بہتر ہے۔ اگر جنت میں سرکار کا پڑوس چاہتے ہو تو غیبت کرنا چھوڑ دو۔ غیبت کرنے والوں سے ناطہ توڑ دو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے تعلق جوڑ لو۔

زبان کی حفاظت...... جنت کی ضمانت

زبان کی ہلاکت خیزیوں کے بارے میں سنیے کہ لوہے کے نوکیلے تیر کے مقابلے میں زبان کا زخم سخت تر ہوتا ہے۔ تیر کا زخم جلدی بھر جاتا ہے...... مگر زبان سے کی ہوئی غیبت یا دل آزاری کا زخم آسانی سے نہیں بھرتا...... عربی کا مقولہ ہے: جَرْحُ الْکَلَامِ اَصْعَبُ مِنْ جَرْحِ الْحُسَامِ (زبان کا زخم تلوار کے زخم سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے) (المستطرف،۱/۱۴۷)

آدمی چپ رہے اسی میں عافیت ہے اور بولنا ہے تو اچھا بولے...... اللہ کا ذکر کرے...... اللہ کے محبوب کا ذکر کرے۔

سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے (ایک بار) سرکارِ مدینہ، سردارِ مکہ مکرمہ ﷺ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ فرمایا

Marfat.com

کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ استفسار فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: ''درخت لگا رہا ہوں'' فرمایا: میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں؟ (جی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ضرور فرمایئے) فرمایا: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے سے ہر کلمہ کے عوض جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ۴/۲۵۲، الرقم: ۳۸۰۷)

صدیوں کا سفر سالوں میں طے کرانے والے آقا تیری عظمت کو سلام
سالوں کا سفر مہینوں میں طے کرانے والے آقا تیری عظمت کو سلام
مہینوں کا سفر ہفتوں میں طے کرانے والے آقا تیری عظمت کو سلام
ہفتوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرانے والے آقا تیری عظمت کو سلام
تھوڑے عمل پر جنت کی بشارت سنانے والے آقا تیری عظمت کو سلام

جو چپ رہا...... نجات پا گیا:

سکوت (یعنی خاموشی) پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔

(شعب الایمان، ۴/ ۲۴۵، الرقم: ۴۹۵۳)

ایسا منافع ہے کسی مارکیٹ میں؟

وضو کریں، نماز پڑھیں تب جا کر عبادت کا ثواب ملتا ہے
روزہ رکھیں، بھوکے رہیں تب جا کر عبادت کا ثواب ملتا ہے
حج کریں، مشقت کریں تب جا کر عبادت کا ثواب ملتا ہے
صدقہ وخیرات کریں تب جا کر عبادت کا ثواب ملتا ہے

مگر خاموش رہنا ایسی عبادت ہے کہ نہ مال خرچ کیا...... نہ بھوکے رہے ...... نہ مشقت میں پڑے...... پھر بھی ساٹھ سال کی عبادت کا ثواب مل جائے گا۔

Marfat.com

چھوٹی بوٹی...... بڑے کام:

زبان اگرچہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے مگر یہ اللہ عزوجل کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ زبان کا درست استعمال جنت میں داخل...... اور غلط استعمال جہنم سے واصل کر سکتا ہے...... اس زبان سے تلاوتِ قرآن کرنے والا ...... اور درود وسلام پڑھنے والا اللہ رب العزت کی عنایت سے جنت میں چلا جاتا ہے...... اس زبان سے کسی مسلمان کو گالی دینے والا نیز غیبت، چغلی وتہمت کا مرتکب عذاب نار کا حق دار قرار پاتا ہے ...... اگر کوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ زبان سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ پڑھ لے تو کفر وشرک کی ساری گندگی سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس کی زبان سے نکلا ہوا یہ کلمہ طیبہ اس کے گزشتہ تمام گناہوں کے میل کچیل کو دھو ڈالتا ہے۔ زبان سے ادا کیے ہوئے اس کلمہ پاک کے باعث وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

غریبوں کے غم گسار، بے کسوں کے دل کے قرار ﷺ نے فرمایا: بندہ کبھی بلا ارادہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہہ دیتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کرتا ہے اور بندہ کبھی بے سوچے سمجھے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کہہ دیتا ہے جس سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

(بخاری ۴/۲۲۱، الرقم: ۶۴۷۸)

اپنا احتساب کیجئے:

میں کیسا ہوں! اپنے دل سے پوچھئے۔

Marfat.com

اگر آپ کسی کو برے لفظوں میں یاد کریں گے

تو کوئی آپ کو بھی برے لفظوں میں یاد کر رہا ہو گا

اگر آپ کسی کی غیبت کریں گے

تو کوئی آپ کی بھی غیبت کر رہا ہو گا

اگر آپ کسی کی چغلی لگائیں گے

تو کوئی آپ کی بھی چغلی لگا رہا ہو گا

اگر آپ کسی سے بدکلامی کریں گے

تو کوئی آپ سے بھی بدکلامی کرے گا

اگر آپ کسی کی دل آزاری کریں گے

تو کوئی آپ کی بھی دل آزاری کرے گا

ذرا جھانکئے اپنے گریبان میں

اگر آپ کسی کا مذاق اڑائیں گے

تو کوئی آپ کا بھی مذاق اڑائے گا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: جب تو کسی کے عیوب بیان کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔

(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص:۹۵، الرقم:۵۶)

جب کبھی دوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے اس وقت اپنے عیوب کی طرف متوجہ ہو کر ان کو دور کرنے میں لگ جانا چاہیے۔ خدا عزوجل کی قسم! یہ بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اس کے عیوب (پر نظر) نے دوسروں کی عیب جوئی سے پھیر دیا۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص 281، بحوالہ الفردوس بما ثور الخطاب، ۲/۴۴۷، الرقم:۳۹۲۹)

Marfat.com

تنکا بڑا ہوتا ہے یا شہتیر؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو تمہیں نظر آتا ہے (یعنی ذرا ذرا سی بات میں اس کا عیب بیان کرتا پھرتا ہے) مگر اپنی آنکھ کا شہتیر (یعنی لکڑی کا مطلب یہ کہ اپنا بہت بڑا عیب بھی) نظر نہیں آتا!

(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص: ۹۵، الرقم: ۵۷)

نہ تھی حال کی جب اپنے خبر
دیکھتے رہے اوروں کے عیب وہنر
پڑی حال پہ جب اپنے نظر
تو نظروں میں کوئی برا نہ رہا

جنت لینی ہے تو عیب چھپاؤ:

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ عزوجل قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو خدائے ستار عزوجل قیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔

(صحیح مسلم، ص: ۱۳۹۴، الرقم: ۶۵۸۰)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جنت نشان ہے: جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

(مسند عبد بن حمید، ص: ۲۷۹، الرقم: ۸۸۵)

Marfat.com

کامل مسلمان کون ہے؟

صدرِ انجمنِ لیل ونہار، سرورِ چمن سدا بہار ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح بخاری، ۱/۱۵، الرقم:۱۰)

اس حدیث کے تحت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کامل مسلمان وہ ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی نہ دے، طعنہ نہ دے، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے نہ پیٹے اور اس کے خلاف کچھ تحریر نہ کرے۔

(مرآۃ المناجیح، ۱/۲۹)

حرمت مومن

سنن ابن ماجہ میں ہے: نبی رحمت، شفیع امت ﷺ نے کعبہ معظمہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: مومن کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ۴/۳۱۹، الرقم:۳۹۳۲)

اے اہل دل!

کہاں گئی وہ مومن کی حرمت

کہاں گئی وہ مومن کی عزت

کہاں گئی وہ مومن کی رفعت

کہاں گئی وہ مومن کی قدر

کہاں گئی وہ محبت کی فراوانی

کہاں گئی وہ اخوت کی جہانگیری

اے جذبۂ اخوت ومحبت کے امینو!

Marfat.com

مجھے جواب دیجئے ...... ورنہ آؤ مل کر توبہ کیجئے اور کریم آقا کی بارگاہ میں عرض کیجئے۔

چھوڑ کے آپ کا دامنِ رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
کھودی اپنی قدر و قیمت آقا ہم سے بھول ہوئی
دیکھ ہماری آنکھ مچولی اپنے سینے اپنی گولی
بھول گئے ہم درسِ اخوت آقا ہم سے بھول ہوئی

پیارے آقا ﷺ کو تکلیف مت دیجئے:

خلد مکین، محبوبِ حسین ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے:

مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ

(یعنی) جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۵۸ بحوالہ المعجم الاوسط ۲......۳۸۷، الرقم: ۳۶۰۷)

دنیا و آخرت میں لعنت کا مستحق:

اللہ عزوجل اور رسول کریم ﷺ کو ایذا دینے والے ذرا کان کھولیں اور توجہ سے سنیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ○

(ترجمہ) بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۷)

Marfat.com

سود سے بڑا گناہ:

محبِ الفقراء والمساکین، مراد المشتاقین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ (یعنی اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں) فرمایا: بے شک اللہ عزوجل کے نزدیک سود سے بڑا گناہ ہے مسلمان کی عزت کو حلال سمجھنا۔ پھر رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۝

(ترجمہ) اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی برائی کے کہ عمل میں لائے ہوں ایذا پہنچاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ہے۔

(پ۲۲، الاحزاب: ۵۸) (شعب الایمان للبیہقی: ۵/ ۲۹۸، الرقم: ۶۷۱۱)

یقیناً مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالنا سود جیسے گناہِ بد سے بھی بدترین ہے۔

مکی ومدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو ملنے والا سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے نزدیک چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ برا ہے اور بے شک سود سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا ہے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۱۱ بحوالہ ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص: ۸۰، الرقم: ۳۶)

کسی مسلمان کو بے عزت کرنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے:

جس طرح مردار کا گوشت کھانا حرام اور گھناؤنا فعل ہے۔ اسی طرح مسلمان کی غیبت کرنا حرام اور گھناؤنا فعل ہے۔ جب کسی مسلمان کی غیبت کی جائے تو وہ

Marfat.com

لوگوں کی نظروں میں رسوا ہو جاتا ہے اور کسی مسلمان کو بے عزت ورسوا کرنا اس کو قتل کر دینے کے برابر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمہاری جانوں کو اور تمہارے مالوں کو اور تمہاری عزتوں کو ایک دوسرے پر اس طرح حرام کر دیا ہے جیسے آج کے دن، اس مہینہ میں تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

(صحیح بخاری، الرقم: ۱۷۴۲، سنن ابوداود، الرقم: ۴۶۸۶، سنن نسائی، الرقم: ۴۱۲۵)

مسلمان کی بے عزتی کرنا کبیرہ گناہ ہے:

راحت العاشقین، امام المتقین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: بے شک کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(سنن ابوداود: ۴/۳۵۳، الرقم: ۴۸۷۷)

مخلصانہ مشورہ:

اگر غیبت سے باز نہیں آنا تو گناہِ کبیرہ کی سزائیں پڑھیے موم کی طرح پگھل نہ جائیں گے تو کہنا!

غیبت کرنے والے کو واضح الفاظ میں روکیے:

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان عالی شان کا خلاصہ ہے: جو غیبت کر رہا ہو اسے زبان سے روکا جائے اگر زبان سے نہیں روک سکتے تو دل میں برا جانیں اور اگر اس بات کا ڈر ہو کہ روکنے پر وہ تشدد کرے گا تو وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں یا گفتگو کا رُخ بدل لیں اگر ایسا نہ کیا تو گنہگار ہوں گے۔ فقط ہاتھ یا اپنے ابرو یا پیشانی کے اشارے سے چپ کرانا کافی

Marfat.com

نہ ہوگا کیونکہ یہ سستی ہے اور غیبت جیسے گناہ کو معمولی سمجھنے کی علامت ہے۔ غیبت کرنے والوں کو سختی سے واضح الفاظ میں روکنا چاہیے۔ (احیاء العلوم، ۳/۱۸۰)

مرے ہوئے کتے کی بھی برائی نہ کریں:

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرے ہوئے کتے کے پاس سے گزرے۔ حواریوں نے عرض کی: یہ کتا کس قدر بدبودار ہے؟ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اس کے دانت کتنے سفید ہیں! گویا آپ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو مردار کتے کی غیبت سے بھی منع فرمایا: اور ان کو خبردار کیا کہ بے زبان جانوروں کی بھی خوبی کا ہی ذکر کرنا چاہیے۔

(ماخوذ از احیاء العلوم، ۳/۱۷۷)

آبروئے مسلم کی حفاظت کا ثواب:

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ رَدَّ اللّٰہُ عَنْ وَجْہِہِ النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کی عزت سے تہمت کو دور کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے آگ کو دور کردے گا۔

(ترمذی شریف، ۲/۱۵، باب: ماجاء فی الذب عن المسلم، سعید اینڈ کمپنی کراچی)

ایک دوسری حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کی، اللہ عزوجل قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو جہنم سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔

(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص: ۱۳۱، الرقم: ۱۰۵)

Marfat.com

دوسری جگہ سراج السالکین، مصباح المقربین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع فرمایا) تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(ترجمہ) اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد کرنا۔

(پ۲۱، الروم: ۴۷)

اے مومن!

تو مومن کی عزت کر	تیری عزت خدا کرے گا
تو مومن کی قدر کر	تیری قدر خدا کرے گا
تو مومن کی مدد کر	تیری مدد خدا کرے گا
تو مومن پہ رحم کر	تجھ پہ رحم خدا کرے گا
تو مومن کی حفاظت کر	تیری حفاظت خدا کرے گا

(انشاء اللہ عزوجل)

بھائی کی مدد نہ کرنے والا رسوا ہوگا:

محبوب رب العالمین تاجدارِ سلطنتِ دنیا و دین ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے سامنے کسی مسلمان کی بے عزتی کی جائے اور وہ طاقت کے باوجود اس کی امداد نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا کرے گا۔ (مسند امام احمد، ۵/۴۱۲، الرقم: ۱۵۹۸۵)

کھوٹا سکہ:

حضرت سیدنا شیخ ابو عبداللہ خیاط رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آتش پرست

Marfat.com

کپڑے سلواتا اور ہر بار اجرت میں کھوٹا سکہ دے جاتا، آپ اس کو لے لیتے، ایک بار آپ رحمتہ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں شاگرد نے آتش پرست سے کھوٹا سکہ نہ لیا، جب حضرت سیدنا شیخ عبداللہ خیاط رحمتہ اللہ علیہ واپس تشریف لائے اور ان کو یہ معلوم ہوا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے شاگرد سے فرمایا: تم نے کھوٹا درہم کیوں نہیں لیا؟ کئی سال سے وہ مجھے کھوٹا سکہ ہی دیتا رہا ہے اور میں بھی چپ چاپ لے لیتا ہوں تا کہ یہ کسی دوسرے مسلمان کو نہ دے دے۔

(احیاء العلوم: ۳/ ۷۷)

سبحان اللہ! آج بھی اگر یہ جذبہ ہو تو ......

جعلی نوٹوں کا کاروبار کیوں ہو

یہ دھوکہ فراڈ کیوں ہو

یہ سود کا بازار کیوں ہو

یہ رشوت کی بھرمار کیوں ہو

بے گناہ گلے پر تلوار کیوں ہو

یہ ظلم کا دربار کیوں ہو

یہ دھوکہ دہ کردار کیوں ہو

اسلام کے سنہرے اصولوں کا انکار کیوں ہو

ہاں ہاں! یہ حقیقت ہے

اگر ہمارے پاس سچے سچے جذبے ہوں، مومنانہ بصیرت ہو...... تو

یہ دنیا پیسے کی دیوانی نہ ہو

یہ دودھ میں پانی نہ ہو

یہ مسجد ویران نہ ہو

یہ بے حس انسان نہ ہو

یہ بم دھماکہ نہ ہو

یہ آتش بازی، پٹاخہ نہ ہو

یہ دن رات ڈاکہ نہ ہو

یہ قرآن سے دوری نہ ہو

یہ مسلمان کی مسلمان سے دوری نہ ہو

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

یہ مسلمان ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو

تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا واجب ہے:

ہمیں گناہ کے فوراً بعد توبہ کر لینی چاہئے جبکہ کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ ہم توبہ کا آغاز جمعہ سے کریں گے...... کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم سوموار کو توبہ کریں گے...... بعض کہتے ہیں کہ حج کر کے توبہ کریں گے...... بعض کہتے ہیں کہ بچوں کی شادیاں کر لیں پھر توبہ کر لیں گے...... بعض کہتے ہیں کہ ابھی تو زندگی کے بہت سے مسئلے مسائل نمٹانے ہیں بعد میں توبہ کر لیں گے...... بعض کہتے ہیں کہ ابھی تو ہم جوان ہیں، زندگی کی آسائشوں سے لطف اندوز ہونے کے بعد بڑھاپے میں توبہ کر لیں گے...... ایسی سوچ رکھنے والوں کی خدمت میں گزارش ہے۔

ذرا سوچئے! غور کیجئے! کہ کل کس نے دیکھا ہے؟...... کس کو پتہ ہے کہ کل کا دن وہ دیکھ سکے گا یا نہیں۔

آج جوانی ہے کل ہو گی یا نہیں

Marfat.com

آج تندرستی ہے — کل ہوگی یا نہیں
آج سانسیں ہیں — کل ہوں گی یا نہیں
آج زندگی ہے — کل ہوگی یا نہیں
آج صحت ہے — کل ہوگی یا نہیں

کوئی نہیں جانتا کہ اس کا اگلا قدم اٹھنا ہے یا نہیں ...... آیئے پیارے آقا ﷺ کا فرمان سنئے۔

ساقی تسنیم کوثر، شافع یومِ محشر ﷺ نے فرمایا: جب تم گناہ کرو تو توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ۔
(المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۱۵۹، الرقم: ۳۳۱)

حضرت سیدنا امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: جوں ہی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کرلینا واجب ہے خواہ صغیرہ گناہ ہی کیوں نہ ہو۔
(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۹۸ بحوالہ شرح النووی علی صحیح مسلم)

گناہ جاتے نظر نہیں آتے:

اللہ رب العزت کی رحمت بہت بڑی ہے۔ بالفرض کسی سے بڑے سے بڑا گناہ بھی سرزد ہوگیا ہو۔ وہ مایوس نہ ہو بے شک توبہ کا دروازہ کھلا ہے ...... بندہ صدقِ دل سے اس کے دربارِ کرم میں جھک جائے تو اس کا فضل وکرم اپنی آغوش میں لے ہی لیتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ

اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر خدا عزوجل سے

Marfat.com

توبہ کرو تو اللہ عزوجل تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔

(سنن ابن ماجہ، ۴/۴۹۰، الرقم: ۴۲۴۸)

تائب جنت میں:

منقول ہے اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ جو غیبت سے توبہ کر کے مرا وہ آخری شخص ہوگا جو جنت میں جائے گا اور جو غیبت پر اصرار کرتے ہوئے (یعنی غیبت پر قائم رہتے ہوئے) مرا وہ پہلا شخص ہوگا جو جہنم میں داخل ہوگا۔

(رسالہ قشیریہ، ص: ۱۹۴)

توبہ بھی کیجئے اور معافی بھی مانگئے:

جس نے غیبت کی ہو اسے چاہئے کہ توبہ بھی کرے اور جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی بھی مانگے اور اس کے پاس جا کر اس کی جائز تعریف کرے...... اور اس سے محبت کا اظہار بھی کرے...... تاکہ اس کا دل خوش ہو...... اور عاجزی سے اس کے پاس جا کر معافی مانگے اور کہے کہ مجھے معاف کر دیجئے اب اگر بالفرض وہ معاف نہ بھی کرے تب بھی ان شاء اللہ! آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا ......اگر رسمی طور پر Sorry کہہ دیا اور اخلاص کے ساتھ معافی نہ مانگی تو تب بھی آخرت میں مواخذے کا خوف باقی ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، ۱۶/۱۸۱، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ کراچی)

اس دنیا میں اگر کسی سے زیادتی کی ہو...... کسی کا حق مارا ہو...... کسی کی غیبت کی ہو...... کسی پر ظلم کیا ہو...... تو ضروری ہے کہ دنیا میں ہی اس سے معافی مانگ لی جائے...... کیونکہ دنیا میں معافی مانگنا آسان کام ہے...... دنیا میں ہی معافی مانگ کر اپنے نامہ اعمال کو درست کر لیں...... اگر آخرت میں اللہ نے

Marfat.com

مواخذہ کر لیا تو وہاں نہ تو درہم ودینار ہوں گے...... اور نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا...... نہ بھائی، بھائی کے کام آئے گا...... اور نہ دوست، دوست کے کام آئے گا اور جس پر ظلم کیا ہوگا اسے اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی۔ اگر نیکیاں کم ہوگئیں تو اس کے گناہ آپ کو مل جائیں گے۔ اس لئے دنیا میں ہی معافی مانگ لیں اور اللہ سے توبہ کریں۔

بندے کو معاف کیجئے...... رب سے جنت لیجئے:

اگر کسی نے دل دکھا دیا ہو...... یا حق تلفی ہوئی ہو...... یا کسی نے ظلم کیا ہو...... دل آزاری کی ہو...... تکلیف دی ہو...... تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیجئے اور معافی اور درگزر کا جذبہ اپنے اندر پیدا کیجئے کیونکہ

مخلوقِ الٰہی کے رہبر، انبیاء کے سرور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اعلان کیا جائے گا: جس کا اجر اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے، وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے، پوچھا جائے گا: کس کے لئے اجر ہے؟ وہ منادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ''ان لوگوں کے لئے جو معاف کرنے والے ہیں'' تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی،۱/۵۴۲،الرقم:۱۹۹۸)

معاف کرنے والوں کے بارے میں قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○

(ترجمہ) اور غصہ کو دبا لینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(پ۴، آل عمران:۱۳۴)

معاف کرنا...... اللہ کریم کی صفت ہے...... اور اللہ کریم کی صفت کا رنگ اگر بندے پر چڑھ جائے تو اس سے اچھا کوئی رنگ نہیں۔ مالک و مولا عزوجل ہمیں درگزر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

❁❁❁❁❁

آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ
الرَّاحِمِیْنَ○

❁❁❁❁❁

ثواب رسانی......قرآن وحدیث کی زبانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ج ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَمَآ اَلَتْنٰھُمْ مِّنْ عَمَلِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ ط صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

Marfat.com

ے ساہ آیا، آیا نہ آیا اس ساہ دا کوئی اعتبار نہیں
دم دم تیرے دم گھٹ دے، اس دم بدلے دم مار نہیں
جنہوں میری میری کردا ایں، جہدی خاطر جاندا مردا ایں
لکھ پیار توں کر اس دنیا نوں، ایہہ کسے نوں وی کردی پیار نہیں
کیوں بھل جاندا ایں ناداناں، توں قبر اندھیری وچ جاناں
جتھے باجھ عشق محمد دے، تیرا ہونا بیڑا پار وی نئیں
جد پیش حشر نوں ہوویں گا، تک تک عملاں نوں توں روویں گا
تیرے ہتھاں پیراں وی صائم، تیرا بننا غمخوار وی نہیں

....

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو دین مبین عطا کیا ہے۔ اس دین میں نیکی کا درس ملتا ہے ...... دوسروں سے بھلائی کا درس ملتا ہے ...... ایک کے کام سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے ...... ایصال ثواب شرعاً ثابت، جائز اور مستحب عمل ہے۔ اس کی اصل یہ ہے کہ جو بھی مسلمان کوئی عبادت کر لے چاہے نماز پڑھے ...... روزہ رکھے ...... حج کرے ...... قرآن پاک کی قرأت کرے ...... یا کوئی مالی صدقہ کرے۔

الغرض! جن امور حسنہ پر عند اللہ ثواب مرتب ہوتا ہے ان کو سرانجام دینے والا دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کا ثواب پہنچا سکتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ" کے مطابق ہمارا دین خیر خواہی کا درس دیتا ہے چونکہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لئے ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا فائدہ سوچے اور اسے نفع پہنچائے اور اس میں اس بات کی تخصیص قطعاً نہیں کہ صرف زندہ کو ہی نفع پہنچا کر خوش کر لے

بلکہ اموات مسلمین کو بھی نفع پہنچا کر خوش کیا جا سکتا ہے اور شرعاً یہ مطلوب بھی ہے اور محبوب و پسندیدہ بھی۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَنْ يَّنفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنفَعْهُ

جو اپنے بھائی (زندہ ہو یا مردہ) کو نفع پہنچا سکتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اسے نفع پہنچائے۔

(صحیح مسلم، ۲/۲۲۴، مطبوعہ: نور محمد اصح المطابق کراچی)

دین اسلام ہمیں محبت و تعاون کا درس دیتا ہے...... بھلائی کا پیغام دیتا ہے ...... نفع پہنچانے کا پیغام دیتا ہے ...... جب ہمیں موقع ملے دوسروں کو نفع ضرور پہنچانا چاہئے، چاہے وہ زندہ ہوں یا اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆

ثواب رسانی ...... قرآن کی زبانی

جنت میں اولاد ...... والدین کے ساتھ:

ایک شخص کے عمل سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے ...... صرف لواحقین ہی نہیں بلکہ صالح، متقی مومن بزرگ کے عمل کا فائدہ بعد میں آنے والی ذُرّیّت کو بھی ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

Marfat.com

وَمَآ اَلَتْنٰـهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی اتباع کی ہم (جنت میں) ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے اور ہم ان کے اعمال (کی جزا) میں کچھ کمی نہ کریں گے۔

(پ ۲۷، الطور:۲۱)

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مومنین کاملین جو خود تو نیکیاں کما گئے ...... صالحیت وتقویٰ کی زندگی بسر کر گئے۔ لیکن ان کی اولاد اپنے بزرگوں کے درجے تک نہ پہنچ سکی مگر چونکہ ان کی بزرگوں کے ساتھ نسبت ذرّیت تھی۔ اور انہوں نے اپنے بزرگوں کے راستے کو اپنا کر ایمان میں ان کی متابعت اختیار کی ...... کفر کو اختیار نہ کیا لہٰذا ان دو وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ آخرت میں ان بزرگوں کے لواحقین اور متعلقین کو ان کے اعمال کی وجہ سے اجر کے حساب سے ان بزرگوں کے ساتھ ملا دیں گے یعنی مومنین متقین اور صالحین کے نیک اعمال کی برکت سے ان کی اولاد کو بھی حصہ ملے گا اور ان نیک لوگوں کے اعمال کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

اَجْوَدُ الْاَجْوَد کہلاتا ہے رب یُرْبِی الصَّدقَات فرماتا ہے رب
سخاوت رب کے چرچے ہیں ہر لیل ونہار میں
ہر عاجز پہ ابرِ رحمت ہر زباں پہ اس کا ذکرِ عظمت
تقسیم ہوتی ہے اس کی دولتِ نعمت ہر نیکو کار وگنہگار میں

صغر سنی میں فوت ہونے والے بچے ...... جنت میں پیش رو ہوں گے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے جس شخص کے دو (کم سن فوت شدہ

بچے) پیش رو ہو گئے، وہ اس شخص کو جنت میں لے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ ﷺ کی امت سے جس شخص کا ایک پیش رو ہو؟ قَالَ: وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ ! فرمایا: اے صاحبہ خیرات! اس کو وہ ایک پیش رو ہی لے جائے گا، عرض کیا: جس کا کوئی پیش رو نہ ہو؟ قَالَ: فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي فرمایا جس کا کوئی نہیں ہوگا اس کا میں ہوں گا کیونکہ میری امت کو میری جدائی سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

(سنن ترمذی، کتاب: الجنائز، ۳/ ۳۷۶، الرقم: ۱۰۶۲، مسند احمد بن حنبل، ۱/ ۳۳۴، الرقم: ۳۰۹۸، مسند ابو یعلیٰ، ۵/ ۱۳۸، الرقم: ۲۷۵۲)

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو مسلمان والدین میں سے کسی کے بھی تین بچے نابالغ فوت ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کے سبب والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان بچوں سے کہا جائے گا: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ عرض کریں گے (ہم اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے) حَتّٰى يَدْخُلَ اٰبَآؤُنَا؟ یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں؟ پس ان سے کہا جائے گا: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(احسن الصناعۃ فی اثبات الشفاعۃ، ص: ۳۹۶، مطبوعہ منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ سنن نسائی، کتاب: الجنائز، ۴/ ۲۵، الرقم: ۱۸۷۶، مسند احمد بن حنبل، ۲/ ۵۱۰، الرقم: ۱۰۶۲۲، مسند ابو یعلیٰ، ۱۰/ ۲۶۴، الرقم: ۶۰۷۹)

Marfat.com

قرآنِ کریم کا حکم دلنواز:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

(ترجمہ) اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں۔

(پ ۶، المائدۃ: ۲)

اس آیت کریمہ میں زندگی کا ایک زرّیں اصول سکھایا جارہا ہے کہ تمہارے آپس کے تعلقات کی بنیاد اور اقوام عالم سے تمہارے تعلقات کی اساس یہ ہونی چاہئے کہ ہر نیکی اور بھلائی کے کام میں انہیں تمہاری اعانت اور تعاون حاصل ہو اور ہر برائی اور گناہ کی تحریک میں تم ان سے الگ رہو۔ قرآن کا ہر حکم دلنواز، اس کی ہر آیت انسانیت پرور اور اس کا ہر فرمان گمراہوں کے لئے روشنی کا مینار ہے لیکن ان کی برکات کا ظہور تو تب ہو جب ان کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

(ضیاء القرآن، ۱/ ۴۳۷۔۴۳۸)

معلوم ہوا کہ مسلمان ایک دوسرے سے مدد مانگ سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی امداد ہر خیر میں اچھی چیز ہے۔ یہ امداد عام ہے مالی ہو یا جسمانی ہو یا روحانی ہو ان سب پر ثواب ملے گا اور اس میں اقرباء اور غیر اقرباء سب کو شامل کیا گیا ہے۔ ایصالِ ثواب کرنے والے کوئی بھی ہوں ایسے ہی مرحومین اقرباء میں سے ہوں یا غیر اقرباء میں سے سب کو ثواب پہنچتا ہے اور اقرباء کے ساتھ صلہ رحمی اور صدقہ وتعاون شرعاً زیادہ مقدم ہوتا ہے۔ لہٰذا اپنے مردہ قریبی رشتہ دار کے لئے ایصالِ ثواب زیادہ بہتر صلہ رحمی ہے۔ اگر دنیا میں اقرباء کا تعاون (Co-operation) مقدم ہے۔ تو عالم برزخ میں تعاون بالصدقہ کیونکر ناجائز ٹھہرا! کیا عالم برزخ میں قرابت ختم ہو جاتی ہے؟ حالانکہ مُوَدَّتْ فِی الْقُرْبٰی تو

Marfat.com

قیامت میں بھی جاری رہے گی۔

ایک مومن کی مثال جسد واحد کی طرح ہے کہ جب ایک جوڑ کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے...... ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دیوار کی طرح ہے کہ دیوار کا بعض حصہ دوسرے بعض حصے کو مضبوط (Strong) کرتا ہے ...... جو شخص دنیا میں کسی مومن کی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیف دور فرمائے گا...... جو شخص دنیا میں تنگی میں مبتلا شخص کو آسانی پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں آسانی دے گا۔

کوئی بھی مسلمان دوسرے مسلمان کی مدد کرتا ہے چاہے زندوں کی مدد ہو یا مردوں کی مدد ہو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر کرم فرمائے گا۔ اس میں نہ اشخاص کی تخصیص ہے اور نہ ہی حیات و موت کی تخصیص ہے اور اگر زندوں کو حکم ہے کہ زندوں کی مدد کرو تو یہ کہاں آیا ہے کہ زندوں کا ایصالِ ثواب مردوں کے لئے ناجائز ہے؟ احادیث کے کلمات عام ہیں۔ لہٰذا زندوں اور مردوں پر رحم اور تعاون کا حکم ہے۔ (سمجھئے...... مان جایئے......اور عمل کیجئے)

ایک کی کوشش سے...... دوسرے کی تقدیر بدل جاتی ہے:

شریعت اسلامیہ میں یہ طے شدہ امر ہے کہ ایک شخص کی دعا اور نیک عمل سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے...... ایک کی نیکی سے دوسرے کو برکت ملتی ہے ...... ایک کی شفاعت سے دوسرے کی بخشش ہوتی ہے...... ایک کی کوشش سے دوسرے کو درجات میں بلندی نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ○

Marfat.com

(ترجمہ) اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ (پ ۲۸، الحشر: ۱۰)

باری تعالیٰ نہ صرف ہماری ہی بخشش فرما بلکہ جو ایمان لائے ہم سے پہلے گزر گئے ان کی بھی بخشش فرما۔ اس طرح وہ اپنی بخشش بھی مانگتے ہیں اور اپنے اگلوں کی بخشش کی بھی دعا کرتے ہیں۔ اپنے لئے اور دوسرے مومنین کے لئے بخشش کی دعا کرنا قابل تحسین ہے ورنہ قرآن اس سے منع کر دیتا۔

خزانۂ مغفرت کا دروازہ...... دعا سے کھلتا ہے:

قرآن مجید اور سنتِ نبوی میں جا بجا ایک شخص کو دوسرے کے حق میں دعا کرنے کی تلقین کی گئی ہے...... دعا خود ایک عبادت ہے...... ایک شخص اپنے کسی عزیز دوست کی صحت یابی، اصلاح احوال یا مغفرت کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کی وجہ سے کسی دوسرے شخص کو صحت عطا فرماتا ہے، اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے حالات کو درست فرما دیتا ہے حالانکہ اسے پتہ بھی نہیں ہوتا کہ یہ کس کی دعا کا نتیجہ ہے۔ جملہ مومنین ہر نماز میں یہ دعا کرتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○

(ترجمہ) اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنین کو بھی جس دن حساب قائم ہوگا۔

(پ ۱۳، ابراہیم: ۴۱)

قابل غور بات یہ ہے کہ اگر آپ کی دعا سے، آپ کی عبادت سے اور آپ کے کلمہ خیر سے آپ کے فوت شدہ والدین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تو پھر نماز میں

Marfat.com

آپ کو ایسی بات کہنے کی تلقین کیوں کی گئی؟ والدین کا تو اولاد کے ساتھ تعلق ہے اولاد ان کی کمائی ہے، کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس نسبت اور تعلق کی بنا پر ان کے لئے دعا درست ہے لیکن قرآن مجید نے تو بات یہاں تک ختم نہیں کی بلکہ فرمایا:

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

باری تعالیٰ! قیامت تک ہر اہل ایمان کو بخش دے۔ لہٰذا اب محض والدین، اولاد اور اعزہ کی تخصیص نہ رہی بلکہ قیامت تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ امت کے لئے آپ نے دعا کی۔ وہ جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ...... جن کی روحیں ابھی عالم ارواح میں ہیں ...... وہ جو عالم ناسوت میں منتقل (Transfer) نہیں ہوئے ...... اور وہ بھی جو صدیوں پہلے گزر گئے ...... سب کی بخشش کے لئے مومن اپنی نماز میں دعا کر رہا ہے اور اگر اس کی دعا سے ان کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ نے نماز میں ایسی بات کی تلقین کیوں فرمائی؟

حقیقت یہ ہے کہ وہ ذات آپ کی دعا سے ہر کسی کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ تب ہی تو اس نے کہا ہے کہ بندے جب نماز پڑھ لے اور مجھے راضی کر لے اور میری رحمت کا دریا جوش میں آ جائے تو آخر میں مجھ سے دعا مانگ اور دعا میں صرف اپنے لئے مغفرت نہ مانگ کہ یہ خود غرضی ہوگی۔ یہ مفاد پرستی ہوگی۔ میرے خزانہ رحمت میں کوئی کمی نہیں اپنے لئے مانگے گا تو تجھے بھی دوں گا ...... اپنے والدین کے لئے مانگے گا ان کو بھی دوں گا ...... اور اگر جملہ مومنین کے لئے بھی مانگے گا تو ہر مومن کو بھی بخش دوں گا لیکن تیری بخشش میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

(ایصال ثواب کی شرعی حیثیت ص ۴۶۔۴۵ مطبوعہ منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور)

استغفارِ نبوی ﷺ ...... امت کی بخشش کا سامان ہے:

ارشادِ خداوندی ہے:

Marfat.com

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

(ترجمہ) آپ (اظہارِ عبودیت اور تعلیم امت کی خاطر اللہ سے) معافی مانگتے رہا کریں کہ کہیں آپ سے خلافِ اولیٰ (یعنی آپ کے مرتبہ عالیہ سے کم درجے کا) فعل صادر نہ ہو جائے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی طلب مغفرت (یعنی ان کی شفاعت) فرماتے رہا کریں (یہی ان کا سامانِ بخشش ہے)

(پ ۲۶، محمد:۱۹) (ترجمہ از: عرفان القرآن)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ایک قول نقل فرماتے ہیں کہ اس آیت میں بظاہر آپ کو خطاب ہے اور مراد آپ کی امت ہے اور اس قول کی وجہ سے انسان پر واجب ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے لئے استغفار کرے۔ (تبیان القرآن، ۱۱/۱۵۰)۔

استغفار کی برکات کیا ہیں؟ آیئے ایک حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَ تَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِهَا لَاذُنُوْبَ عَلَيْهَا تَمَحَّصَ عَنْهَا بِاِسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت اُمت مرحومہ ہے کہ اپنی قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب قبروں سے نکلے گی تو بے گناہ ہوگی مومنین کی استغفار کی وجہ سے (یعنی دعاؤں کی وجہ سے)

(الطبرانی فی الاوسط، ۲/۲۹۰، فردوس دیلمی، ۱/۴۹۸، الرقم: ۶۶۹، السیوطی، شرح الصدور، ۲۹۷، تفسیر مظہری، ۹/۱۸۴ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

Marfat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کے لئے استغفار کرنا:

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔ حضرت یوسف اور بنیامین ایک والدہ کے شکم سے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی حضرت یوسف علیہ السلام سے خصوصی محبت کے باعث بھائیوں کے دلوں میں حسد کا جذبہ سلگنے لگا۔ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو سیر وتفریح کے بہانے سے سنسان جنگل میں لے گئے اور تاریک کنوئیں میں پھینک دیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں بہت روئے۔ آخر کار ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی زیادتی کا راز باپ کے سامنے کھل گیا تو انہوں نے عرض کی:

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِیْنَ۝

(ترجمہ) وہ بولے! اے ہمارے باپ! ہمارے لئے (اللہ سے) ہمارے گناہوں کی مغفرت طلب کیجئے، بے شک ہم ہی خطاکار تھے۔ (پ ۱۳، یوسف: ۹۷)

سب فرزندوں نے مؤدبانہ التجا کی اے ہمارے پدر بزرگوار! ہم سے قصور ہوگیا۔ ہم نے بڑی غلطی کی اب ہم اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں اور سخت نادم بھی ہیں۔ آپ ازراہِ کرم بارگاہِ رب العزت میں ہمارے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا فرمائیے۔

آپ نے وعدہ فرمایا کہ میں تمہارے لئے اپنے رب کے حضور میں مغفرت کی التجا کروں گا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ نے سحری کے وقت اور بعض میں ہے کہ شب جمعہ کو دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندے کی اس دعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور ان کے قصوروں کو معاف فرما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے مقبول بندوں سے التماس دعا کرنا اور پھر ان کی برکت سے دعا کا مستجاب ہو جانا اور بڑے بڑے گناہوں کا بخش دیا جانا قرآن کی ان آیات سے ثابت ہے۔
(ضیاء القرآن،۲/۴۵۷)

سنت الٰہیہ:

اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ وہ کسی ایک شخص کے عمل صالح کے اجر وثواب میں دوسروں کو شریک کرتا ہے۔ یہی اللہ کی سنت ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی دنیاوی کمائی میں بھی محتاجوں اور ضرورت مندوں کا حق رکھا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ۝

(ترجمہ) اور ان کے مال (و دولت) میں محتاجوں اور محروموں کا (بھی) حق ہوتا ہے۔ (پ۲۶، الذٰریٰت:۱۹)

دولت ایک نے کمائی ...... پیسہ کسی کا تھا ...... محنت کسی نے کی ...... ربّ ذوالجلال نے جب اس میں محتاجوں اور ضرورت مندوں کا حق رکھا ہے تو وہ آخرت کے مال میں دوسروں کا حق کیوں نہ رکھتا ہوگا؟ کیونکہ دنیا کا مال تو ختم ہونے والا ہے جبکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا مال ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ

(ترجمہ) اور اللہ سود کو مٹاتا ہے (یعنی سودی مال سے برکت کو ختم کرتا ہے) اور صدقات کو بڑھاتا ہے (یعنی صدقے کے ذریعے مال کی برکت کو زیادہ کرتا ہے) (پ۳، البقرۃ:۲۷۶)

یعنی اگر بندہ اللہ کے حکم پر اس کی رضا کے لئے اس کے ضرورت مند بندوں پر مال خرچ کرے، اپنی کمائی میں دوسروں کو شریک کرے تو وہ اس شخص کی

Marfat.com

کمائی میں برکت ڈالتا ہے...... بندے کے مال میں اضافہ ہوتا ہے تو وہ ذات جو اس دنیا کے مال میں اوروں کو شریک کرنے پر اضافہ کر دیتی ہے وہ ہمارے عمل کے اجر و ثواب میں اوروں کو شامل کرنے پر اس میں اضافہ کیوں نہ کرتی ہوگی؟

حقیقت یہ ہے کہ وہ ذات ضرور اضافہ کرتی ہے۔ آپ اپنے عمل کے اجر وثواب میں جتنوں کو شامل کرتے جائیں گے اتنا ثواب اور اجر کا دائرہ بڑھتا جائے گا۔

معزز قارئین!

اپنی کمائی دوسروں پر خرچ کرو — اللہ برکت ڈالتا ہے
اپنی کمائی یتیموں پر خرچ کرو — اللہ برکت ڈالتا ہے
اپنی کمائی مسکینوں پر خرچ کرو — اللہ برکت ڈالتا ہے
اپنی کمائی مسافروں پر خرچ کرو — اللہ برکت ڈالتا ہے
اپنی کمائی محتاجوں پر خرچ کرو — اللہ برکت ڈالتا ہے
اپنی کمائی رشتہ داروں پر خرچ کرو — اللہ برکت ڈالتا ہے
اپنی کمائی بہن بھائیوں پر خرچ کرو — اللہ برکت ڈالتا ہے

الغرض! جو بندہ اپنی کمائی میں جتنے لوگوں کو شامل کرے گا اللہ کریم اس کی کمائی میں اتنی ہی برکت ڈالتا جائے گا۔

جانوروں کی خدمت میں بھی اللہ نے اجر رکھا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص ایک راستہ میں جا رہا تھا اس کو بہت زور کی پیاس لگی، اس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اس میں اتر گیا۔ اس نے اس کنوئیں سے پانی پیا اور پھر کنوئیں سے باہر آ گیا۔ پھر اس نے ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا وہ پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا تھا۔

Marfat.com

اس شخص نے دل میں سوچا، اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہوئی ہے جس طرح مجھے پیاس لگی ہوئی تھی۔ وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اس نے اپنے چمڑے کے موزے میں پانی بھر لیا پھر کتے کو پانی پلایا، اللہ کریم نے اس کی یہ نیکی قبول فرمالی اور اس کو بخش دیا، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا ہمیں ان جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے کا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر والے کے ساتھ نیکی کرنے کا اجر ہے۔

(تبیان القرآن، ۱۱/۰ ۳۷-۳۶۹۔ بحوالہ صحیح بخاری، الرقم: ۲۴۶۶، صحیح مسلم، الرقم: ۲۲۴۴، سنن ابوداؤد، الرقم: ۲۵۵۰)

مالِ وراثت میں...... غریبوں کو دینے کا فلسفہ:

مال وراثت وہ حق ہے جس کو شریعت نے نسبی رشتے کی بنا پر میت کے وارثوں کے لئے متعین کیا ہے۔ اس میں کسی غریب، امیر، یتیم اور مسکین کو دخل نہیں۔ مالِ وراثت نہ تو خدمت کا معاوضہ ہوتا ہے اور نہ ہی غربت کے سبب سے متعین ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اولاد میں سے کوئی امیر ہو یا غریب...... کسی نے ماں باپ کی خدمت کی ہو یا نہ کی ہو...... کوئی فرمانبردار تھا یا نافرمان...... یہاں تک کہ کسی نے مرتے وقت تک اپنے ماں باپ کو پوچھا تک نہیں پھر بھی اسے شریعت کا مقرر کردہ حصہ مال وراثت میں سے ملے گا...... اس لئے شرعاً کوئی اپنی اولاد کو اپنی وراثت سے عاق نہیں کر سکتا کیونکہ حق وراثت تو پیدا ہی مرنے کے بعد ہوتا ہے۔ لہٰذا جو حق ابھی پیدا ہی نہ ہوا کوئی اس سے کس طرح عاق کر سکے گا۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ مال وراثت شرعاً خالصتاً حق داروں کے لئے ہوتا ہے کسی غیر حق دار کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں تو اس کے باوجود قرآنِ حکیم نے اس مال وراثت کی تقسیم کے وقت غیر وارث یتیموں اور مسکینوں کو بھی باعزت

Marfat.com

طریقے سے کچھ نہ کچھ دینے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا○

(ترجمہ) اور اگر تقسیم (وراثت) کے موقع پر (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج موجود ہوں تو اس میں سے کچھ انہیں بھی دے دو اور ان سے نیک بات کہو۔ (پ۴، النساء: ۸)

تو یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن نے یتیموں، مسکینوں اور غیر وارث رشتہ داروں کو دینے کا حکم کیوں دیا؟ اس کی حکمت اور فلسفہ کیا ہے؟ تو اس کا فلسفہ اور حکمت یہ ہے کہ مال وراثت میں سے ہر کوئی اپنا حصہ وراثت لے کر اپنے گھر کو گیا، مال ختم ہو گیا لیکن یہ مال جس کے خون پسینے کی کمائی تھی ...... جس کی محنت اور کاوش تھی ...... اور جس کی پوری زندگی سخت محنت (Hard Work) کرنے میں گزری اس کو اس مال نے قبر میں کیا فائدہ پہنچایا؟ وارثوں کے حق لینے سے تو اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا جبکہ اللہ پاک پسند فرماتا ہے کہ اسے بھی فائدہ پہنچے۔ اس لئے وارثوں کو حکم دیا کہ اس کے مال میں سے یتیموں اور مسکینوں پر صدقہ وخیرات کیا کرو ...... وہ مال جو یتیموں کے پاس پہنچ جائے گا اس کا ثواب مرنے والے کو پہنچ جائے گا۔ پس ثابت ہوا کہ اس آیت کریمہ کے ذریعہ اللہ پاک نے لواحقین کا عمل میت کے لئے فائدہ مند ٹھہرایا۔

(ایصال ثواب کی شرعی حیثیت، ص: ۳۵ تا ۳۷، مطبوعہ، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ملائکہ کی مومنین سے خیر خواہی:

فرشتے مومنین کے خیر خواہ ہوتے ہیں ...... وہ مومنین کے لئے جنت میں

Marfat.com

داخلے کی دعا کرتے ہیں...... دوزخ سے آزادی کی دعا کرتے ہیں...... مغفرت کی دعا کرتے ہیں...... مومنین کے نیک اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں...... قبر میں ثواب رسانی کا ذریعہ بنتے ہیں...... درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے۔

وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ

(ترجمہ) اور وہ مومنوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

(پ ۲۴، المومن: ۷)

مطرف بن عبداللہ نے کہا: اللہ کے بندوں میں سے مومنوں کے سب سے بڑے خیر خواہ (Well Wisher) ملائکہ ہیں اور اللہ کی مخلوق میں مومنوں کا سب سے بڑا بدخواہ شیطان ہے۔ یحییٰ بن معاذ رازی فرماتے ہیں اس آیت سے زیادہ امید افزاء اور کوئی آیت نہیں۔ بے شک اگر ایک فرشتہ بھی تمام مومنوں کی مغفرت کی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی مغفرت کس قدر عام ہوگی جب تمام فرشتے اور حاملین عرش مل کر مومنین کے لئے استغفار کریں گے۔

(تبیان القرآن، ۱۰/ ۳۲۲۔۳۲۳ بحوالہ الجامع لاحکام القرآن، ۱۵/ ۲۶۴، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ)

فرشتوں کی صفات

فرشتے رب سے ڈرتے ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَخَافُوۡنَ رَبَّہُمۡ مِّنۡ فَوۡقِہِمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ۞

(ترجمہ) وہ اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے رہتے ہیں جو

Marfat.com

حکم انہیں دیا جاتا ہے (اسے) بجالاتے ہیں۔ (پ۱۴، النحل:۵۰)

فرشتے رب تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے:

ارشادِ خداوندی ہے:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝

(ترجمہ) اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام انجام دیتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ (پ۲۸، التحریم:۶)

فرشتوں کی یہ خوبی ہے کہ

وہ بے فائدہ کام	نہیں کرتے
وہ فضول کام	نہیں کرتے
وہ اللہ کی مرضی کے خلاف کام	نہیں کرتے
وہ اللہ کی ناپسندیدگی والا کام	نہیں کرتے
وہ اللہ کی نافرمانی	نہیں کرتے

فرشتوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ..... اس کی وجوہات

جو اللہ کی مانتا ہے...... اللہ کریم اس کی مانتا ہے:

جو اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانے اللہ بھی اس کی بات مانتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ ۝

(ترجمہ) میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں۔

(پ۲، البقرة:۱۸۶)

Marfat.com

فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرتے ہیں اس لئے، اللہ تعالیٰ بھی ان کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔ (تبیان القرآن، ۱۰/۳۲۲)

غائب کی...... غائب کے لئے دعا قبول ہوتی ہے:

فرشتے ہمارے پس پشت ہمارے لئے دعا کرتے ہیں اور جو غائب کے لئے دعا کی جائے اس کی قبولیت زیادہ متوقع ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کی دعا اس قدر قبول نہیں ہوتی جتنی جلدی ایک غائب کی دعا دوسرے غائب کے لئے قبول ہوتی ہے۔

(تبیان القرآن، ۱۰/۳۲۳، بحوالہ سنن ترمذی، الرقم: ۱۹۸۰، سنن ابوداود، الرقم: ۱۵۳۵، ابن ابی شیبہ، ۱۰/ ۱۹۸، الادب المفرد، الرقم: ۶۲۳)

دو مقبول دعائیں:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَتَانِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ (کی بارگاہ) کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ مظلوم کی دعا اور اس آدمی کی دعا جو اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے۔

(طبرانی فی الکبیر، ۱۱/ ۹۸، الرقم: ۱۱۳۲۰، کنز العمال، ۲/ ۹۹، الرقم: ۳۳۱۷، الرقم: ۳۳۶۶)

Marfat.com

ثواب رسانی...... حدیث کی زبانی

اللہ رب العزت کی بخشش وعطا کی کوئی حد نہیں ...... اس کی رحمت کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں ...... وہ اپنے بندوں پر انتہائی شفیق اور مہربان ہے...... اس کے عفو وکرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا...... وہ خدائے رحیم وکریم ہے۔

ربّ کائنات جو معمولی سی قربانی کو بھی رائیگاں نہیں جانے دیتا، ایک دانہ کسی کو دیتے ہو تو وہ سات سو (۷۰۰) دانے بنا دیتا ہے۔ جب ایک عمل کر کے تم کسی کو دو گے تو وہ تمہیں بھی عطا کرے گا اور اسے بھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور سرورِ کائنات، فخر موجودات ﷺ نے جابجا ایصالِ ثواب کی تلقین فرمائی۔ تاجدارِ کائنات ﷺ کے ارشادات گرامی میں سے چند ایک ذیل میں دیئے جا رہے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ایصالِ ثواب ثابت شدہ حقیقت ہے۔

دعا...... پہاڑوں جیسا اجر رکھتی ہے:

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ خُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الرَّجُلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْحَسَنَاتِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ: أَنّٰی هٰذَا؟ فَیُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزِ قیامت ایک شخص کو پہاڑوں جتنی نیکیاں ملیں گی (وہ حیران ہو کر) پوچھے گا: یہ کہاں سے آئیں؟ اسے بتایا جائے گا: تیرے بیٹے کا تیرے لئے مغفرت کی دعا کرنا اس کا سبب ہے۔

(ڈاکٹر محمد طاہر القادری، الرحمات فی ایصال الثواب الی الاموات ص: ۵۲، بحوالہ مجمع الزوائد، ۲۱۰/۱۰، شرح الصدور، ص: ۲۹۶، الرقم: ۲۰)

Marfat.com

زندگی میں خوردونوش کی ضرورت ہے ...... مرنے کے بعد دعاؤں کی ضرورت ہے:

ہمیں دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے ایک دوسرے کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے ...... ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے ...... ایک دوسرے کے ساتھ کی ضرورت ہوتی ہے ...... جس طرح اس زندگی میں ہم خوردونوش کے محتاج ہیں بالکل اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اس دنیا سے رخصت ہونے والے ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں ...... ہماری طرف سے ملنے والے استغفار کے تحفوں کے محتاج ہوتے ہیں ...... ہماری مدد کے محتاج ہوتے ہیں ...... ہمارے تعاون کے محتاج ہوتے ہیں۔

مُردوں کے لئے ...... زندوں کا بہترین تحفہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے۔ يَنْتَظِرُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ وَلَدٍ أَوْ صَدِيْقٍ ثِقَةٍ جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی گہرے دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے۔ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا جب اسے دعا پہنچتی ہے تو اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اہل دنیا کی دعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ: اَلْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَالصَّدَقَةُ عَنْهُمْ مُردوں کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار اور ان کی طرف سے صدقہ کرنا ہے۔

(ڈاکٹر محمد طاہر القادری، الرحمات فی ایصال الثواب الی الاموات، ص: ۵۳ بحوالہ مسند فردوس ۴/۱۰۳، الرقم: ۶۳۲۳، شعب الایمان، ۶/۲۰۳، الرقم: ۷۹۰۵، کنز العمال، ۱۵/۳۱۷، الرقم: ۴۲۹۷۱)

Marfat.com

رحمتوں کی برسات...... بعد از وفات:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجر اسے برابر ملتا رہتا ہے) ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، اور تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

(ڈاکٹر محمد طاہر القادری، الرحمات فی ایصال الثواب الی الاموات، ص: ۳۶، بحوالہ صحیح مسلم، کتاب: الوصیۃ، ۳/۱۲۵۵، الرقم: ۱۶۳۱، سنن ابوداؤد، کتاب: الوصایا، ۳/۱۱۷، الرقم: ۲۸۸۰، سنن ابن ماجہ، ۱/۸۸، الرقم: ۲۳۹)

درسِ ہدایت:

قارئین کرام!...... ذرا سوچئے:

کیا وہ اولاد صدقہ جاریہ ہے ۔ جو بے نمازی ہو

کیا وہ اولاد صدقہ جاریہ ہے ۔ جو نافرمان ہو

کیا وہ اولاد صدقہ جاریہ ہے ۔ جو ڈاکہ ڈالنے والی ہو

کیا وہ اولاد صدقہ جاریہ ہے ۔ جو قرآن کی تلاوت نہ کرتی ہو

کیا وہ اولاد صدقہ جاریہ ہے ۔ جو راتیں فلمیں دیکھنے میں گزارے

کیا وہ اولاد صدقہ جاریہ ہے ۔ جو نائٹ کلبوں میں جانے والی ہو

کیا وہ اولاد صدقہ جاریہ ہے ۔ جو غیبت کرنے والی ہو۔

Marfat.com

نہیں نہیں، ایسا نہیں بلکہ

صدقہ جاریہ وہ اولاد ہے — جو ماں باپ کی فرمانبردار ہوں

صدقہ جاریہ وہ اولاد ہے — جو نمازوں کی پابند ہو

صدقہ جاریہ وہ اولاد ہے — جو سنتوں سے محبت کرتی ہو

صدقہ جاریہ وہ اولاد ہے — جو قرآن پر عمل کرتی ہو

صدقہ جاریہ وہ اولاد ہے — جو دن رات اللہ کا ذکر کرتی ہو

صدقہ جاریہ وہ اولاد ہے — جو صدقہ وخیرات کرتی ہو

ایک دوسری حدیث پاک میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ اَوْ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ سَبِيْلٍ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی وفات کے بعد اعمال صالحہ اور نیکیوں کا ثواب پہنچتا ہے.. (وہ یہ ہیں)! وہ علم جو اس نے سیکھا اور اس کو عام کیا یا اولاد صالح جو چھوڑ گیا، یا میراث میں قرآن مجید چھوڑ گیا، یا مسجد بنا گیا یا مسافر خانہ بنا گیا یا نہر جاری کر گیا، یا صدقہ خیرات جو اس نے اپنے مال سے اپنی زندگی اور حالت صحت میں کیا۔ تو اس کو مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

(سنن ابن ماجہ، الرقم: ۲۴۲، شرح مشکوۃ ترجمہ اشعۃ اللمعات، ۱/ ۵۱۵؛ الترغیب والترہیب، ۱/ ۱۹۶)

Marfat.com

درسِ عمل:

اے امت مسلمہ!

دنیا میں نیک اعمال کرو	ثواب قبر میں بھی ملتا رہے گا
دنیا میں نیکیاں کرو	ثواب قبر میں بھی ملتا رہے گا
اپنی اولاد کو حافظ قرآن بناؤ	ثواب قبر میں بھی ملتا رہے گا
اپنی اولاد کو عالم دین بناؤ	ثواب قبر میں بھی ملتا رہے گا
دنیا میں خود قرآن پڑھو	ثواب قبر میں بھی ملتا رہے گا
دنیا میں کسی کو پڑھاؤ	ثواب قبر میں بھی ملتا رہے گا

نیک طریقہ ایجاد کرو......نیکیوں کا ذخیرہ پاؤ:

حضرت جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں کسی نیک طریقہ کو ایجاد کیا اس کو اپنی نیکیوں کا بھی اجر ملے گا اور جن لوگوں نے اس نیکی پر عمل کیا ان کا اجر بھی اس کو ملے گا۔ (صحیح مسلم، الرقم: ۱۰۱۷)

سو جس نے اپنی اولاد کو نماز سکھائی، اس کی نمازوں کا اجر اس کو ملے گا...... اور جس نے اپنی اولاد کو صدقہ وخیرات کرنا سکھایا، ان کے صدقہ وخیرات کرنے کا بھی اجر اس کو ملے گا...... جس نے دینی مسائل سکھائے، ان مسائل پر عمل کرنے والوں کا اجر اس کو ملے گا...... جس نے کوئی دینی کتاب لکھی، اس کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے والوں کا اجر اس کو ملتا رہے گا جب تک دنیا میں وہ کتاب باقی رہے گی۔ (تبیان القرآن، ۱۱/۵۶۰)

دنیا میں دوسروں کو نیکی کرنے کا طریقہ (Method) سکھاؤ تو ان نیکیوں پر اجر آپ کو بھی ملے گا۔ مثلاً

نماز کوئی اور پڑھے گا	اجر آپ کو بھی ملے گا

Marfat.com

صدقہ وخیرات کوئی اور کرے گا — اجر آپ کو بھی ملے گا
دینی مسائل پر عمل کوئی اور کرے گا — اجر آپ کو بھی ملے گا
دینی کتاب کوئی اور پڑھے گا — اجر آپ کو بھی ملے گا
روزہ کوئی اور رکھے گا — اجر آپ کو بھی ملے گا
سنتوں کی پابندی کوئی اور کرے گا — اجر آپ کو بھی ملے گا
الغرض! عبادت کوئی اور کرے گا — اجر آپ کو بھی ملے گا

جب رب کو رحمٰن کہا......تو رب نے رحم کیا:

حضرت ابن عباس نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ روئے زمین پر چلنے والی تمام مخلوق سے اور سب انسانوں سے افضل وہ ہے جو لوگوں کو علم سکھائے، معلم جب بچے کو کہتا ہے کہ کہہ دو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تو اللہ تعالیٰ معلم دین، طالب علم بچے اور بچے کے والدین سب کے لئے دوزخ سے برأت لکھ دیتا ہے۔

(التذکرۃ فی احوال الموتی، وامور الاخرۃ (مترجم) ۱/۱۶۱، ۱۶۲، مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور)

نورانی طبق:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب اہل خانہ میں سے کوئی اپنے فوت شدہ عزیز کے لئے صدقہ وخیرات کر کے ایصال ثواب کرتا ہے تو اس کے اس ثواب کا تحفہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک خوبصورت تھال میں رکھ کر اس قبر والے کے سرہانے جا کر پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ، هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَیْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا اے گہری قبر والے! تیرے فلاں عزیز نے یہ ثواب کا تحفہ بھیجا ہے تو اسے قبول کر۔ وہ شخص اسے قبول کر لیتا ہے، وہ اس پر خوش

Marfat.com

ہوتا ہے اور (دوسرے قبر والوں کو) خوشخبری سناتا ہے اور اس کے پڑوسیوں میں سے جن کو اس قسم کا کوئی تحفہ نہ ملا ہو وہ غمگین ہوتے ہیں۔

(الرحمات فی ایصال الثواب الی الاموات، ص: ۵۴ مطبوعہ: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ المعجم الأوسط، ۶/۳۱۵، الرقم: ۶۵۰۴، مجمع الزوائد، ۳/۱۳۹)

ایک اور روایت میں ہے۔

پھر فرشتہ وہ ہدیہ وسوغات اس کی قبر میں داخل کرتا ہے اور اس کی قبر میں توسیع کر دی جاتی ہے اور قبر میں اس کے لئے روشنی کر دی جاتی ہے تو مرنے والا کہتا ہے: اللہ تعالیٰ میرے گھر والوں کو میری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے، فرمایا کہ اس قبر والے کا پڑوسی صاحب قبر (حسرت ویاس کے عالم میں) کہتا ہے: میں نے اپنے پیچھے کوئی اولاد چھوڑی اور نہ کوئی (دوست شاگرد وغیرہ) جو میرا ذکر کرے، پس وہ اپنی محرومی پر غمگین ہوتا ہے اور دوسرا شخص خوش ہوتا ہے۔

(التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ (مترجم)، ۱/۱۷۷، مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور)

اگر دنیا کا سارا مال ومتاع — میت کو مل جائے
گنج قارون — میت کو مل جائے
ملکوں کی دولت وثروت — میت کو مل جائے
تمام ملکوں کی حکومت — میت کو مل جائے
ساری کائنات کی بادشاہت — میت کو مل جائے
ساری دنیا کا سونا چاندی — میت کو مل جائے
سارے عالم کا ساز وسامان — میت کو مل جائے

تو میت
اتنی خوش — نہیں ہوگی
جتنی ماں کی دعا سے — خوش ہوتی ہے

Marfat.com

جتنی باپ کی دعا سے خوش ہوتی ہے
جتنی بھائی کی دعا سے خوش ہوتی ہے
جتنی بہن کی دعا سے خوش ہوتی ہے
جتنی بیٹے کی دعا سے خوش ہوتی ہے
جتنی بیٹی کی دعا سے خوش ہوتی ہے
جتنی دوست کی دعا سے خوش ہوتی ہے
جتنی عزیز رشتہ دار کی دعا سے خوش ہوتی ہے

جب بندہ لبِ دریا کھڑا ہو...... ڈوب رہا ہو...... کیا اس وقت اسے دنیاوی تحائف سے خوشی ہوگی؟

نہیں، ہرگز نہیں! بلکہ وہ اس وقت یہی التجا کرے گا مجھے ڈوبنے سے بچاؤ ......تو اس حالت میں جو بندے کو ڈوبنے سے بچائے گا بندہ اس سے ہی راضی ہو گا......اسے پسند کرے گا......اس سے محبت کرے گا......اس سے خوش ہوگا۔

قبر کشادہ اور منور ہو جاتی ہے:

خادم رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان آیت الکرسی پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبور کو پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کی برکت سے) مشرق سے لے کر مغرب تک ہر مومن کی قبر میں چالیس روشنیاں داخل کرتا ہے اور اللہ عزوجل ان مردوں کی قبروں کو کشادہ فرما دیتا ہے اور قاری کو ستر نبیوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر میت کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ہر مرنے والے کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(التذکرۃ فی احوال الموتیٰ و امور الآخرۃ (مترجم) ۱/۱۹۱، مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور، بحوالہ،

Marfat.com

احکام الجنائز، ۱۹۱، صحیح مسلم، ۲/ ۱۸۸، ترمذی، ۴/ ۴۲، مسند احمد، ۲/ ۲۸۴)

مومن کی قبر پر فرشتوں کی ڈیوٹی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندہ کے ساتھ دو فرشتے مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے عمل لکھتے رہتے ہیں۔ جب وہ بندہ مر جاتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب عزوجل! بے شک فلاں بندہ مر گیا اب تو ہمیں اجازت دے کہ ہم آسمان کی طرف چلے جائیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے آسمان تو فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح کر رہے ہیں، پھر وہ فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! پھر ہم زمین میں قیام کریں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری زمین تو میری مخلوق سے بھری پڑی ہے جو میری تسبیح کرتی ہے، پھر وہ فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! پھر ہم کہاں رہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا! تم میرے اسی بندے کی قبر پر رہو، تم ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اور ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' پڑھو اور اس کو میرے بندے کے صحیفہ اعمال میں قیامت تک لکھتے رہو۔ (تبیان القرآن، ۱۱/ ۳۲۳، بحوالہ الدر المنثور، ۷/ ۵۲۱)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ

فَيَقُوْمَانِ عَلٰى قَبْرِهٖ يُسَبِّحَانِ وَيُهَلِّلَانِ وَيُكَبِّرَانِ وَيَكْتُبُ ثَوَابَهٗ لِلْمَيِّتِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِنْ كَانَ مُؤْمِنًا۝

وہ فرشتے اس شخص کی قبر پر کھڑے ہوتے ہیں، اس حال میں کہ اللہ کی تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتے ہیں اور ان تمام اذکار کا ثواب صالح مرد مومن کے کھاتے میں قیامت تک لکھتے رہتے ہیں۔

(ایصال ثواب کی شرعی حیثیت، ص: ۵۳، مطبوعہ: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ تفسیر روح المعانی، ۱۵، جزعم، ۳۰، ۵۷)

Marfat.com

اب یہاں نہ تو کوئی نسبی رشتہ ہے...... نہ کمائی کا کوئی فلسفہ کارفرما ہے...... اس مردِ نیک کے ساتھ فرشتوں کا اس طرح کا کوئی تعلق نہیں ...... بس صرف اتنی بات ہے کہ وہ نیک تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے اعمال کے ذریعے اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے اضافے کا اہتمام فرما دیا...... سبحان اللہ!

شفقتوں کے سائے قبر میں بھی ساتھ رہے:

اب تک ہم نے عمل غیر سے کسی کو فائدہ پہنچنے کے حوالے سے زندہ انسانوں اور فرشتوں کے اعمال کا ذکر کیا مگر شریعت اسلامی میں تو انتفاع عمل غیر کا اتنا وسیع تصور ہے کہ نباتات کے عمل سے بھی میت کو فائدہ پہنچنے کا ثبوت موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں مردوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جا رہا۔ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ جب کہ دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ ایک قبر پر اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا پھر فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی

(الرحمات فی ایصال الثواب الی الاموات، ص: ۳۲ مطبوعہ منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ صحیح بخاری، کتاب: الأدب، ۲۲۴۹/۵، الرقم: ۵۷۰۵، صحیح مسلم، کتاب: الطہارۃ ۲۴۰/۱، الرقم: ۲۹۲، سنن نسائی، کتاب: الطہارۃ، ۳۰/۱، الرقم: ۳۱)

قابل توجہ نکات:

☆...... جب سبز شاخوں کی تسبیح کے باعث تخفیف عذاب ہو سکتی

Marfat.com

ہے...... تو اہل ایمان کی تسبیح ضرور باعث تخفیف ہو سکتی ہے۔

☆...... معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ قبر میں ہونے والے عذاب کو بھی جانتے ہیں...... اور اس کی خبر رکھتے ہیں...... اور اسبابِ عذاب کو بھی جانتے ہیں۔

☆...... اگر حضور نبی اکرم ﷺ دنیا میں ہو کر عالم برزخ پر نگاہ رکھتے ہیں...... تو عالم برزخ میں ہو کر دنیا والوں کو بھی جانتے اور پہچانتے ہیں۔

نمازِ جنازہ کی حکمت وفلسفہ:

نمازِ جنازہ ایک ایسا عمل ہے جو مرنے والا خود نہیں کرتا بلکہ دوسرے زندہ مسلمان جنازہ پڑھتے ہیں...... حمد وثناء، درود شریف اور مرنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مرنے کے ساتھ ہی اس کا عمل والا نظام تو منقطع (Disconnect) ہو جاتا ہے...... اب اگر زندہ انسانوں کی نمازِ جنازہ، دعا اور عبادت اس کی بخشش ومغفرت کا سبب نہ ہو...... اس کی بلندیٔ درجات کا سبب نہ ہو...... اور اس کے لئے فائدے اور نفع کا باعث نہ ہو...... تو پھر نمازِ جنازہ کا عمل بے سود اور بے معنی ہو جائے گا...... حقیقت یہ ہے کہ میت کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے اور پڑھنے والے کے اجر وثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، مرثد یزنی نے حضرت مالک بن ہبیرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کے جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں مگر یہ کہ اس کے لئے (جنت) واجب ہو گئی۔

(ابوداؤد، ۲/۹۵)

عَنْ اَبِی اِبْرَاهِیمَ الْأَشْهَلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَأُنْثَانَا

حضرت ابوابراہیم اشہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی کی نمازِ جنازہ پڑھتے تو یہ دعائیہ کلمات ادا فرماتے: اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر وغائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔

(سنن ترمذی، کتاب: الجنائز، ۳/۳۴۴، الرقم: ۱۰۲۴، سنن نسائی، کتاب الجنائز، ۴/۷۴، الرقم: ۱۹۸۶، سنن ابوداود، کتاب: الجنائز، ۳/۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۱)

اس حدیث نبوی پر غور کیجئے۔ ایصالِ ثواب کا تصور خود بخود واضح ہو جائے گا۔

جنازہ میں شرکت کرنے والے کی بخشش:

حضرت سیدنا ابویحیٰی بزاز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا قاضی ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے حضرت سیدنا حسن بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کے وصال کے سال حج کیا۔ میں اپنے اونٹ کی حفاظت میں مشغول ہونے کی وجہ سے ان کے جنازے میں شریک نہ ہو سکا۔ میں نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِكَ یعنی اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور ان تمام لوگوں کی بھی مغفرت فرما دی جو میرے جنازے میں شریک تھے۔ میں نے کہا: ”میں اپنے اونٹ کے بھاگ جانے کے خوف سے آپ کے جنازہ میں

Marfat.com

شریک نہ ہو سکا“ ارشاد فرمایا: ”غم نہ کرو ان کو بھی بخش دیا گیا جنہوں نے میرے لئے رحمت کی دعا کی۔“

(سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۷۹۷، الحسن بن عیسیٰ، ۱۰/۴۹)

درسِ ہدایت:

دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نمازِ جنازہ میں حاضری کس قدر سعادت مندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رہنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کسی نیک بندے کے جنازے میں شمولیت ہمارے لئے سامانِ مغفرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عزوجل کی رحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفرت فرما دیتا ہے تو اس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيْهِ

جب میت پر سو مسلمانوں کا گروہ نماز پڑھے اور وہ سب اس کے لئے شفاعت کریں تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔

(الرحمات فی ایصال الثواب الی الاموات، ص: ۷۱، مطبوعہ، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ صحیح مسلم کتاب: الجنائز، ۲/۶۵۴، الرقم: ۹۴۷)

دوسرا فرمانِ رسول سنئے اور اپنے سچے سچے عقیدے پر فخر کیجئے۔

مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ

Marfat.com

جو مسلمان شخص فوت ہو جائے اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے لوگ ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمالیتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب: الجنائز، ۲/۶۵۵، الرقم: ۹۴۸)

دُعا یہاں جو کی...... جنت میں وہ جا پہنچی:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ جنت میں کسی نیک آدمی کے درجات بلند کرتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب میرا درجہ کیسے بلند ہوا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب: الادب، ۲۶۸، مسند احمد، ۲/۵۰۹، الرقم: ۱۰۶۱۸، سنن کبریٰ، ۷/۷۹، الترغیب والترہیب، ۱/۲۷۸، الرقم: ۴۳۸)

دعائے مغفرت سے جو بخشش کے محتاج ہوتے ہیں ان کی بخشش کی جاتی ہے۔ رہی بات یہ کہ جو بخشے جا چکے ہیں انٔ کے حق میں دعائے مغفرت کا معنی کیا ہے؟ تو ان کے حق میں دعائے مغفرت کا معنی یہ ہے کہ ان کے درجات بلند کیے جاتے ہیں۔ یہ بالکل وہی فلسفہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم عن الخطاء ہو کر بھی دن میں ۱۰۰ مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے۔ گناہوں سے پاک ہو کر بھی گناہوں کی بخشش مانگتے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہوں کی بخشش کا سوال نہ تھا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا اپنا تو یہ عالم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب

Marfat.com

تو اگلے بخشے گئے اور پچھلے بھی بخشے گئے۔ قرآن کہتا ہے:

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ

تا کہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امت (کے تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔

(پ ۲۶، الفتح: ۲) (ترجمہ: از عرفان القرآن)

رسول اللہ ﷺ کا اس کے باوجود اپنے لئے بخشش کی دعا مانگنا رفع درجات کے لئے تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے متقین، صالحین ...... برگزیدہ انبیاء ...... اولیاء ...... اور صلحاء انتقال کر جاتے ہیں وہ خود تو بخشے جا چکے ہیں ان کے لئے بخشش کی دعا کرنا اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کرنا بلندی درجات کے لئے ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○

❁❁❁❁❁
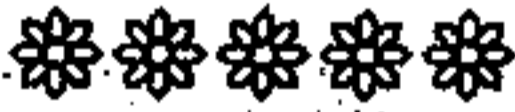
ثواب رسانی...... مشکل میں آسانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الرَّحْمَۃِ وَالْغُفْرَانِ ○ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○ فَاتِحِ بَابِ الرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ ○ یُنَوِّرُ الْقَلْبَ بِنُوْرِ الْعِرْفَانِ، اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ○

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

Marfat.com

؎ کدی وچہ خواب دے ہووے نظارا یارسول اللہ ﷺ
چمک جاوے میری قسمت دا تارا یارسول اللہ ﷺ

کسے نوں مان دنیا تے کسے نوں ہے عبادت تے
تے مینوں صرف تیرا ہے سہارا یارسول اللہ ﷺ

گناہاں دی گھمن گھیری دے وچہ گھیرے پئی کھاوے
میری کشتی نوں مل جاوے کنارا یارسول اللہ ﷺ

حسین ابن علی دا واسطہ مینوں بچا لینا
جدوں ہووے گا عملاں دا نتارا یارسول اللہ ﷺ

ایہہ عرش وکرسی ولوح وقلم تے لامکاں سارے
تیری ہی ذات لئی سارا پیارا یارسول اللہ ﷺ

حشر اندر در احمد تے آ کے انبیاء سارے
عرض کرن کرو امت دا چارا یارسول اللہ ﷺ

عرش توں فرش تک سارا زمانہ جان دا اصغر
خدا تینوں، خدا نوں توں پیارا یارسول اللہ ﷺ

....

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو جو دین اسلام عطا فرمایا ہے وہ ایسا دین مبین ہے جس میں دنیوی واُخروی سعادتیں انسان کے لئے ہمہ وقت موجود رہتی ہیں۔ ان سعادتوں میں نیکی وہ بنیادی تصور ہے جس کے وسیع دائرے میں صبح وشام کے ہزاروں اعمال داخل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں کامیابی کا دارومدار انہی اعمال پر رکھا ہے۔ یہ اعمال جس طرح خود انسان کے اپنے کام آتے ہیں اسی طرح یہ دوسروں کی بخشش ومغفرت کا باعث بھی بنتے

Marfat.com

ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں ''ایصال ثواب'' کی اصطلاح ہر دور میں معروف رہی ہے۔

ایصال ثواب سے مراد ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی عمل صالح کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچائے، جمہور مسلمانوں کے نزدیک کسی انسان کا اپنے کسی عمل کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچانا درست اور جائز عمل ہے. خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ...... تلاوتِ قرآن ہو یا ذکر...... طواف ہو یا حج وعمرہ یا اس کے علاوہ کوئی بھی نیک عمل۔

لہٰذا شریعت اسلامیہ میں یہ طے شدہ امر ہے کہ ایک شخص کی دعا اور نیک عمل سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے...... ایک کی نیکی سے دوسرے کو برکت ملتی ہے ...... ایک کی شفاعت سے دوسرے کی بخشش ہوتی ہے...... اور ایک کی کوشش سے دوسرے کو درجات میں بلندی نصیب ہوتی ہے۔

اسلام میں ایصالِ ثواب کا تصور مستحکم بنیادوں پر استوار ہے۔ جمہور اہل اسلام کا اس مسئلے پر اتفاق ہے کہ زندوں کے نیک عمل کا اجر ان کے مرحومین کو بھی ملتا ہے کیونکہ نیکی ایسا عمل ہے جو ضائع نہیں جاتا۔ اس کی برکات وفیوضات کا دائرہ صرف فردِ واحد تک ہی محدود (Limited) نہیں بلکہ دوسرے بھی نیکی کے حصارِ رحمت میں امن، سکون اور عافیت کی دولت سے نوازے جاتے ہیں نیز نیکی اور عمل خیر کے اثرات زمان ومکان اور موت وحیات کے دائروں میں مقید نہیں بلکہ دنیا وآخرت کی ساری کامیابیاں اسی کے حصار امان میں سمٹی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔

قرونِ اولیٰ سے لے کر آج تک مسلمانوں کے ہاں میت کے ایصال ثواب کے لئے جو خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے کبھی تلاوت وذکر کی محفل کی صورت میں اور

Marfat.com

کبھی مالی صدقہ وخیرات کی صورت میں اس کا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بزرگوں اور رشتہ داروں (Relatives) کے ساتھ درگزر فرمائے اگر تو وہ خود نیک اور صالح تھے اس اہتمام سے انہیں درجات میں بلندی نصیب ہوتی ہے اور اگر گنہگار ہوں تو اس سبب سے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش ومغفرت فرماتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆
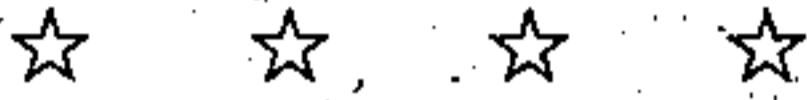
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ۝

(ترجمہ) اور وہ لوگ (بھی) جو ان (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے۔ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے۔ (پ ۲۸، الحشر: ۱۰)

اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ وہ اس دنیا سے رحلت فرما جانے والے اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ اگر ان کی دعا دوسروں کے لئے فائدہ مند نہ ہوتی تو انہیں کبھی اس بات کا حکم نہ دیا جاتا۔

اسی طرح رسولِ نذیر، سراج منیر ﷺ کی متعدد احادیث مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف کے عمل سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ ''ایصال ثواب'' ایک مشروع عمل ہے۔

Marfat.com

عمل غیر سے نفع کا ثبوت

وہ لوگ جو محنت کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں وہ اس آیت (لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى) کا یہ مفہوم بیان کرتے ہیں کہ ہر انسان اسی چیز کا حق دار ہے جو اس نے اپنی محنت اور کوشش سے حاصل کی ہو اور اپنے اس نظریے کو قرآن کریم کی اس آیت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایسے باطل عقیدے کی تردید میں چند دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

(1) قرآن کریم کی متعدد آیات میں میراث کے احکام مذکور ہیں۔ باپ کے مرنے کے بعد اولاد کو جائیداد (Property) منقولہ اور غیر منقولہ ورثہ میں ملتی ہے۔ ایسی جائیداد کا قرآن نے انہیں مالک ٹھہرایا ہے۔ خصوصاً شیر خوار بچے جنہوں نے کسی طرح بھی اس جائیداد کے بنانے میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بھی وارث ہیں۔ کیا اس میں ان کی کوئی محنت شامل ہے؟

(2) زکوٰۃ وصدقات جب کوئی کسی مستحق کو دیتا ہے تو مستحق اس کا کامل مالک بن جاتا ہے۔ اس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتا ہے۔ کیا اس نے یہ مال کمانے میں محنت کی تھی؟

(3) قرآن کریم کی متعدد آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ فرشتے مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے والدین، اپنی اولاد اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بخشش کی دعائیں مانگی ہیں۔ اگر استغفار اور دعاؤں کا کوئی نفع نہیں پہنچتا تو پھر یہ لاحاصل کام ہوں گے اور ملائکہ کرام اور انبیاء کرام علیہم السلام لاحاصل کاموں میں وقت ضائع نہیں کرتے۔ اگر دوسروں کے لئے دعاؤں کا کوئی فائدہ نہیں تو قرآن وحدیث میں

Marfat.com

ہمیں مسلمان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟

فرشتے اور انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے۔ تو کیا انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتے فضول کام کر رہے ہیں؟ (قطعاً نہیں)

(4) ساری اُمت مسلمہ نماز جنازہ ادا کرتی ہے۔ اس میں کسی فرقہ کی تخصیص نہیں یہ نماز جنازہ بھی دعائے مغفرت ہے اگر یہ بے سود اور لاحاصل ہے تو اس تکلف کو بجالانے کا اسلام نے کیوں حکم دیا ہے؟

معتزلہ کے اس آیت (لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی) (یعنی کسی کے عمل کا ثواب کسی دوسرے انسان کو نہیں پہنچ سکتا۔ ہر شخص کو انہی اعمال کا اجر ملے گا جو اس نے خود کئے ہیں) کے مفہوم کو اگر صحیح تسلیم کرلیا جائے تو قرآن کریم کی کثیر التعداد آیات بے معنی ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس لئے امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ ہم اپنے اعمال کا ثواب اپنے والدین اور دوسرے مومنین کو پہنچا سکتے ہیں اور اس سے انہیں فائدہ بھی پہنچتا ہے۔

ایک عبادت گزار...... دوسرا گنہگار:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخص کسی بیابان میں سے گزرے جن میں سے ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گنہگار تھا۔ جب عبادت گزار (کے پاس پانی ختم ہو گیا اور) پیاس کی شدت کی تاب نہ لا کر راستے میں گر گیا تو اس کا ساتھی اس کی طرف دیکھنے لگا اور اس کے پاس برتن میں ابھی کچھ پانی تھا۔ اس (گنہگار) نے (بے دم ہو کر) پیاس سے چلاتے ہوئے اس ساتھی کو دیکھ کر کہا: اللہ رب العزت کی قسم! اگر یہ صالح بندہ میرے پاس پانی ہونے کے باوجود پیاس سے فوت ہو گیا تو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے

Marfat.com

کبھی بھی بھلائی نہیں پا سکوں گا اور اگر میں نے اسے اپنا پانی پلایا تو یقیناً میں مر جاؤں گا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پختہ ارادہ کر کے اس پر پانی بہایا اور اس سے کچھ بچا ہوا پانی اسے پلا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر وہ اٹھ کھڑا ہوا یہاں تک کہ ان دونوں نے صحرا عبور کر لیا۔ فرمایا: قیامت کے دن اس گنہگار کو کھڑا کیا جائے گا (تو اس کے گناہوں کے سبب) اسے جہنم میں بھیجنے کا حکم دے دیا جائے گا۔ پس فرشتے اسے لے کر جا رہے ہوں گے تو وہ اسی عبادت گزار شخص کو دیکھ کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ فرمایا: وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہی فلاں شخص ہوں جس نے بیابان میں اپنی جان پر تجھے ترجیح دی تھی۔ وہ کہے گا: کیوں نہیں! میں تجھے پہچانتا ہوں۔ فرمایا: پس وہ فرشتوں سے کہے گا: رُک جاؤ تو اسے روک دیا جائے گا اور وہ (صالح بندہ) اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر عرض کرے گا: اے رب! تو میری نسبت اس کا حال پہچانتا ہے کہ کیسے اس نے اپنی جان پر مجھے ترجیح دی تھی؟ اے رب! تو اس شخص کو میرے اختیار میں دے دے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ تیرے اختیار میں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص آئے گا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔ صلت راوی کہتے ہیں کہ میں نے جعفر سے کہا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے حضور ﷺ سے روایت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(عرفان السنۃ، ص: ۹۱۸، ۹۱۷ بحوالہ مسند ابو یعلی، ۷/۲۱۵، الرقم ۴۲۱۲، الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/۴، الرقم: ۲۹۰۶، الترغیب والترہیب، ۲/۳۸، الرقم: ۱۴۱۴ مجمع الزوائد، ۳/۱۳۲، ۱۰/۳۸۲)

نیکوں کے صدقے ...... بارانِ رحمت برسے:

ارشاد خداوندی ہے:

Marfat.com

وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ

(ترجمہ) اور اگر اللہ بعض لوگوں کی نیکیوں سے دوسرے بعض سے

عذاب دور نہ کرتا تو زمین فاسد ہو جاتی۔ (پ۲، البقرۃ:۲۵۱)

حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ نے اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث ذکر کی ہے:

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تیس ابدال ہیں، ان ہی کی وجہ سے تم کو رزق دیا جاتا ہے، ان ہی کی وجہ سے تم پر بارش ہوتی ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

(تبیان القرآن، ۱۱/۵۶۱، بحوالہ تفسیر ابن کثیر، ۱/۳۴۶، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۹ھ)

نمازیوں کی برکتیں...... بے نمازیوں تک جا پہنچیں:

امام ابن ابی حاتم اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کی تفسیر میں یہ حدیث روایت کی ہے: اللہ نماز پڑھنے والوں کے سبب سے بے نمازیوں سے عذاب دور کر دیتا ہے اور حج کرنے والوں کے سبب سے حج نہ کرنے والوں سے عذاب دور کر دیتا ہے اور زکوٰۃ دینے والوں کے سبب سے ان سے عذاب دور کر دیتا ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔

(تبیان القرآن، ۱۱/۵۶۱، بحوالہ فتح القدیر، ۱/۴۶۰، دارالوفاء المنصورہ، ۱۴۱۸ھ، فتح البیان، ۱/۳۶۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ)

فاصلے سمٹ گئے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا: تم سے پہلی قوم کا ایک آدمی تھا جس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا تھا۔ اس کے بعد وہ لوگوں سے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھنے لگا: لوگوں نے اسے ایک راہب کے پاس بھیجا، اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کیے ہیں تو کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس نے اسے (یعنی اس راہب کو) بھی قتل کر دیا اور سو کا عدد پورا کر دیا۔

پھر وہ دوبارہ لوگوں سے اہل زمین کے سب سے بڑے عالم کا پتہ پوچھنے لگا لوگوں نے اسے ایک عالم کا پتہ بتایا اس نے اس عالم سے پوچھا کہ اس نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کی توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس عالم نے کہا کہ ہاں! تمہارے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تم فلاں فلاں بستی کی طرف جاؤ۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ تم بھی ان کے ساتھ جا کر عبادت کرو اور اپنے علاقے کی طرف مت جانا وہ بہت برائی کی جگہ ہے۔

الغرض وہ وہاں سے چلا۔ ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھا کہ اسے موت نے آلیا۔ رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اس کے بارے میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ وہ دل سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف آیا تھا۔ (اس لئے وہ جنت کا حقدار ہے) جبکہ عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا (اس لئے وہ جہنم میں جائے گا)

پس ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا تو انہوں نے اسے اپنے درمیان ثالث بنا لیا۔ اس فرشتے نے کہا دونوں بستیوں کا درمیانی فاصلہ ماپ لو جو بستی زیادہ قریب ہو اسے اسی (زمین کے) بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو۔

Marfat.com

پس فرشتوں نے ماپا تو اسے اس زمین کے زیادہ قریب پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ پس رحمت کے فرشتے اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت حسن نے بیان کیا کہ جب اسے موت آئی تو اس نے اپنا سینہ (نیک لوگوں کی) بستی کی طرف کرلیا تھا۔ (بس اس نیک لوگوں کی بستی کے وسیلہ سے اس کی مغفرت ہوگئی)

(عرفان السنۃ، ص: ۱۰۳۰۔۱۰۲۹، بحوالہ صحیح مسلم، کتاب: التوبۃ، ۴/ ۲۱۱۸، الرقم: ۲۷۶۶، سنن کبریٰ، ۸/ ۱۷، شعب الایمان، ۵/ ۳۹۷، الترغیب والترھیب، ۴/ ۵۰، الرقم: ۴۷۶۷)

سلف صالحین کا عمل مبارک:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک عرصہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرہ کرتے رہے اور ابن موفق نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ستر حج کئے اور ابن السراج نے آپ کی طرف سے دس ہزار بار قرآن شریف پڑھ کر ختم کیا اور متعدد بار آپ کی طرف سے قربانی کی۔

(شرح صحیح مسلم، ۲/ ۹۳۲، بحوالہ شیخ شبیر احمد عثمانی، ۱۳۶۹ھ فتح الملہم، ۳/ ۴۰۔۳۹، مطبوعہ مکتبہ الحجاز کراچی)

ایصالِ ثواب پر شیخ ابن تیمیہ کے دلائل:

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن بھوپالی (لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی) کی تفسیر میں لکھتے ہیں: شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کو صرف اس کے عمل سے نفع ہوتا ہے وہ اجماع کا مخالف ہے اور یہ متعدد وجوہ سے باطل ہے۔

پہلی وجہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان محشر میں پہلے حساب کے لئے شفاعت فرمائیں گے

Marfat.com

پھر جنت میں دخول کے لئے سفارش کریں گے اور آپ کے عمل سے دوسروں کو فائدہ پہنچے گا۔

(شفاعت پر دلائل کی ضرورت ہو تو اسی کتاب میں موجود ہیں)

دوسری وجہ:

فرشتے زمین والوں کے لئے دعا اور استغفار کرتے ہیں۔

تیسری وجہ:

مسلمانوں کی اولاد اپنے آباء کے عمل سے جنت میں جائے گی اور یہ عمل غیر سے نفع ہے۔

چوتھی وجہ:

اللہ تعالیٰ نے دو یتیم لڑکوں کے قصہ میں بیان فرمایا: وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۝ (پ:۱۶، الکہف:۸۲) ان لڑکوں کو اپنے باپ کی نیکی سے فائدہ پہنچا۔

پانچویں وجہ:

سنت اور اجماع سے ثابت ہے کہ میت کو دوسروں کے کئے ہوئے صدقات سے فائدہ پہنچتا ہے۔

چھٹی وجہ:

اگر کسی میت کی طرف سے لوگ قاضی کے حکم سے قرض ادا کریں تو میت کا قرض ادا ہو جاتا ہے۔

ساتویں وجہ:

جس شخص پر لوگوں کے حقوق ہیں اگر وہ لوگ حقوق معاف کر دیں تو وہ بری

Marfat.com

ہو جاتا ہے۔

آٹھویں وجہ:

نیک پڑوسی سے زندگی میں اور موت کے بعد بھی نفع حاصل ہوتا ہے۔

نویں وجہ:

حدیث شریف میں ہے کہ ذکر کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھا ہوا ایک ایسا شخص بخشا گیا جس نے ذکر نہیں کیا تھا صرف ان کی مجلس میں بیٹھنے کی وجہ سے بخشا گیا۔

دسویں وجہ:

میت پر نمازِ جنازہ پڑھنا اور اس کے لئے استغفار کرنا، عمل غیر کا نفع ہے۔

گیارہویں وجہ:

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ ؕ (پ۹، الانفال:۳۳) (ترجمہ) جب تک آپ ان میں ہیں ان کو عذاب نہیں ہوگا۔ اور فرمایا: لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ (پ۲، البقرۃ:۲۵۱) (ترجمہ) اگر بعض لوگوں کی نیکیوں کے سبب اللہ تعالیٰ بعض بروں سے عذاب نہ ٹالے تو زمین تباہ و برباد ہو جائے۔ اور یہ عمل غیر سے نفع ہے۔

(شرح صحیح مسلم، ۲/۹۲۹، ۹۳۰ بحوالہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ، فتح البیان، ۹/۱۴۴-۱۴۳ مطبوعہ مطبع بولاق مصر الطبعتہ الاولیٰ ۱۳۰۱ھ)

ایصالِ ثواب پر علامہ قاسم نانوتوی کے دلائل:

شیخ محمد قاسم نانوتوی متوفی ۱۲۹۷ھ اس مسئلہ میں لکھتے ہیں:

''حضرت جنید کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہو گیا، آپ نے سبب پوچھا

Marfat.com

تو بروئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ کی آگ میں دیکھتا ہوں، حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا، یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے، اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کی اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے، آپ نے پھر سبب پوچھا: اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے کشف کی صحت تو مجھ کو اس حدیث سے معلوم ہوئی اور اس حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔

(تبیان القرآن، ۱۱/ ۵۴۸، بحوالہ تحذیر الناس، ص: ۴۴۔۴۵ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

اے امت مسلمہ!

جنت کی نوید چاہتے ہو تو — اللہ کا ذکر کرو

جنت کی بہاریں چاہتے ہو تو — اللہ کا ذکر کرو

جنت کے غلمان چاہتے ہو تو — اللہ کا ذکر کرو

جنت کے نظارے چاہتے ہو تو — اللہ کا ذکر کرو

جنت میں اعلیٰ مقام چاہتے ہو تو — اللہ کا ذکر کرو

درود کا صدقہ ...... سر پہ تاج سجا:

آقائے دو جہاں، رحمت عالمیاں ﷺ کی بارگاہِ مقدسہ میں درود وسلام کا ہدیہ ایسے اثرات رکھتا ہے جن سے ہر عام وخاص ...... ہر اعلیٰ وادنیٰ ...... ہر امیر وغریب ...... ہر معلم ومتعلم ...... بلکہ کائنات کی ہر چیز مستفید ہو رہی ہے۔ درود وسلام کی برکات اور اثرات جب انسانی زندگی پر مرتب ہوتے ہیں تو زندگی کے دھارے کو بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ درود اور مسلسل سلام کو وظیفہ بنانے والے، اس

Marfat.com

کی حقیقت اور لذت سے نہ صرف لطف واندوز ہوتے ہیں بلکہ اپنے اندر ایک عظیم انقلاب محسوس کرتے ہیں اور یہی انقلاب ذلت کی پستیوں سے نکال کر عظمت کی بلندیوں اور رفعتوں پر فائز کر دیتا ہے اور غلام سرکار کے سر پر عزت واکرام کا تاج سجا دیتا ہے...... رحمت مصطفیٰ ﷺ اور رحمت یزداں اس پر سایہ فگن رہتی ہے...... درود وسلام پڑھنے والا عظمت وکمال کے ایسے مدارج طے کر جاتا ہے کہ شر اور شیاطین کی کوئی قوت اسے راہِ راست سے نہیں ہٹا سکتی۔

حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آ کر کہنے لگی کہ میری جوان بیٹی فوت ہو گئی ہے اور میری تمنا ہے کہ میں اسے خواب میں دیکھوں، آپ مجھے نفل پڑھنے کا طریقہ بتائیں جس سے میں اس کو مل سکوں۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے اس عورت کو نماز کا طریقہ بتایا۔ اس نے خواب میں اپنی بیٹی کو دیکھا کہ اس کے جسم پر تارکول کا لباس ہے، گردن میں آگ کا طوق ہے اور پاؤں میں بیڑیاں پہنائی ہوئی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اٹھی۔ صبح جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس خواب کا ذکر کیا تو وہ بھی اس پر بہت مغموم ہوئے۔ اس کے کچھ مدت بعد حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک نوجوان لڑکی ہے اور وہ جنت میں ایک تخت پر تاج سجائے بیٹھی ہے اور کہتی ہے کہ بزرگو! مجھے پہچانتے ہو؟ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی سے کہا کہ نہیں، وہ کہنے لگی کہ میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو آپ نے نمازِ نفل پڑھنے کا طریقہ بتایا تھا اور مجھے ہی میری امی نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے پوچھا کہ تو، تو اب بہت اچھی حالت میں ہے، اس کا کیا سبب ہے؟ اس لڑکی نے کہا کہ ایک دن کوئی شخص ہمارے قبرستان سے گزرا اور وہ نبی پاک، صاحب لولاک حضور

Marfat.com

رحمتہ اللعالمین ﷺ پر درود شریف پڑھ رہا تھا اور اس قبرستان میں پانچ سو ساٹھ انسان غذاب میں مبتلا تھے۔ اس شخص کے درود پاک پڑھنے کے بعد غائب سے آواز آئی کہ ان تمام قبرستان والوں سے نبی پاک ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی برکت سے عذاب کو اٹھالو۔

(التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الاخرۃ (مترجم) ۱/۱۶۲۔۱۶۳ مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور)

کرو ثنائے محمد ﷺ پڑھو درود وسلام
مگر یہ شرط لے کر خدا کا پہلے نام
خدا گواہ ہے کہ دنیا میں اور عقبیٰ میں
یہی درود وسلام آئے گا ہمارے کام

آگ کا شعلہ بجھ گیا:

اسلام دین فطرت ہے...... ایک سچا مومن، وہ مرد کوہستانی ہو یا بندۂ صحرائی، اپنے قول وعمل سے فطرت کے مقاصد کی نگہبانی کرتا ہے یعنی اس کا ہر عمل اپنے خالق حقیقی کی اطاعت اور رسول آخر ﷺ کی اتباع اور ان کی خوشنودی کے حصول کی راہ میں گزرتا ہے۔ دعائے نیم شبی لرزتے ہونٹوں پر مچلتی ہے تو رحمت کے ان گنت دروازے کھل جاتے ہیں۔ اسی لئے دعا کو عبادت کی روح قرار دیا گیا۔ بندۂ مومن اس روح کو اپنی سانسوں کی گرمی میں زندہ ومتحرک رکھتا ہے۔ دعا بندے اور خدا کے درمیان اس عاجزانہ سرگوشی کا نام ہے جس میں شان بندگی کا ہر پہلو مومن کی معراج ٹھہرتا ہے۔

دعا مسلمان کا ذاتی فعل ہے جس کا نفع اس کی ذات کے علاوہ دوسروں کو بھی پہنچتا ہے، اور مردوں کو بھی پہنچتا ہے اس دنیا سے رخصت ہو جانے والے ہماری دعاؤں کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان دن میں پانچ بار

اپنے لئے اور اپنے والدین و عزیز و اقارب کے لئے دعا کرتا ہے۔

"ایک شخص نے بیان کیا کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا، میں نے اس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ بتاؤ تمہارے ساتھ قبر میں کیا سلوک ہوا؟ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آگ کا شعلہ لے کر آیا اور اگر میرے حق میں ایک دعا کرنے والے شخص نے دعا نہ کی ہوتی تو وہ آگ کا شعلہ لانے والا اس آگ سے مجھے ہلاک کر دیتا۔"

(التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرہ (مترجم)، ۱/۱۶۳، مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور)

اور خوشبو میرے ساتھ رہی:

ابو محمد عبدالحق بیان کرتے ہیں: مجھ سے اسماعیل بن احمد عرف افرند (یہ دونوں باپ بیٹا مشہور اولیاء صالحین میں سے ہیں) نے بیان کیا کہ ان کے والد گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کے بعد ان کے بعض بھائیوں نے جن کی بات قابل اعتماد ہے، مجھے بتایا کہ میں تمہارے باپ کے مزار کی زیارت کو گیا اور میں نے وہاں ایصالِ ثواب کی نیت سے قرآن مجید کے کچھ پاروں کی تلاوت کی، پھر میں نے کہا: اے فلاں! یہ میں نے جو کچھ کلام پڑھا تھا اس کا ثواب ہدیہ کر دیا۔ مجھے کیا ملا؟ وہ کہتے ہیں کہ اتنا کہنا تھا کہ میری طرف مشک آمیز ہوا کا ایک جھونکا آیا جس کی بھینی بھینی دل آویز خوشبو سے میں مست حال ہو گیا اور تقریباً گھنٹہ بھر یہ خوشبو میرے دماغ پر چھائی رہی پھر جب میں وہاں سے واپس ہوا تو اب بھی میں اس خوشبو کو محسوس کرتا تھا یہاں تک کہ آدھے سفر تک خوشبو میرے ساتھ رہی۔

(التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ (مترجم) ۱/۱۶۸، مطبوعہ: فریک بک سٹال لاہور)

Marfat.com

شفیق آقا کی وفاؤں پہ لاکھوں سلام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا۔ پھر (کچھ دن) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے موجود نہ پایا، تو اس کے متعلق دریافت فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی موت کو اتنی اہمیت (Importance) نہ دی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِہٖ مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود وہاں تشریف لے جاکر) اس کی نمازِ جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبر والوں کے لئے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَیْھِمْ اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نمازِ جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الصلاۃ، ۱/۱۷۵۔۱۷۶، الرقم: ۴۴۶، ۴۴۸، صحیح مسلم، کتاب: الجنائز، ۲/۶۵۹، الرقم: ۹۵۶، سنن ابوداود، کتاب: الجنائز، ۳/۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۳)

وہ دعا جس کا جوبن ہے، بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

اچھے پڑوسی کا فائدہ...... برے پڑوسی کا نقصان:

دنیا میں انسان جب کسی جگہ گھر بناتا ہے یا رہائش پذیر ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے کہ اس کا پڑوسی کوئی نیک ہو کیونکہ برے پڑوسی سے اسے ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ اس کے شر سے کہیں اسے بھی نقصان نہ پہنچے اور اچھے اور نیک پڑوسی کی تمنا

Marfat.com

کرتا ہے تاکہ مصیبت اور پریشانی کے وقت اسے حوصلہ مل سکے۔ اسی طرح مرنے کے بعد نہ صرف یہ کہ ایک شخص کی دعا ہی سے کسی کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ نیک شخص کا قبر میں پڑوس ملنے سے بھی گنہگار کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جب کوئی نیک مسلمان فوت ہو جائے تو روئے زمین کا ایک ایک خطہ اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے کہ باری تعالیٰ اپنے اس نیک بندے کو میرے اندر دفن کرنا، جب کوئی کافر یا بداعمال فاسق و فاجر مرتا ہے تو زمین کا ہر خطہ توبہ کرتا ہے کہ باری تعالیٰ کہیں یہ میرے اندر دفن نہ ہو، باری تعالیٰ اسے مجھ سے دور لے جا۔ یعنی زمین کی خاک کے ذرّے بھی بدبخت سے، بداعمال سے بچنے اور دور رہنے کی دعا کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ فِیْ وَسْطِ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَأَذّٰی بِجَارِ السُّوْءِ کَمَا یَتَأَذّٰی الْحَیُّ بِجَارِ السُّوْءِ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو نیکوں کے پڑوس میں دفن کیا کرو کیونکہ جس طرح برے پڑوسیوں سے اس دنیا میں پڑوسیوں کو تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے اسی طرح برے پڑوسیوں کی قبروں سے قبر والوں کو آخرت میں بھی اذیت اور تکلیف ہوتی ہے۔

(ایصال ثواب کی شرعی حیثیت، ص:۵۱، مطبوعہ: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ شرح الصدور: ۴۲)

کیونکہ عذاب اترتا ہے تو اس کے عذاب کے اثرات سے اس کے گردونواح کا ماحول متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ عذاب ایک شخص پر اترتا ہے لیکن پڑوسی اس شخص کے عذاب کی تپش سے بلاوجہ پریشان ہوتے ہیں جس طرح دنیا میں برا پڑوسی کسی دوسرے پڑوسی کو نقصان نہ بھی پہنچائے لیکن پھر بھی محض اس کے

Marfat.com

شر کی وجہ سے پڑوسی پریشان رہتا ہے۔

والی اُمت کی پیاری وصیت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسِنُوْ کَفَنَہٗ وَجَنِّبُوْہُ جَارَ السُّوْءِ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھَلْ یَنْفَعُ الْجَارُ الصَّالِحُ فِی الْاٰخِرَۃِ قَالَ ھَلْ یَنْفَعُ فِی الدُّنْیَا قِیْلَ نَعَمْ قَالَ کَذَالِکَ یَنْفَعُ فِی الْاٰخِرَۃِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کو اچھا کفن دو اور اسے برے پڑوسیوں سے بچاؤ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا (مردے کو) اچھا ہمسایہ نفع دیتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا دنیا میں اچھا ہمسایہ نفع دیتا ہے۔ عرض کی گئی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح آخرت میں بھی نفع دیتا ہے۔ (شرح الصدور: ۱۴۹)

فیصلہ بدل گیا:

جس طرح دنیا میں اچھے اور صالح پڑوسی سے سکون ملتا ہے...... زندگی اچھی گزرتی ہے...... پریشانی کے وقت مدد ملتی ہے...... اسی طرح مرنے کے بعد میت کو اپنے نیک اور صالح پڑوسیوں سے فائدہ حاصل ہوتا ہے...... جب نیک پڑوسیوں پر انوار کی بارش ہوتی ہے تو فائدہ اسے بھی ہوتا ہے...... عذاب اس سے بھی کم ہوتا ہے...... درجات میں بلندی اس کو بھی نصیب ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ

Marfat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ نَافِعِ الْمَزْنِیِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِا الْمَدِیْنَۃِ فَدُفِنَ بِھَا فَرَآہُ رَجُلٌ کَاَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ اُرِیَہٗ بَعْدَ سَابِعَۃٍ وَّ ثَامِنَۃٍ کَاَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَسَأَلَہٗ قَالَ دُفِنَ مَعَنَا رَجُلٌ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ فَشَفَعَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ مِنْ جِیْرَانِہٖ فَکُنْتُ مِنْھُمْ

حضرت عبداللہ بن نافع المزنی روایت کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا۔ پس اسے دفن کیا گیا ایک شخص نے اسے دیکھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے پھر سات، آٹھ دن بعد اسے اہل جنت میں سے دیکھا بس اس نے اس سے (اس انعام کا سبب) پوچھا تو اس نے کہا کہ ہمارے پڑوس میں ایک صالح شخص کو دفن کیا گیا۔ اس نے اپنے چالیس پڑوسیوں کی شفاعت کی میں بھی ان میں سے تھا۔

(ایصال ثواب کی شرعی حیثیت، ص: ۵۲، مطبوعہ: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ شرح الصدور، ۴۲ بحوالہ ابن ابی الدنیا)

معلوم ہوا کہ صرف یہ نہیں کہ زندہ کوئی نیک کام کریں، دعا کریں، ایصال ثواب کے لئے نیک اعمال کریں تو ان سے آگے گزر جانے والوں کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ کبھی ایک قبر والا شفاعت کر کے دوسرے قبر والے کی بخشش کا باعث بن جاتا ہے۔

ثواب رسانی ...... کے طریقے

جس جس طریقے یا عمل سے مرحومین کو ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

Marfat.com

(الف) عباداتِ بدنیہ

(ب) عباداتِ مالیہ

(ج) مرکب عبادت

عباداتِ بدنیہ:

والدین کے اولاد پر بڑے احسانات ہوتے ہیں...... بعد از وصال ان کو یاد رکھنا ...... اور ان کے احسان کا بدلہ احسان سے چکانا اولاد کی ذمہ داری (Responsbility) ہے...... اور یہ ذمہ داری ایصالِ ثواب کی صورت میں ہی نبھائی جاسکتی ہے۔

آج کے دور میں بھی لوگ اپنے والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے عبادات کا اہتمام کرتے ہیں...... قرآن خوانی کرتے ہیں...... نفلی عبادت کرتے ہیں...... دعائے خیر کرتے ہیں...... بخشش ومغفرت کے لئے اجتماعی دعا کرتے ہیں۔

ان اعمالِ خیر کی برکات ملاحظہ فرمایئے:

سورۃ اخلاص کی برکت:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَرَّ بَيْنَ الْمَقَابِرِ، فَقَرَأَ (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) أَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً، ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی قبروں میں سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ سورہ

Marfat.com

اخلاص پڑھ کر فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو ان فوت شدگان کی تعداد کے مطابق اجر دیا جائے گا۔

(ضیاء القرآن، ۵/۹۰۳، بدر الدین العینی فی عمدۃ القاری: ۳/۱۱۸)

سورۃ یٰسین کی برکت:

وَفِیْ رِوَایَةٍ: عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَیْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَقَرَأَ عِنْدَهٗ اَوْ عِنْدَهُمَا یٰسٓ غُفِرَلَهٗ۔

ایک روایت میں ہے: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کی یا ان دونوں میں سے کسی کی (قبر کی زیارت) اور ان دونوں یا ایک کے پاس سورۃ یٰسین پڑھی تو اسے بخش دیا جائے گا۔

(الرحمات فی ایصال الثواب الی الاموات، ص: ۵۸ مطبوعہ: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور بحوالہ بدر الدین العینی فی عمدۃ القاری، ۳/۱۱۸)

سورۃ تکاثر کی برکات:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ جَعَلْتُ ثَوَابَ قَرَأْتُ مِنْ کَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَانُوْا شُفَعَآءَ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر فاتحہ اور اخلاص اور اَلْهٰکُم

Marfat.com

التَّکَاثُرُ پڑھے پھر یہ کہے کہ الٰہی میں نے تیرے کلام سے جو پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے مومن مردوں اور عورتوں جو یہاں دفن ہیں کو بخشتا ہوں تو یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شفاعت کریں گے۔

(تفسیر مظہری (مترجم)، ۹/۱۸۷، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ضیاء القرآن، ۵/۴۰)

نوافل کی برکات:

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت مالک بن دینار سے روایت کی کہ میں جمعہ کی شب ایک قبرستان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک نور چمک رہا ہے تو میں نے کہا کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کی مغفرت کر دی ہے۔ تو ایک غیبی آواز آتی ہے کہ اے مالک بن دینار یہ مومنوں کا تحفہ ہے۔ اپنے مومن بھائیوں کے لئے، میں نے غیبی آواز کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھا کہ یہ ثواب کس نے بھیجا ہے؟ تو آواز آئی کہ ایک مومن بندہ اس قبرستان میں داخل ہوا اور اچھی طرح وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کا ثواب اہل مقابر کے لئے بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس ثواب کی وجہ سے یہ نور اور روشنی ہم کو دے دی۔ حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر میں بھی ہر شب جمعہ کو ثواب ہدیہ کرنے لگا تو خواب میں سرکار دو عالم نورِ مجسم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ فرما رہے تھے کہ اے مالک جتنے نور تو نے ہدیہ کئے ہین ان کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت کر دی ہے اور تیرے لئے جنت میں قصر منیف بنایا ہے۔ (شرح الصدور (مترجم): ۴۵۴، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

عباداتِ مالیہ:

جس طرح والدین کے ایصال ثواب کے لئے بدنی عبادات کا اہتمام کیا

Marfat.com

جاتا ہے اسی طرح ایصال ثواب کے لئے مسجدوں میں عوامی گزرگاہوں پر اور جگہ جگہ ٹھنڈے پانی کے لئے الیکٹرک واٹر کولر (Electric Water Cooler) اور سبلیں لگاتے ہیں ...... صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ یہ عمل صالح باعث ثواب ہے۔

حوالہ جات پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے:

خرچ کئے ہوئے کا پورا پورا اجر نصیب ہوگا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا تُنفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ○

(ترجمہ) اور تم جو مال بھی خرچ کرو گے (اس کا اجر) تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (پ۳، البقرۃ ۲، ۲۷۲)

تم اپنے ماں باپ پر خرچ کرو — تو تمہیں اجر ملے گا
اپنے بہن بھائیوں پر خرچ کرو — تو تمہیں اجر ملے گا
اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو — تو تمہیں اجر ملے گا
مسکینوں پر خرچ کرو — تو تمہیں اجر ملے گا
محتاجوں پر خرچ کرو — تو تمہیں اجر ملے گا

اللہ کریم نے قید نہیں لگائی کہ تم صرف اپنوں پر خرچ کرو تو ہی اجر ملے گا بلکہ مطلق حکم فرما دیا کہ تم خرچ کرو چاہے اپنوں پر خرچ کرو یا غیروں پر تمہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا۔

اپنے صدقے کو مرحوم / مرحومہ سے منسوب کرنا:

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ

Marfat.com

اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْمَاءُ، فَحَفَرَ بِئْرًا، وَ قَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! اُم سعد (یعنی میری والدہ ماجدہ) کا انتقال ہو گیا ہے سو (ان کی طرف سے) کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی (پلانا) تو انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: یہ اُمّ سعد کا کنواں ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب: الزکاۃ، ۲/۱۳۰، الرقم، ۱۶۸۱، الترغیب والترہیب، ۲/۱۴، الرقم: ۱۵۲۵، مشکاۃ المصابیح، ۱/۳۶۲، الرقم: ۱۹۱۲)

اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی واضح ہوا کہ جن کے والدین بزرگ اور عزیز واقارب وصال کر چکے ہیں وہ بعد از انتقال ان کی خدمت کس طرح بجا لا سکتے ہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کی طرف سے قربانی کرنا:

نبوت کے آفتاب، جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر کم وبیش ہر سال دو قربانیاں دیں۔ ایک قربانی اپنی اور اپنے اہل بیت کی طرف سے اور دوسری قربانی اپنی امت کی طرف سے اور قربانی دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ۝

اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (اس قربانی کو) قبول فرما۔

(سنن ابی داؤد، ۲/۳۰)

مونس وغم خوار دو جہاں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شفقت ورحمت پہ ہم کیوں

Marfat.com

نہ کہیں۔

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

نبی آخرالزمان، شہنشاہِ کون ومکان ﷺ کی اس کرم نوازی کی وجہ سے اب تاجدارِ کائنات ﷺ کا ایک حق امت پر یہ بھی ہے کہ جولوگ صاحب ثروت ہیں انہیں چاہئے کہ جب بھی قربانی دیں آقائے دوجہاں ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کریں تاکہ کم ازکم سنت رسول ﷺ پر عمل ہوسکے۔

کیونکہ شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک ومختار ﷺ نے تو اپنے موجودہ غلاموں سے لے کر قیامت تک آنے والے غلاموں کی طرف سے بھی قربانی کی۔ گویا ہم میں سے ہر ہر فرد کی طرف سے آقائے دوجہاں ﷺ قربانی ادا فرماتے تھے۔

اللہ کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب ﷺ کے ہر عمل میں امت کے لئے حسین نمونہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ترجمہ) بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں حسین نمونہ ہے۔ (پ۲۲، الاحزاب:۲۱)

سو۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی آل اور امت کی طرف سے جو قربانی کی ہے اس میں ہمارے لئے یہ نمونہ ہے کہ ہم بھی اپنے عزیزوں اور معاشرہ (Society) کے ان پسماندہ افراد کی طرف سے قربانی کیا کریں جواز خود قربانی نہیں کر سکتے

Marfat.com

اور ان کے لئے ایصال ثواب کریں۔

نیز قرآن مجید میں ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ

(ترجمہ) آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (پ۳، آل عمران:۳۱)

اس آیت کا بھی یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنی قربانی کے ساتھ اپنے عزیزوں اور معاشرے کے تنگ دست افراد کی طرف سے قربانی کیا کریں اور ان کے لئے ایصالِ ثواب کریں۔ (تبیان القرآن، ۱۱/۵۶۳)

اے امت مسلمہ!

دنیا میں بہتری چاہتے ہو تو سنت مصطفیٰ پر عمل کرو۔
دنیا میں کامیابی چاہتے ہو تو سنت مصطفیٰ پر عمل کرو۔
دنیا میں عزت چاہتے ہو تو سنت مصطفیٰ پر عمل کرو۔
دنیا میں عظمت چاہتے ہو تو سنت مصطفیٰ پر عمل کرو۔
دنیا میں جنت کی بشارتیں چاہتے ہو تو سنت مصطفیٰ پر عمل کرو۔
جہنم سے آزادی چاہتے ہو تو سنت مصطفیٰ پر عمل کرو۔
اللہ کی محبت چاہتے ہو تو سنت مصطفیٰ پر عمل کرو۔

مرکب عبادت:

حج ایک ایسی عبادت ہے جس میں سارے وجود کی محنت شامل ہے۔ زبان ذکر کرتی ہے...... اور مال خرچ ہوتا ہے...... کسی بھی نیکی میں نیت کا بڑا کردار ہے۔ آپ حج کریں اور فوت شدگان کے لئے ایصالِ ثواب کی نیت کریں۔ خزائن قدرت میں کمی نہیں وہ آپ کی جھولی بھی رحمتوں سے بھر دے گا اور مرحومین

Marfat.com

کی قبروں کو بھی منور فرما دے گا۔

دلائل پیش خدمت ہیں:

آسمانی بشارتیں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا، وَاسْتُبْشِرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَآءِ، وَ كُتِبَ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى بِرًّا ٥

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنے والدین کے لئے حج کرتا ہے تو اس کا اور اس کے والدین کا حج قبول کر لیا جاتا ہے۔ آسمانوں میں ان کی ارواح کو بشارتیں دی جاتی ہیں اور اس بندے کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکوکار لکھ دیا جاتا ہے۔

(تفسیر مظہری، ۹/۱۸۶، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، سنن دار قطنی، کتاب: الحج، ۲/۲۵۹، الرقم: ۱۰۹)

جہنم سے آزادی کی نوید:

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِمَا كُتِبَ لَهُ عِتْقًا مِّنَ النَّارِ وَكَانَ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْهُمَا أَجْرُ حَجَّةٍ تَامَّةٍ مِّنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَيْءٌ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کے لئے حج کر لے تو اس کے لئے جہنم سے چھٹکارا لکھ دیا جاتا ہے اور جس کی طرف سے حج کیا گیا

Marfat.com

اس کو ایک مکمل حج کا ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کمی وبیشی کی جائے۔

(تفسیر مظہری، ۹/۱۸۶، مطبوعہ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، شعب الایمان، ۶/۲۰۵، الرقم: ۷۹۱۲)

حج ایک کریں.....ثواب دس کا پائیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے باپ اور ماں کی طرف سے حج کیا اس کا اپنا حج بھی ہو گیا اور اس کو دس حج کرنے کی فضیلت ملے گی۔

(تبیان القرآن، ۱۱/۵۴۱، بحوالہ، سنن دار قطنی ۲/۲۵۹، الرقم: ۲۵۷۶)

❁❁❁❁❁

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

❁❁❁❁❁

Marfat.com

خواتین کی تقریریں

مولانا محمد فیروز بخت القادری صدیق رضوی